

من الشعر الحكيم
الشعر في الاميد الرحيم

محمد رشاد المصطفیٰ کمالی، محقق نظامِ ابنِ عربین، اردو و فارسی، اعلیٰ دیوانِ فصاحت و عوالمِ بلاغتِ عثمانیہ

المسيح
مزمور

پیش از این غریب خزن فصل ہر پیش از این غریب خزن فصل ہر پیش از این غریب خزن فصل ہر

من تصنیف شاعر عربی البیان رطب اللسان ستوده سخنوران نمانشی شیخ محمد باقر

مخلص بیل ترشی پشاور و خاشی نطای میروی تبلیغ رشید امیر اکرام حسن البنا

فخمدار العلوم سہارن پور مولانا داود الیاس محمد رضا القضاغری میمنہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد
الطيب الطاهر
الذي بعثه الله فينا
مبعوثاً رحمةً وبركةً
للناس كافة
اللهم صل على سيدنا محمد
واله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وصيوك واوليائك
في الدارين
اللهم صل على سيدنا محمد
واله الطيبين الطاهرين
الذين هم خلائفك
وصيوك واوليائك
في الدارين

حبلہ حقوق بن

15461

n

CTC ID-2002

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U12672

Agar



87
68

آخر آمد پس پردہ تقیر پدید

لله الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست

سبب تدوین دیوان

حمد و ثنا اس ذات قدسی صفات کی کہ جس نے عالم کائنات میں انسان کو قوت بیانی اور قوت لسانی سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ اور نزول رحمت ہو جائید المرسلین خاتم النبیین پر کہ جس نے کلام الہی کی فصاحت سے فصحاء بنی عدنان کو ششدر بنایا اور اپنی بلاغت و براعت سے بلقائے بنی قحطان کو حیران کر دیا اور ان کے آل اطہار و اصحاب کبار پر بھی اسکے بندہ بیچارہ کو چشمہ حیرت و شوق شمع محمد و لا ور تخلص بہ بیدل حال پشادوی سرحدی ابن شیخ عبدالقادر صاحب ابن شیخ خرم بخش صاحب ابن شیخ طغر صاحب قرشی سہارنپوری حشری نظامی میروی ارباب علم و فن قادر داناں شعر و سخن کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہے کہ یام طفولیت یہ اس ناچیز کو شعر و شاعری کا یہ شوق و فوق رہا آخر اتفاق سے امیر الکلام حسان البنت ارباب شاعر اور بیت مولینا و علیہ السلام خان صاحب تخلص بہ غریب مرحوم و مغفور و العوام سہارنپوری کے شرف تلمذ کے باعث انکے پتہ فیض سے میری پیاس بجھی یعنی فن سخن طرازی کی تکمیل ہوئی اور اپنے دیوان موسومہ بہ سوز و میل بزبان ادو و فارسی کو ترتیب دیکر مشاہیر علمائے عصر اور شہرے و ہر کے حضور میں پیش کیا جنہوں نے طام و دنی و نہ پستی کے میری قدردانی و موصلا فرمائی فرمائی۔ اور اسے قابل تہنیت و تہنیتوں اور تہنیتوں سے چار چاند لگا دیئے جبکہ میں فروغ و اول سے شکر بہ او کرتا ہوں۔ اور مرثیہ لیا بوجہ نہ ہونے والا و زنیہ اپنی زندہ یاد گار چھوڑتا ہوں۔ و السلام خیر مقام۔ (شعر)

اور اس سے تو ہے بھی دو پشت چار پشت
راقم آثم۔ بیدل پشادوی

رہنا سخن سے فوق قیامت تلک ہے نام

حمد باری تعالیٰ



<p>تو ہی حمد ہے فرض میری زباں کا ترا حکم جاری ہے کون و مکاں میں فلک سر جھبکائے ہوئے کہہ رہا ہے خدائی میں یارب خدائی ہے تیری زمین کو کیا تو نے پانی پہ قسا بکھم تن مردہ میں روح تو ڈالتا ہے ترا نام لینے سے عزت زباں کو خطائیں مری بخش غفار ہے تو کہ خالق تو ہی ہے زمین و زماں کا تو ہی حکمراں ہے یہاں کا وہاں کا کہ واجب ہے سجدہ ترے آستان کا تو ہی مالک الملک کون و مکاں کا ہوا پر رہا سا سب آسمان کا تو ہی لینے والا ہے زندہ و مکی جاں کا ترے ذکر سے بول بالا بیاں کا کہ کھٹکانہ باقی رہے کچھ وہاں کا</p>	<p>تو ہی حمد ہے فرض میری زباں کا ترا حکم جاری ہے کون و مکاں میں فلک سر جھبکائے ہوئے کہہ رہا ہے خدائی میں یارب خدائی ہے تیری زمین کو کیا تو نے پانی پہ قسا بکھم تن مردہ میں روح تو ڈالتا ہے ترا نام لینے سے عزت زباں کو خطائیں مری بخش غفار ہے تو کہ خالق تو ہی ہے زمین و زماں کا تو ہی حکمراں ہے یہاں کا وہاں کا کہ واجب ہے سجدہ ترے آستان کا تو ہی مالک الملک کون و مکاں کا ہوا پر رہا سا سب آسمان کا تو ہی لینے والا ہے زندہ و مکی جاں کا ترے ذکر سے بول بالا بیاں کا کہ کھٹکانہ باقی رہے کچھ وہاں کا</p>
--	--

دہم مرگ نام آئے تیرا زباں پر !
 کہ یہ وقت بیدار کے ہے اتحال کا

نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین

کفر کی ظلمت مٹی عالم منور ہو گیا

جلوہ گرونیامیں رب کی پیہر ہو گیا

<p>دل کو سودائے سر زلفِ ہمیر ہو گیا ششِ حیرت میں جس نے دیکھا اٹھکونٹا ہو گیا میں بگولا بن گیا میں با و صرصر ہو گیا دانی کا عقدہ زلفِ معنیر ہو گیا ہمکے تاجِ شفاعت زینتِ سر ہو گیا جو گرا قطرہ وہی تخسم گل تر ہو گیا نہر جاری ہو گئی سیرابِ شکر ہو گیا</p>	<p>جسے دیکھا ہے جہاں پاکِ مضطر ہو گیا دیکھ کر روئے ہمیر اس قدر حیرت ہوئی راہِ طیبہ میں سمندرِ شوق مجھ کو لے اڑا آج پھیلی ہے جہاں میں شکِ بوہڑ اب گنہگارِ اُمت کیلئے کچھ غم نہیں تھا پیغمبر میں رسول اللہ کے ایسا اثر چھو یا اعجاز کی انگلی سے جب ظرفِ صنو</p>
---	---

کیوں نہ مقبول دو عالم ہو ترا بیکل کلام
سرورِ کونین کا تو مدح گستر ہو گیا

مستقیم چار یارانِ محمدؐ!

<p>یہ گلشنِ گلشنِ شاہ ہے چار یارانِ محمدؐ کا نہ دیکھا دل پریشاں چار یارانِ محمدؐ کا رہے پیرو جو انسان چار یارانِ محمدؐ کا چارِ غروبِ تاباں چار یارانِ محمدؐ کا بڑا پکا تھا ایمان چار یارانِ محمدؐ کا</p>	<p>چمنِ باغِ رضواں چار یارانِ محمدؐ کا تعلق ہائے دنیا سے رہے آزاد دنیا میں نہ چھوئے راہِ سیبی جنتِ فردوس کی ہرگز مردِ خورشید کے جلوہ کو آنکھوں سے گراتا ہے گئے فردوس کو جب تک رہے ایمانِ برقاگم</p>
--	---

چمن میں عنلیوں تک ترسینج رحمت ہیں	زمانہ ہے شناخواں چار یارانِ محمد کا
جہاں میں چار سو پھیلا دیا دین محمد کو	یہ ہے کار نمایاں چار یارانِ محمد کا
قد مہوس محمدیہ کے ایسے مرتبہ پائے	فلک ہے پائے پوساں چار یارانِ محمد کا
گلوں کو چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہوئی بلبل	جو دیکھا روئے خنداں چار یارانِ محمد کا

کرو گے کس زباں سے تم صفت چاروں کی اسے بیدل
کہ ہے مدح قرآن چار یارانِ محمد کا

غزل

خبر یوں کا ترپ کر دل سے اٹل ہو گیا	اب ہمارا قابل درو جگر دل ہو گیا
اب لحد میں پاؤں چھپا ہو سکتے ہیں ہم	مدعاے تشنگانی مر کے حاصل ہو گیا
اس قدر ابجا گرہ پر اور گرہیں پڑ گئیں	عقدہ دل کھولنے سے سخت مشکل ہو گیا
اس کی کچھ بھی قدر بازار محبت میں نہیں	اس قدر یادِ متاعِ ناروا دل ہو گیا
بزم روشن ہو گئی جبوقت تو اسے شمع و	شمع کی مانند رونق بخش محفل ہو گیا
فصل گل آتے ہی گلشن میں ہزار گل کھلے	باغ میں چاروں طرف شورِ عدا دل ہو گیا
معہ شیخ و برہنہ ماسوا اس کے نہیں	دیرِ یوں ہو گیا کتبہ سیہی دل ہو گیا
مر گیا انسان سر پر گیا جیب وقت موت	یہ سنیہ غمِ قرآن کر قریب ساحل ہو گیا

<p>صنّف میں پاؤں اٹھانا لاکھ منزل ہو گیا خطا جو لکھا اس کو وہ تحریر باطل ہو گیا</p>	<p>طے طریق عشق کا کرتا ہوا مجھ کو دہال کچھ تفسیں آیا نہ کافر کو مری تحریر پر</p>
<p>اب مرے اغوش میں دل کا نشان تک بھی نہیں دل بتوں کو ویدیا دل میکے بیکل ہو گیا</p>	
<p>ایک حرفِ گن سے دو عالم کو پیدا کر دیا عشق کے قرباں مجھے عالم میں رو کر دیا تو نے اسے جانِ جہاں عالم کو شید کر دیا لیلیٰ کو مجنوں کیا، مجنوں کو بیسلی کر دیا آج ساقی نے مجھے قطرے سے دیا زہر خونِ صہرت کر دیا خونِ تمنا کر دیا فتنہ برپا کر دیا اک شہرِ سپید کر دیا اس تماشا گاہِ عالم میں تماشا کر دیا جس کو مارا جان سے تم کہہ کے زندہ کر دیا جوشِ گریہ نے ہر اک آنسو کو دریا کر دیا</p>	<p>قدرتِ اللہ نے دنیا میں کیا کیا کر دیا حسن کے حد سے تری دنیا میں شہرِ تنگ ہوئی بے حجابانہ دکھا کر دے روشن اک نظر وید کے قابل ہیں حسن و عشق کی تیزنگیاں عالمِ مستی میں مجھ پر سرِ مخفی کھل گئے مجھ سے وعدہ کر کے وہ غیروں کے مہال ہو گئے جب چلا اٹھ کیلیوں کی چال وہ مختہ خرام دیکھنے آتی ہے خلقت چار جانب مجھے سحر بھی ہے اس ستمِ ایجاد میں اعجاز بھی بحرِ خوں آنکھوں سمیرے سیکرول جا رہی ہوئی</p>
<p>خواجه احمد کے تصدیق میں نے اے بیدل مجھے دہانے سے خرمن کیا قطرے سے دریا کر دیا</p>	
<p>آرامِ مرے دل کو گھڑی بھر نہیں آیا</p>	<p>آغوش میں مدت سے وہ دلیر نہیں آیا</p>

یہ شوق شہادت نے کیا تھا مجھے بیت۔ کیا پوچھتا ہے حال مرانا صبح مشفق اے شمع تری آگ میں جل بجھ کے ہوا فنا قسمت نے ڈبویا کہیں ایسا کہ دوبارہ لب ترے ہوئے قطرہ سے مر ساقی	لب کر کو جھکائے تہ خنجر نہیں آیا دلبر میں نہیں ہے کہ وہ دلبر نہیں آیا پروانہ تری بزم سے پھر کر نہیں آیا اختر مبرے طالع کا فلک پر نہیں آیا آنکھوں کے بھی آگے کبھی ساغر نہیں آیا
--	--

جیسا کہ طلبگار شہادت ہے یہ بیدل
ایسا کوئی مقتول میں دلاور نہیں آیا

آرزو دل کی براتی تو نہ مضطر ہوتا میں ترپتا نہ ذرا اور نہ مضطر ہوتا دور دولت کی اگر مجھ کو گدائی ملتی یتیم ابرو سے جو کرتا مجھے سبیل قاتل اس کو رہتا نہ کچھ ارمان قدیموسی کا دیکھ لیتا جو سر بام تری صورت کو جب تجو میں تری آوارہ نہ پھرتا در در آسمان مستعد جو رہتا مجھ پر تلخی مرگ بھی شربت کا مزہ دیکھاتی سخت جانی کی شکایت نہ کرتا ابست	سر مرا کاش تہ تیغ سنگر ہوتا مری آغوش تصور میں جو دلبر ہوتا مری نظروں میں کہ دارا نہ سکندر ہوتا خنجر رشک سے کوئی بھی نہ جاں پر ہوتا دل جو پا مال کھٹ پائے سنگر ہوتا جلوہ افروز نہ خورشید فلک پر ہوتا خواب میں بھی جو ترا وصل میسر ہوتا وہ سنگار سوئے چرخ سنگر ہوتا مرے دم سامنے آنکھوں کے جو دلبر ہوتا تن مرا جو ترے دروازہ کا پتھر ہوتا
---	--

<p>سنگدل تو نہ اگر ادبت کا فر ہوتا گل کا ایک ایک ورق بلغ میں تہر ہوتا سنگ اسود در دولت کا جو پتھر ہوتا کاش اسوقت ترے ہاتھ میں خنجر ہوتا</p>	<p>رحم آتا تجھے کچھ حال زبوں پر میرے رنگ لاتا جو پریشانی بلبیل کا اثر چومتے چومتے والے اسے سر آنکھوں نے سرفروشوں کا بے جمع ترے دروازہ پر</p>
<p>پہلوے غیر میں ہوتا نہ جو دلبر میرا بیدل زار نہ اس طرح میں مضطر ہوتا</p>	
<h1>ب</h1>	
<p>اگ برساتی ہے گلشن مریغانِ عذیب باغباں ہوتا اگر کچھ مہربانِ عذیب اسقدر روتی ہے چشمِ خورشیدِ عذیب داستان بے اثر ہے داستانِ عذیب دھونڈے پر بھی نہیں ملتا نشانِ عذیب تو نے لینا تو نہیں ہے امتحانِ عذیب سن لیا کیا آج کچھ رازِ نازِ عذیب داستانِ درد و غم ہے داستانِ عذیب</p>	<p>آتش گل نے جلایا آشتیاں عذیب باغ میں رہتا کوئی دن آشتیاں عذیب خون کے اشکوں سے دامن سب گلوں کے ترخ ہیں درد ہوتا دل میں بلبیل کے تو کچھ ہوتا اثر جا کے گلشن میں یہ کیا صیاد تو نے کر دیا موسم گل میں کیا صیاد جو قبرِ قفس چاک کر ڈالے گلستاں میں گلوں نے پیر ہیں لائیگاتا یہ سماعت کس کا دل کس کا حشر</p>
<p>کوئی بھی سنتا نہیں اب داستانِ عذیب</p>	<p>اسقدر دلچسپ ہے بیدل ترے اشعار ہیں</p>

میکہ میں تو بنا ہے مگس جام شراب
 ہے عبث تیری پھر بادل ہو جام شراب
 کون ہے زم میں فریاد ز جام شراب
 جان دینے کو ہیں تیار پس جام شراب
 اور دے بھر کے نہ کر پیش پس جام شراب
 گل و پچال میں مجھے خار خس جام شراب
 دل میں زائد کسے ہو پیدا ہوں جام شراب
 دل سے جاتی نہیں ساقی ہو جام شراب
 سو نے دیتا نہیں دم بھر خس جام شراب
 نقل کی رسم نہ ہو ترک پس جام شراب

اس قدر ہے مجھے اسے دل ہوں جام شراب
 تجھ کو حامل نہیں جب دسترس جام شراب
 تو رویت پر اپنی کے پس مینوشی
 بارہ خواروں کا برا حال ہے مینا نے میں
 رند مشرب ہوں کسی کا بھی نہیں ڈر ساقی
 میکہ کی مرے دل کو ہے ہر اک چیز نیر
 ڈال دے مست نگہ اپنی جو اس پر ساقی
 اور بڑھتی ہے مری تشنہ لبی سے پیکر
 رہتے ہیں دور میں ساقی کے شرابی بیدار
 مے پلا کر کوئی بوسہ بھی عطا ہو ساقی

مست ساقی جو کرے آنکھ دکھا کے بیدار
 نہ رہے ہوش بھی کیسی ہو بس جام شراب

پ کیا سائیں در و دل پوچھیں دل فطر آپ
 خود لگے ملتے ہیں اٹک کر ترے خمر سے آپ
 اب تو چل نکلے زیادہ اپنے بھی خمر سے آپ
 پوچھ لیجے حال بیداری مہ و اختر سے آپ
 بھوڑ لینگے اپنے سر کو ایک دن پھر سے آپ

راہ و کھجی رات بھر تسے نہ اپنے گھر سے آپ
 کس قدر شوق شہاوت ہے ہیں قاتل پوچھ
 قتل بھی کر لگے رفتار سے پامال بھی
 درد و فرقت کے سبب آنکھوں میں تین آنی نہیں
 اب بتان سنگدل کا عشق بھاری ہو گیا

<p>مشر کے دن کیا کہیں گے اور مٹتے آپ ہیں بے اک جا بھر کربادہ اٹھتے آپ یہ نفاہت ہے کہ اٹھ سکتا نہیں بستر آپ</p>	<p>اب تو دنیا میں چلائے جائے نین ستم سہانی کوڑ سے یہ کہہ دو لگا میں تشنہ دہن اب مرضی عشق میں اتنی سکت باقی نہیں</p>
	<p>کس غضب کی ہے عقیدت آستانِ یار سے حضرت بیدل کا سر اٹھتا نہیں اس دسے آپ</p>
<p>خواب میں وقتِ شب ملیں گے آپ حضرت دل وہ کب ملیں گے آپ پھر خدا جانے کب ملیں گے آپ قبر میں جا کے سب ملیں گے آپ عرض کر دینگے جب ملیں گے آپ غیر سے روز و شب ملیں گے آپ آکے خود بے طلب ملیں گے آپ</p>	<p>سب سے پوشیدہ کب ملیں گے آپ جاؤ خود جا کے اُن کو لے آؤ اور رہ جاٹے یہاں دو روز جیتے جی جو یہاں نہیں ملتے کیا لکھیں خط میں مدعا دل کا گا ہے مانے ادھر کرم ہوگا کشش دل کا جب اثر ہوگا</p>
	<p>دل میں الفت جو ہوگی بیدل سے بے عرض بے سبب ملیں گے آپ</p>
<h1>ت</h1>	
<p>جائیگا ابد تک نہ یہ آزارِ محبت</p>	<p>ہم روز ازل سے ہوئے پیارِ محبت</p>

<p>بیمار ہے وہ جو نہیں بیمار محبت تو کرتا ہے اک گھونٹ سے شراب محبت بازار محبت میں خریدار محبت ہوتا تو اگر واقف اسرار محبت چہرے سے نمایاں ہوئے آثار محبت کڑا ہوں جو طے دادی و کھسار محبت جب کہ چکے میثاق میں افسار محبت</p>	<p>آزاد ہے وہ جو ہے گرفتار محبت اسے ساقی میخانہ وحدت ترے قریاں سب بند و کائنیں ہیں کہ کوئی بھی نہیں ہے اے ناصح ناداں ہمیں معذور سمجھتا ہر چہ چھپائے نہ چھپے راز محبت لینے قدم آتے ہیں مرے کو کہن و قیس وعدے سے کبھی ہم نہ پھرے میں نہ پھرے</p>
<p>دم بیدل شیدا کا نکل جانے کو ہے آج بیچارہ کئی دن سے بھتا بیمار محبت</p>	
<p>دل بھٹس ہی گیا مرغ گرفتار کی صورت بلبل کو دکھا دے کوئی گلزار کی صورت یاد آگئی جب اس گل بیچار کی صورت اچھی نظر آتی نہیں بیمار کی صورت دوستی سے مرے دل کو سیہ مار کی صورت آتی نہیں نظروں میں خبیار کی صورت</p>	<p>آئی جو نظر گیسوئے خمدار کی صورت ہے موسم گل باغ میں یہ بند قفس میں آنکھوں سے بہا یا ہے بہت خون چہر میں تو آمرے عیسے کو یہ کہتے ہیں اطبا وہ زلف الہی کوئی ناگن تو نہیں ہے بازار محبت کی کچھ ایسی ہوئی حالت</p>
<p>بیدل کی تمنا ہے دم نزع الہی ! ہو پیش نظر سید ابرار کی صورت</p>	

ط

<p>کب اکیلی جگر پر آئی چوٹ نغم نے دل پر بڑی لگائی چوٹ میں نے دل کی بہت دبائی چوٹ چوٹ کھائی ہوئی طبیعت تھی جنگل دل میں دکھے ہوئے ان کو مر گیا سر کو پھوڑ کر فرہاد اور پتھر آکھٹا کے مار دیا</p>	<p>در د بھی ساتھ اپنے لائی چوٹ عمر بھر بھی نہ ایسی کھائی چوٹ نہ دہی کچھ ابھر سی آئی چوٹ مر گیا جب سے اسکی کھائی چوٹ سج پہنچاتی ہے پرانی چوٹ کوہ پر تیشہ کی اٹھائی چوٹ میں نے اس بت کو جب کھائی چوٹ</p>
--	--

اب تو بیدل ترا خدا حافظ
تو نے عشق بتاں کو کھائی چوٹ

ث

<p>جب کان گل کے بند میں گانا ترا عبث اے چارہ گر خیال سنا ہے ترا عبث لایک گارنگ خون شہیدان عشق کا جو رو جفا کر دے وفا سے پھر دل گامیں</p>	<p>اے عندلیب تو ہوئی نغمہ سرا عبث پیار عشق کو نہ دوائیں پلا عبث تم ہاتھوں پاؤں میں نہ لگانا جفا عبث اے بیوفا یہ جو رعیت ہے جفا عبث</p>
---	---

<p>میں نے اگر کہا بھی تو سنکر کہا عبث اے دل تجھے ہے ان سے امید و فاعبث پیدا کیا ہوا نہیں اللہ کا عبث پھر کہتے ہو یہ شکوہ عبث ہے گلا عبث ظالم ہوا ہے مجھ سے تھا بے خطا عبث تکلیف کرنے میرے لئے اے قضا عبث</p>	<p>ہائے کبھی نہ دل سے سنا ماجرئے دل ہوتے نہیں کسی کے حسین آشنا کبھی بیکار کوئی چیز جہاں میں نہیں نہیں کیا توڑتے نہیں ہوستم پرستم نئے تقصیر کیا مری ہے مرا کیا قصور ہے پہلے ہی مرنا ہوں کسی کی اداسے میں</p>
---	--

بیدل گیا شباب ہوا پسیر آنکھ کھول
بے یاد حق نہ اب تو کوئی دم گنوا عبث

ج

<p>اے اجل تو ہی آ کہاں ہے آج ماٹل سجدہ بتاں ہے آج دوست دشمن کا امتحاں ہے آج وہ زمیں ہے نہ آسماں ہے آج میں یہاں اور تو وہاں ہے آج باز کچھ مری فغاں ہے آج قبر بھی ان کی بے نشاں ہے آج کس لئے اس سے بدگماں ہے آج</p>	<p>غیر کے گمروہ سیماں ہے آج دل زاہد میں بھی فستور آیا تیغ کہتی ہے اس کی مقتل میں کیا زمانہ بدل گیا یا رب موت اس زندگی سے بہتر ہے دونوں ہاتھوں سے تمام لودل کو مر گئے نام پر جو مرتے تھے کل نہ تھی تجھ کو بدظنی اے دل</p>
--	---

	<p>ہاں پشاور سے تا دکن بیدل تو ہی خوش گو ہے خوش بیلا ہے آج</p>	
<p>ملا ہنیر کسی سے کسی شخص کا مزاج اب پوچھتے ہو میری طبیعت کا کیا مزاج کیا دل میں آئی کہ جو پوچھا مرا مزاج کیونکر بنے گا کام کہ بگڑا ترا مزاج ہے چلبلا تو اور ترا چلبلا مزاج لیتا نہیں سلام بھی اللہ ترا مزاج آشفۃ اور بھی مرے دل کا ہو مزاج اچھا ہے یا ہے ان کا نہایت برا مزاج</p>	<p>ہر ایک کی جدا ہے طبیعت جدا مزاج تم ہو نعل میں غیر کی وہ ہمکنار عیش پوچھا اگر مزاج تو اس شوخ نے کہا بوسہ کا نام سنتے ہی بدلی ہیں چٹوئیں دنیا سے تو الگ ہے طبیعت تری الگ اے بہت ترے غرور کی کچھ انتہا نہیں سو دا ہوا ہے جب سے تری زلف کا آ دن کاٹنے ہیں مشق میں کاٹینگے اے ندیم</p>	
	<p>اس رشک مہر و ماہ سے تو ہمکنار ہے بیدل نہ کیوں ہو آج فلک پر ترا مزاج</p>	
	<p>ج</p>	
<p>ہم کو الگ الگ نظر آتے ہیں جھوٹ سچ تفریق کر کے ان کو دکھاتے ہیں جھوٹ سچ وہ روز روز باتیں بناتے ہیں جھوٹ سچ</p>		<p>ہنگام گفتگو وہ ملاتے ہیں جھوٹ سچ سچ ہے جھوٹ جھوٹ شک میں کچھ نہیں کرتے ہیں وعدہ وصل کا کرتے نہیں وفا</p>

حوروں کا شہینہ ہوں نہ پرلوں کا شہینہ کہنے کا دشمنوں کے نہ کیجے ذرا خیال ان کی جفا و جور سے روٹا ہے دل مرا	بے پر کی عام لوگ اڑاتے ہیں جھوٹ بچ میری طرف سے جا کے لگاتے ہیں جھوٹ بچ روٹے ہوئے کو آپ مناتے ہیں جھوٹ بچ
---	--

بیدل بقول حضرت عاشق یہ فوہرو آنکھیں رقیب کو بھی دکھاتے ہیں جھوٹ بچ	
---	--

ہاتھ مجھ سے نہ اے ستمگر کھینچ ٹوٹ جائے نہ تیغ اے قاتل آفت جاں ہے دولت و زور و سیم خوب کھینچی ہے تو نے اے بہزاد دست نازک کہیں نہ دکھ جائے کر تصور کسی کی صورت کا	قتل کرنے کو تیغ سر پر کھینچ سخت جاں ہوں ذرا سمجھ کر کھینچ ہاتھ ان سے تو اے تو مگر کھینچ اس کی تصویر اس سے بہتر کھینچ اس قدر زور سے نہ خنجر کھینچ دل میں تصویر مہر انور کھینچ
--	---

سوچ تو کس مقام سے بیدل تجھ کو لایا ترا مقدر کھینچ	
--	--

ح	
---	--

الفٹ میں اسکی چھوڑ دوں اسکی ہی صلاح بزم رقیب میں مجھ جانے کی وی صلاح	یہ خوب مشورہ نہیں یہ ہے بری صلاح اچھی نہیں ہے اے دل نادان تری صلاح
---	---

<p>مرنے کی دی صلاح کسی سے جہلی صلاح اس میں تری فلاح ہے اسمیں تری صلاح عاشق ہوں عشق میں نہیں لیتا تری صلاح اے زندگی نہ کیوں مجھے مرنے کی دی صلاح دل کی تو دوسری ہے تری دوسری صلاح اے پند گو جو ترک محبت کی دی صلاح</p>	<p>جینا مجھے محال ہوا بحسب یار میں اے دل نہ اتنی زلف گرہ گیر میں تو پیش گو مشورہ برا نہیں تیرا کوئی نہ کم کیا کیا تڑپ تڑپ کے گزاری شبِ فراق کیونکر بھگی اس بت کافر کے عشق میں تجسسے لپٹ پڑو لگا سڑی آدمی ہوں میں</p>
	<p>بیدل وہ کر کے نیک ہو جس کام کا اخیر دیتے ہیں دینے والے تو اچھی بڑی صلاح</p>
<p>نہیں بدلتی ستمگر تری ستم کی طرح ترا تو قول بھی بدلا تری قسم کی طرح کبھی کرم نہ کیا صاحب کرم کی طرح نکالو اور نئی سے نئی ستم کی طرح کہ راہ عشق کی ہوتی ہے طعم کی طرح نہ سراسٹاؤ جہاں میں کہیں علم کی طرح</p>	<p>کبھی تو چاہیئے ہونا ستم کرم کی طرح کیا نہ وصل کا وعدہ کبھی وفا تو نے طرح ہی دیتے رہے ہو وصال سے پیہم وفا سے میں نہ پھر و لگا جفا کئے جاؤ چلو طریقِ محبت میں کر کے سر کو تسلیم رہو خمیدہ تو ا منع سے صورتِ شمشیر</p>
	<p>بتوں کے عشق سے چکر میں آگیا ایسا طوافِ دیر کا بیدل کیا حرم کی طرح</p>
<p>خ</p>	

<p> ہوا اتنا بت عیار گستاخ نہیں تو بے سبب اسے یار گستاخ اثر ہے یہ تری صحبت کا اسے شوخ یہی تو نے ادب سیکھا ہے شاید تری محفل ہے گستاخوں کی محفل مگر جب کہا پھر کب ملو گے نشیلی آنکھ میں شوخی نہ ہو کیوں لئے بیٹھے ہیں پہلو میں گلوں کو شرارت اس قدر اچھی نہیں ہے شرارت آنکھ نے کی لب رہے بند </p>	<p> کہ کہتا ہے مجھے ہر بار گستاخ طبیعت سے ہونا چار گستاخ ہوا دربار کا دربار گستاخ کہ ہے ہر فعل گفتار گستاخ یہاں ہے مجمع انبیاء گستاخ کہا مجھ سے نہ کر تکرار گستاخ ہوا کرتے ہیں سب میخوار گستاخ چمن کی بلبلوں ہیں خار گستاخ کہے گا ہر کوئی اسے یار گستاخ مسیحا تو ہیں چپ بیمار گستاخ </p>
--	---

زباں دل کی طرح بیدل رہے چپ
 نہ ہونے پائے یہ زہن رگستاخ

<p> ترے ناز و ادا ہیں دلربا شوخ تری رگ رگ میں شوخی ہے بلا کی لڑکپن میں کہاں یہ شوخیاں تھیں ٹھہرتا ہی نہیں دم بھر بغل میں نہ آئی شرم ان کو شوخیوں پر حسینوں میں ہے تو بے انتہا شوخ کہوں کیونکر نہ تجھ کو برملا شوخ تو آتے ہی جوانی کے ہوا شوخ ملا معشوق ایسا چلبلا شوخ بگڑ بیٹھے جو میں نے کہہ دیا شوخ </p>	<p> ترے ناز و ادا ہیں دلربا شوخ تری رگ رگ میں شوخی ہے بلا کی لڑکپن میں کہاں یہ شوخیاں تھیں ٹھہرتا ہی نہیں دم بھر بغل میں نہ آئی شرم ان کو شوخیوں پر حسینوں میں ہے تو بے انتہا شوخ کہوں کیونکر نہ تجھ کو برملا شوخ تو آتے ہی جوانی کے ہوا شوخ ملا معشوق ایسا چلبلا شوخ بگڑ بیٹھے جو میں نے کہہ دیا شوخ </p>
---	---

<p>ہوئی ہے اس قدر با وسب اشوخ نہیں دیکھے کوئی تجھ سے سوا شوخ ہوا ہے اور بھی رنگ حنا شوخ طبیعت ہے تری بیدل بلا شوخ</p>	<p>چمن میں چومتی ہے منہ گلوں کا پری میں شوخیاں ہوتی ہیں لیکن مرے دل کا لہو کچھ مل گیا ہے ترے ہر شمر میں شوخی بھری ہے</p>
<p>دوسرا بھی کھول دے میخانہ میخانے کے بعد جان دینے کیلئے پروانہ پروانے کے بعد مجھ کو آتا ہے نظر دیوانہ دیوانے کے بعد ساقی میخانہ دے پیمانہ پیمانے کے بعد رہ گئی خاکسیر پروانہ پروانے کے بعد تم بناتے ہو عہد کا شانہ کا شانے کے بعد</p>	<p>تو پلاساقی مجھے پیمانہ پیمانے کے بعد آگ میں اس شمع کے آتا ہے کس کس شوخ سے ایک فقط میں ہی نہیں دیوانہ حسن پری ہم بلا نوشوں کی سیری کب ہوا کب پیمانہ دیکھنے کو شمع کے آیا تھا جل کر مر گیا ایک گھر کافی ہے اس عمر دوزخ کے لئے</p>
<p>چشم ساقی دیکھ کر بیدل ہوئے بدست ہم ہم نے دیکھا یہ عجب میخانہ میخانے کے بعد</p>	<p>ہم نے دیکھا یہ عجب میخانہ میخانے کے بعد</p>
<p>خوشنما ہے وہ بھی لیکن خوشنما ہے اسکے بعد دوسری ہے آنکھ میری بھی گل زرگس کے بعد قتل کی بادی مری آئینی قاتل کس کے بعد خاک وہ کو شمشیر نقیب کچھ نہ نکلے جسکے بعد</p>	<p>کی ہے ہم نے سیر حنت کی تری مجلس کے بعد اک فقط زرگس نہیں ہے آپ کی مشتاق بد کرو یا شوق شہادت نے مجھے بے اختیار اہل دنیا سے کوئی اتنا کہہ نہ سکیں</p>

<p>سوئے منعم آنکھ اٹھتی ہے مگر مفلس کے بعد میں اکیلا رہ گیا ایسی بھری مجلس کے بعد مجھ سے تو اتنا کہو پھر کیا کر دے اسکے بعد بزم برہم ہو گئی اس رونق مجلس کے بعد</p>	<p>بیری یہ نقطہ لوانی ہے یہ ذرہ پروری تم گئے ہوش و حواس و صبر و دل فصاحت ہوئے قتل کرو قتل کرنا ہی اگر منظور ہے اسکے اٹھنے اٹھ گئے یک تحت اہل انجمن</p>
<p>خواجہ احمد جب ملے بیدل مجھے سب کچھ ملا صاحب دل ہو گیا آخر دل بے حس کے بعد</p>	
<p>مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ جو ہے بوئے گلزار کوئے محمدؐ شکر ریز ہے گفتگوئے محمدؐ گداے گدا یان کوئے محمدؐ صبا لائی ہے بوئے موئے محمدؐ یہ خلق حسن ہے یہ خوئے محمدؐ خدا کا ہے آئینہ روئے محمدؐ کہاں بوئے گل اور بوئے محمدؐ ہے وہ باغ جنت یہ کوئے محمدؐ بہشتی گلوں میں سے بوئے محمدؐ</p>	<p>مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ ریاض جہاں میں نہیں نگہت ایسی سنو گوش دل سے حدیثیں بنی کی نہیں بادشاہوں کو خاطر میں لاتا دماغوں میں بو مشک کی بس رہی ہے مسلمان شیدا ہیں کفار قاتل نظر اس میں آتی ہے صورت خدا کی یہ ہے عطر مجموعہ وہ عطر گل ہے جو رونق ہے اسمیں وہ اسمیں کہاں ہے ابھیں سونگ کر جنبتی مست ہونگے</p>
<p>نظر اپنی ہر دم ہے سوئے محمدؐ</p>	<p>مرا دل نہیں مائل غیر بیدل</p>

و

<p>نامہ بر سچ تو بتائے کہ گیا تھا کاغذ اس کو لکھتا ہے تو کیا، بدل شیدا کاغذ لیتے ہی خط مرا قاصد سے کیا شوگرٹ تری تصویر کا نقشہ بھی جو خط میں ہوتا اس قدر ان کو خط شوق لکھتے ہیں سینے حالت سوز جگر کرتا جو اس پر تخریر خط میں لکھتا جو میں بیتابی دل کا مضمون کوئی پیغام زبانی بھی نہیں بھیجا ہے</p>	<p>اس نے دیکھا ہے اسے یا نہیں دیکھا کاغذ جو کبھی لکھ کے نہیں بھیجتا اتنا کاغذ اور جھنجھلا کے کہا اب کے تو لانا کاغذ کبھی آنکھوں سے کبھی دل سے لگانا کاغذ دفتر عشق میں ملتا نہیں سدا کاغذ دم تخریر مرے ہاتھ میں جلتا کاغذ ہاتھ سے چھوٹ کے بسا خستہ اُرتا کاغذ کوئی آیا نہیں مدت سے تمہارا کاغذ</p>
---	---

عمر گزری ہے معاصی میں ہماری بیدل
ہو گیا نامہ اعمال کا کالا کاغذ

ل

<p>ہوا تیار جب ہم خیمہ عرش بریں بنکر نظر آتا ہے جب فرش زمیں پختش پانہ کا اگر تعریف کرتا ہوں میں دلائل مبارک کی محمد نے حلاوت پائی ہے الفقر فخر کی</p>	<p>محمد مصطفیٰ انشرف لائے شاہ دیں بنکر مرا سر عضو سجدہ ریز ہوتا ہے جیس بنکر سخن منہ سے نکلتا ہے مرے دہش بنکر رہے ہیں چاشنی گیر لب نان جو بنکر</p>
---	---

<p>کرے کیا وصف کوئی آپ کی تیریں کلامی کا بجاؤ نکا جہاں میں جا بجا ان کی ہدایت کا</p>	<p>زباں سے بات جو نکلی وہ نکلی انگلیں بنکر کوئی ایسا نہیں آیا ہے خضر راہ دیں بنکر</p>
<p>محمد مصطفیٰ کی کیا کرے بیدل صفت کوئی ہوئے اول وہ پیدا آئے ختم المرسلین بنکر</p>	
<p>رہے فرقت میں رسول خستہ و زار و حزیں بنکر رہے سائے آنکھوں کے تم پردہ نقییں بنکر غضب میں پڑ گئے تم تو پری بنکر حسین بنکر نکلتی ہے زباں یار سے ہاں بھی انہیں بنکر مٹھا دانا م دل پر کھد گیا نقش نگیں بنکر ہزاروں آفتوں سے بچ گئے تم تازیں بنکر تصویریں جب آئی تیری آنکھیں مگر بنکر سمایاں ہو گیا عقد ترا چین حبیب بنکر ہزاروں فتنے برپا کر دے ہیں کفر و دیں بنا کسی کے سامنے آتے ہیں جب یہ رہے حبیب بنا</p>	<p>اٹھائے رنج لاکھوں عاشق روئے حسین بنکر رنگا ہوں سے رہے پنہاں سحر و سحر کے کس بنکر جودھر جاتے ہو تم کو چاہنے والے پڑتے ہیں اگر قسمت سے ہوں ہی ہے عہد صل پر قائم تمہارا کئے روشن کاسے نقشہ میری آنکھوں میں نزاکت چاہتے واؤ نکو چھوئے بھی نہیں دیتی کیا خاموش محکونالہ و شرار و افعال سے وہ غیظ و غضب ظالم جو پیشانی میں بل آیا بتوں کے عشق زلف و رخنے دیکھتے محبت کا تڑپ جاتے ہیں عاشق دیکھتے ہیں جب نگاں لگا</p>
<p>عبدت شکو اسے ان سنگیں دلوں تجھ کو اسے بیدل بیست ملتے ہیں سب سے دشمن ایمان و دیں بنکر</p>	
<p>لہو آنکھوں سے آنکھیں مری اشک رواں ہو</p>	<p>نگاہیں دل میں چھپتی ہیں تیری نوک سناں ہو</p>

ہزاروں کروئے آثار پیدا بے نشان ہو کر
 غضب میں ہوں زمین و آسمان کا راز دان کر
 ہمارے چاند نے کر دی بے شرب برج عقرب میں
 کبھی دروازہ تنگ آ کر دکھا جاذب جمال اپنا
 تنہا ہی کہیں سوز محبت شعل افگن ہو
 پس انکار پھر اس نے کیا ہے وصل کا وعدہ
 تمہارے عشق میں کاہیدگی اپنی بڑی ایسی
 ہمیں کیوں منع کرتا ہے بتوں کے عشق سے اعظم
 فلک اہل زمیں کو رات دن آرام دیتا ہے
 نگاہ ناز قاتل بے اجل بھی قتل کرتی ہے
 چھپتا ہی نہیں کیسے چھپائے راز الفت کو
 بسرو نیاسیں کر دی عمر آفریں مکان ہم نے
 کہا تنگ ضبط ہو گا لگ رہی ہے بطرح دلیس
 عرق جاری ہے پستیانی سے اس کی صانع کو ڈالو
 رقیبوں پر عنایت کی نظر ہر روز پڑتی ہے
 ہوئی ہیں خواہشیں میری سبھی کامری باشت
 جلا کر خاک کر ڈالا مجھے ضبط نموشی نے

کیا ہر گھر کو گھر اپنا مکین لامکاں ہو کر
 خموشی میں گزرتی ہے نواسخ فغاں ہو کر
 رہا وہ غیرت ماہ غیر کے گھر میہماں ہو کر
 تمہارے دو کو تکتی ہیں نگاہیں پاسیاں ہو کر
 جلاوے خرمین ہستی مرا برق تپاں ہو کر
 گلستانِ تمنا میں بہا ر آئی خزاں ہو کر
 کہ نظروں میں ہوئے سب کے نہاں مژدیاں ہو کر
 حقیقی بنگیا عشق مجازی نردباں ہو کر
 سرِ مخلوق پر چھایا ہوا ہے سائبان ہو کر
 گلے پر بسملوں کے چلتی ہے تیج رواں ہو کر
 پہنچ جاتا ہے گوشِ سامعین میں داستان ہو کر
 گزاری ہے چین میں بلبل بے آشیاں ہو کر
 دہن سے آہ ٹکلی کی کبھی برق تپاں ہو کر
 تم ایسی دو پہر کی دھوپ ہیں آئے کہاں ہو کر
 مے گھر بھی چلے آتے کسی دن مہرباں ہو کر
 گرفتارِ تمنا ہو گیا ہوں نوجواں ہو کر
 ترے آئے بزمِ شمع آیا تھا زباں ہو کر

<p>گلوں کا اڑ رہا ہے رنگ یوئے بونتاں ہو کر وہی غماز ہو جاتا ہے اپنا راز واں ہو کر</p>	<p>یہ کس رشک گلستاں کی چمن میں آند آمد ہے جسے ہمز کہتے ہیں جسے و سساز کہتے ہیں</p>
<p>وہا ہو صد قل سے جو غلام خواجگاں ہو کر</p>	<p>انہیں دنیا و دیں کا غم اسے بیدار و عالم میں</p>
<p>جان ویدی ہم نے خنجر دیکھ کر سر جھیکا جاتا ہے خنجر دیکھ کر پاؤں پھیلاتے ہیں چادر دیکھ کر سر جھکا دیتا ہوں ٹنجر دیکھ کر شاخ گلبن پر گل تر دیکھ کر سامنے شکووں کا دفتر دیکھ کر ہاتھ میں قاتل کے خنجر دیکھ کر عقل حیراں ہے یہ منظر دیکھ کر اضطراب قلب مضطر دیکھ کر ہاتھ میں ساقی کے ساغر دیکھ کر لوٹ جاتا ہوں ترا گھر دیکھ کر جلوہ روئے مسرور دیکھ کر باغ میں سوئے صنوبر دیکھ کر ازدحام روز محشر دیکھ کر</p>	<p>مر گئے ابروئے دلبر دیکھ کر دل پھڑک جاتا ہے نشتر دیکھ کر حد سے باہر ہم قدم رکھتے نہیں ابروئے قاتل کا ٹھکرو عشق ہے چھپھپھاتی ہیں مین میں بلبلیں مستفعل میں ہوں وہ شرماے ہوئے جوش زن شہرگ بے مل کاخوں عالم ایجا ہے حیرت فزا برق کی مانند ہیں یحییٰ وہ شیخ صاحب کا بھی جی للپا گیا پاسبان لٹکارتے ہیں دور سے غش مجھے آیا ہے موئے کی طرح یا آ جاتا ہے وہ سرو سہی عاشقوں کا تیرے یاد آیا ہجوم</p>

<p>قوت پرواز شہر و یکھ کر لوٹ آتے ہیں ترا گھر و یکھ کر</p>	<p>حوصلہ اڑنے کا کرتے ہیں طیور حاجیوں کا حج تماشا ہے کوئی</p>
<p>کیا غزل لکھی ہے بیدل آپ نے محویت ہیں سغنور و یکھ کر</p>	
<p>حیراں بنا دیا ہے حلین اٹھا اٹھا کر ہر رنگ میں عیاں ہے تو ہی سما کر آواز لہن ترانی ہر دم سنا سنا کر جام سے محبت سانی پلا پلا کر ناصر خدا خدا کر ناصر خدا خدا کر دامن بچا بچا کر نظریں چرا چرا کر نظروں میں پس رہے ہو دل میں سما کر عجز و نیاز سے ہم سر کو جھکا جھکا کر</p>	<p>آئینہ تجلّا مجھ کو دکھا دکھا کر وحیت میں تیری رنگت کثرت میں تیری ٹہرت دیکھنے تیرے جلوے بھوکو ڈراتے کیوں ہو مست است کروں میرے کے میکہ سے عشق صنم سے بھوکو کرتا ہے منع کیوں تو عاشق کو قتل کر کے منہ پھیر کر چلے کیوں چھپنے سے کیا چھپو گے پر وہ میں کیا ہو گے لچھ کر دو تہاری آئے ہیں تیرے در پر</p>
<p>پیر شہ سلیمان بیدل کی دل وہی ہو فرقت میں رو رہا ہے آنسو بہا بہا کر</p>	
<p>عرش بریں کی چوکھٹ ہے آستان صابر ہر سو تروپ رہے ہیں خستہ و لان صابر محبوب یا ہیں و لدادہ عجمان صابر</p>	<p>وہم و گماں سے بالا ہے عزد شان صابر تیغ نگہ کے زخمی ہیں بسملات صابر موج مال صابر مقبول مصطفیٰ ہیں</p>

<p>ساعتِ غم ہوئے ہیں صبا کے معرفت کے عاشق کھڑے ہوئے ہیں بہر نیاز حضرت عرفانِ گل کھلے ہیں ہر شاخ ہر شجر پر کلیر میں جائے دیکھئے نورِ خا کے جلوے عالم ہے اُنکا مسکن ہر جا میں جلوہ افکن وحایت کا رنگ دیکھا کثرت کی انجن میں اسالِ ناتواں ہوں حسرت سے دور ہا ہوں سیرِ حرف میں ہے معنی میں لاکھ سکتے یا رب ہی تمناؤں کی ہے مرے دم بھی تسلیم کے رضا کے بندے بنے ہوئے ہیں میں کیا مری زباں کیا جو منقبتِ سرا ہو</p>	<p>مستِ شرابِ حق میں بادِ کشتانِ صابر اُن کا سرِ ارادت اور آستانِ صابر ریشک بہارِ جنت ہے بوستانِ صابر اک شانِ حق نما ہے ذیشانِ شانِ صابر دونوں جہاں ہیں گویا صحنِ مکانِ صابر جلوے دکھا رہی ہے دنیا میں شانِ صابر کلیر کو جا رہے ہیں سب کاروانِ صابر مکن نہیں کسی سے شرحِ بیانِ صابر جاری رہے زباں پر ذکر و بیانِ صابر دلِ ادہ گانِ صابر جاںِ داوہ گانِ صابر افلاک پر فرشتے ہیں مدحِ خوانِ صابر</p>
---	--

فیضِ حضورِ انور سے کہہ رہے ہیں شاعر

بیدل یہ منقبت یا ارمغانِ صابر

ز

لطیف خلش اٹھاتا ہے میرا جگر ہنوز
دیکھا نہیں ہے آنکھ سے روئے سحر ہنوز

بیٹھا ہوا ہے سببہ میں تیرے نظیر ہنوز
احولِ شبِ فراق نہایت دراز ہے

<p>دیکھا تھا گیسو وُغ وِلدار کو کبھی خطا دیکے پاس یار کے بھیجا ہے خیر ہو کس طرح جاؤں راہِ عدم جانتا نہیں وہ ہٹ گئے ہیں روزِ دلوار بھانک کر روتے ہوئے فراق میں آنکھیں نہیں رہیں</p>	<p>دل میں وہی خیال ہے شام و سحر ہنوز لایا نہیں جواب مرا نامہ بر ہنوز تھکوا نہیں بلا ہے کوئی ہمسفر ہنوز میری بستی نہیں ہے وہاں سے نظر ہنوز دریا بہا رہی ہے مری چشم تر ہنوز</p>
--	---

نالہ میں کچھ اثر ہے نہ تاثیر آہ میں
بیدل ہے میرے حال سے وہ بے خبر ہنوز

<p>مری آنکھ نے نہ دیکھا اسے بے حجاب ہرگز ہیں مرے قصور کتنے تو نہ پوچھ مجھے یارب سوئے غیر تم نے دیکھا نظرِ کرم سے ہر دم نہ اثر ہوا ابھی تک بت سنگدل کے دلیں ترے ہجر میں کسی دن نہیں نیند آئی مجھ کو مرے پہلو سے نہ جاؤ کہیں اٹھ کے رحم کھاؤ کسی شکل سے نہ بدے ترے وصل کا زمانہ تری زلفِ پُر شکن میں بہت عاشقوں کے دل ہیں تری دیکھنے کے جو صورت یہ ہوا افعال اس کو اگر موتے شیخِ دُعا ہتری رحمتوں کے قائل</p>	<p>کبھی سامنے نہ آیا بُرخِ آفتاب ہرگز یونہی بخت سے خطائیں تو نہ بے حساب ہرگز کبھی اس طرف نہ اٹھی نگہ عتاب ہرگز نہ ہوئی دعا ہماری کوئی مستجاب ہرگز مری آنکھ ہے کہ دیکھا نہیں جسے خواب ہرگز نہیں چیز، لینے دیگا مجھے اضطراب ہرگز نہ ہو حشر تک الہی کوئی القاب ہرگز کہیں پس نہ جائیں ظالم نہ وسیعِ قباب ہرگز ترے سامنے نہ اٹھے سرِ آفتاب ہرگز کبھی بھول کے نہ کرتے عملِ عذاب ہرگز</p>
--	---

ترے عشق کی بدولت ہوا بیوقوف اریسک
یہ نہ تھا ذلیل ہرگز یہ نہ تھا خراب ہرگز

س

اتنا نہیں پھر کس لئے تو عاشق میل کے پاس
نفیس حزیں کرتا افعال لیتا ترے محل کے پاس
قاتل باٹھکوں گر خنجر نہ تھا قاتل کے پاس
کیا کیا تر پتارہ گیا بسمل دل بسمل کے پاس
وہ پیش ہم نے کرویا جو تھا ہمارے دل کے پاس
بتیاب ہو کر گر پڑا پہنچانہ میں منزل کے پاس
جانانہ ہرگز سیر کو اسے جاں کہیں ساحل کے پاس
تو نہ سکتا غیر ہے تو غیر کے ہے دل کے پاس

تیری جگہ آنکھوں میں ہے تیری جگہ ہے دل کے پاس
پاس اوب سے رہ گیا لب بند کر کے دم بخود
شوق شہادت کی رہی دل میں ہوس باقی وہی
مجرم مقتل میں رہا قاتل جو اگر پھر گیا
دارغ محبت کے سوا تجھ کو دکھاتے اور کیا
جب دور سے آیا نظر اس شیر اعظم کا گھر
جب ڈوبتا کوئی نظر آئیگا گھبرا جاؤ گے
کہتا سنا گیا تجھے بے فائدہ میں حال دل

ویدار کی دولت سے کچھ دید و زکوۃ حسنِ تم
بیابان کی خالی جیب ہے کچھ بھی نہیں سال کے پاس

کیا حجامی لگے بہار میں سرد سن کے پاس
بلبل کی قبر چاہئے صحنِ چمن کے پاس
جاتا ہے اسی زنجب شکن شکن کے پاس

میں دو رہوں رقیب ہیں اس گلستان کے پاس
آتی رہیگی بو گلِ رخسار یار کی
اس مرغِ دلِ زوام میں بھینس جاتا تو کہیں

<p>ہیں تیر کس قدر صرے ناوک فلک کے پاس اک جان نالواں تھی فقط کوہکن کے پاس زاو سفر نہیں ہے غریب الوطن کے پاس رکھنا چار روز فلک نے وطن کے پاس مرتا ہوں اور کوئی نہیں خستہ تن کے پاس</p>	<p>دل کو جگر کو چھان کے چھلنی بنا دیا دی کھا کے چوٹ تیشہ کی شیریں کے عشق میں ملک عام کو جائے تو جائے یہ کس طرح غربت میں ساری عمر ہماری گزر گئی ہے جاں کنی کا وقت جدائی میں تو ہی آ</p>
<p>بیدل نہ جاہلوں کو سنانا غزل کبھی پڑھنا کلام جا کے ہر اہل سخن کے پاس</p>	
<p>ش</p>	
<p>نہ چرخ کی ہے نہ لیل و نہار کی گردش کہ آئی عالم حسن بہار کی گردش ہمیں ڈرانے تو اے چشم یار کی گردش تلاش یار میں دیوانہ وار کی گردش چمن میں دیکھی ہے ہم نے بہار کی گردش وہی رہی فلک بد شعار کی گردش</p>	<p>ہے جیسی چشم سیمت یار کی گردش کسی کے چہرہ کی رنگت چمک کے کہتی ہے ہماری آنکھ نے دیکھی ہے گردش آیا نہ چھوڑی ہم نے جہاں میں کوئی زمین باقی یہ آتی جاتی ہے ہر سال ہر گلستاں میں زمین پر نہ دیا ہٹنے کہیں دو روز</p>
<p>یہ سچ ہے کوئی بُرے وقت کا نہیں بیدل کسی کو دے نہ خدا روزگار کی گردش</p>	

کیا کرے کوئی اس کے گھر کی تلاش جستجو میں بھٹکتا پھرتا ہے جب نہ ہو کوئی راہبر تیرا تیر کو جستجو جگر کی ہے ہر زباں پر ہے قصہ قاروں ختم ہوتی ہیں شبِ فرقت اُن سے لیکر جواب جلدی آئے دل کو پہلو میں میرے ڈھونڈ لیا	خضر کو بھی ہے راہبر کی تلاش نامہ بر کو ہے اس کے گھر کی تلاش را نگال ہے ادھر ادھر کی تلاش تیغِ خونخوار کو ہے سر کی تلاش بو الہوس کرنے سیم و زر کی تلاش شام سے ہے مجھے سحر کی تلاش ہے مجھے ایسے نامہ بر کی تلاش اللہ اللہ تری نظر کی تلاش
---	--

دل تو پہلو میں جب نہ ہو بیدل
کیا کرے کوئی سیر کی تلاش

ص

کیا کرے کوئی اس سے پیارا اخلاص میں نے اس سے کیا ہزار اخلاص تم کرو مجھ سے آشتکارِ اخلاص انہیں لوگوں کا ہے شعراِ اخلاص دینِ مذہب ہے میرا پیارا اخلاص	جب نہ ہو اس کو خوشگوار اخلاص نہ ہو امہریاں کبھی وہ بہت رشتہ کی آگ میں حبلیں دشمن جن کے دل اُٹنے کی طرح ہیں صاف میں ہوں عاشق کسی کا ابدل
--	---

<p>تم نے غرو نے بڑھایا ہے جو اتنا اخلاص ہائے پوچھنا کبھی حال ہمارا تم نے دل میں ہو پیار مروت کی نظر اکھو نہیں بوئے اخلاص کسی میں نہیں پائی جاتی پنج دو رنج جو دینا ہے مجھے مد نظر عشق اور مشک چھپانے نہیں چھپ سکتے</p>	<p>اب مرا آپ کا کیا خاک نہ بیگا اخلاص بس جی بس دیکھ لیا ہم نے تنہا اخلاص ایسی باتوں سے ہو کر تباہے دونا اخلاص اب رہا اہل زمانہ میں بھلا کیا اخلاص چھوڑ دو تم کو نہیں ہے جو گوارا اخلاص اب چھپے گانہ مرا اور متہارا اخلاص</p>
---	---

اس کی الفت میں یہ کہتا ہے زمانہ سارا
 سچ تو ہے حضرت بیدل کا ہے پورا اخلاص

ض

<p>خاکساروں کو کسی کی گفتگو سے کیا غرض کہو گیا ہوں آپ ہی جب میں تلاش یا میں کر دیا ہے مست ساقی کی نگاہ مست نے جب فنا فی العشق ہو کر خود گلوں میں مل گئیں دل میں ہے دن رات محبوب حقیقی کا خیال پڑھ چکے عاشق نماز عشق جب روزا است ماد میں سچے حجاب جلوہ دیدار دوست</p>	<p>ملکے جب خاک میں پھر آ رہے کیا غرض اب رہی دل کو تلاش جستجو سے کیا غرض مجھ کو سے سے کیا غرض جام و بگو کیا غرض اب ملول کو تلاش رنگ دلو سے کیا غرض اب کسی خورشید پر سکر ماہر سے کیا غرض اب نمازوں سے نہیں مطلب وضو کیا غرض عشق میں عاشق کو بیدل کو تو کیا غرض</p>
--	--

<p> میرے شریف میں ہے وہی ایک کانِ فیض اے عاشقانِ جلوہ روئے عیاںِ فیض یہ ہے ہمارے خواجہ احمد کی شانِ فیض ہاں ہاں دی تو آپ ہیں جانِ جہانِ فیض کیا کر سکوں میں آپ کا ذکر و بیانِ فیض اللہ سے شاہ ملک معافی کی شانِ فیض چلتی ہوئی ہے تیغِ برسنہ زبانِ فیض ہے ذاتِ شاہ مسیح احسانِ کانِ فیض </p>	<p> احمد کا در کھلا ہے چلو طالہاںِ فیض میرے میں ضوِ نشانِ دی ضوِ نشانِ فیض جس پر پڑی نگاہ وہ اکسیر بن گیا کہتی ہے جن کو خلقِ خدا خزنِ عطا قابل نہیں ہے مدح و ثنا کے مری زبان خالی کوئی گدا نہ گیا در سے آپ کے نکلی جو بات منہ سے ہوئی تیر بر بد ہیں کامیاب عینِ عنایت سے خاصِ عا </p>
--	--

بیدل سر نیاز نہ اس در سے تو اُٹھا
 قسمت سے مل گیا ہے تجھے آستانِ فیض

ط

<p> باتیں تمام جھوٹ ہیں سب شور و شرِ غلط کہنا نہ مجھے بات کوئی نامہ برِ غلط یارب ہوا ہماری دعا کا اثرِ غلط اقرار تو زبان پر آیا مگر غلط مرنے کی اس کی ملتی ہے اکثر خبرِ غلط </p>	<p> ہے مدعی کا قول غلط سر بسرِ غلط جو کچھ کہا ہے اس نے بیاں صافِ غلط ہم نے جو کی دعا وہ رقیبوں سے مل گیا تو نے کبھی نہ وصل کا وعدہ وفا کیا آتی نہیں ہے دشمن بدخواہ کی قصدا </p>
--	---

تکلیف کیوں آٹھاتا ہے اسکے علاج میں	بیمار عشق پائے شفا چارہ گر غلط
افشائے راز عشق تو رہنے نہیں کیا	الزام تم لگاتے ہو کیوں اس قدر غلط
بیدار ہو فاما ہو ستمگر ستم شمار	بچ تو کہو یہ بیٹے کہا ہے اگر غلط

بیدار وہ جان لیگا کسی دن تری ضرور	تیر نظر غلط ہے نہ تیغ نظر غلط
-----------------------------------	-------------------------------

ترے رخسار پر آہی کیا خط	جواب حسن کا شاید لا خط
کبھی اس نے نہیں میرا پڑھا خط	میں لکھتے لکھتے اس کو تھک گیا خط
کسی خط کا جواب آیا نہیں ہے	اگرچہ اس کو کہے بار بار خط
جو پہنچا خط اسی کو پھاڑ ڈالا	کوئی تو نے پڑھا بھی ہے مرا خط
حسینوں کا نہیں اچھا خط و خال	نہیں تجھ سے کسی کا خوشنما خط
مجھے ملنا تھا جو کچھ بل گیا وہ	بدلتا ہے کہیں تقدیر کا خط
خط و لہار ہے دل دلچسپ کیسا	پڑھا میں نے ابھار بار بار خط
زبانی حال دل کہنا ہے مشکل	مرا خط ہر گز بیگا مدعا خط

جب اس بیت نے کبھی بیدل نہ لکھا	عبث لکھتا ہے تو مرد خدا خط
--------------------------------	----------------------------

ظ

ہے تمہارے عشق میں کیا کیا مصیبت الحفیظ	ہر بار ہے بلا آفت پر آفت الحفیظ
--	---------------------------------

ایک تو دردِ محبت و دوسرا دردِ فراق میں دل سوزاں کو لیکر داخلِ جنت ہوا میرے نالوں لگا دی آسمانوں میں بھی آگ تم جنازہ پر بھی آئے تو مجھے مٹی نہ دی حشرِ پاک رو دیا تیرے خراب ناز نے شوخیوں ہی شوخیوں میں تیرے ہر انداز میں میرے مرقدے جو گزرے بھی تو نہ کو پھر کر	ہائے ہم پرچہ مصیبت پر مصیبت الحفیظ سوزِ حدت سے پکارے اہلِ جنت الحفیظ الاماں سوزِ مگر سوزِ محبت الحفیظ خاک ہونے تک رہی مجھ سے کہ در الحفیظ ہو گئی پہلے قیامت سے قیامت الحفیظ ہر ادا میں ہے شرارت ہی شرارت الحفیظ یہ مروت تجھ میں ہے اسے بے مروت الحفیظ
---	---

بیدل، شفتہ دل کا دیکھتے ہی حال زار
کہہ اٹھی بیساختہ دنیا کی خلقت الحفیظ

بھر گئے کان بہت سن کے بیان واعظ کوئی سنتا ہی نہیں پھر بھی کہے جاتا ہے بادِ خواروں کی طرف کون اسے لے لایا سیکہ میں اسے پیتے ہوئے دیکھا ہم نے خاک ہو دل میں مرے اکی نصیحت کا اثر بدگمانی نہیں اچھی ہے کسی کی لست	ہنیں نکلی ہنیں رکتی ہے زبان واعظ کیا کریں ہائے علاج خفقان واعظ ہائے اب تک تو نہ تھا نام و نشان واعظ مری نظروں سے گری عزت و شان واعظ مھکو معلوم ہے سب حال بہان واعظ چاہئے نیک ہو اچھا ہو گمان واعظ
---	--

رات دن ترکِ بتاں کی ہے اشاعتِ بیدل
کیا ترے ہنہ میں چلی آئی زبان واعظ

گور پر رکھتا نہیں اس کی کوئی غمخوار شمع
آتش رُخ پر ترے اے آتشیں خورشع
اہل محفل میں ترا کوئی نہیں غمخوار شمع
اڑ کے گر جاتا ہے تیری آگ میں ہر بار شمع
کرو یا نرم عدد کو تو نے پر انوار شمع
عاشقوں کے خانہ دل کو نہیں دیکار شمع
ساتویں دن آکے رکھ جاتے ہیں وہ چار شمع
بہشتی دیتی نہیں محفل میں پیش یا ر شمع

جس کے گھر میں جلتی تھی ہر شب کو پر انوار شمع
جلکے خاکستر ہوا پروانہ لیکن آفت نہ کی
تیرے جلنے پر کسی کا دل نہیں جلتا ذرا
دل میں پروانہ کے کچھ ایسی لگی عشق کی
میری محفل میں رہی تاریکیاں پھیلی ہوئیں
روشنی کافی ہے ان کے دل میں دان عشق کی
اب عزیز واقربا میں اتنی الفت رہ گئی
اس کا اس کے سامنے جلتا نہیں ہرگز چراغ

آگ لگ اٹھتی ہے جب کوئی نکلتا ہے سخن
منہ میں بیسک کیا زباں رکھتی ہے آتشبار شمع

اے ستمگر ہیں پے شہیر جمع
کر چکے ہیں یہ بہت تاثیر جمع
کیجئے شمشیر پر شمشیر جمع
کرتے ہیں تصویر پر تصویر جمع
سینکڑوں دل میں ہوئے ہیں تیر جمع

سینکڑوں لاشیں تہ شمشیر جمع
میرے نالوں سے نہ ہو تم بے خطر
سینکڑوں کو قتل کرنا ہے تمہیں
شاید آجائے کوئی تیری شبیر
اس قدر ناوک فلکن ہے وہ نگاہ

<p>عصید گاہوں میں ہوئے پیچھے جمع عشق کی ہوتی ہے کب تحریر جمع سینکڑوں در پر ہیں بے توقیر جمع</p>	<p>جب سنا آتا ہے تو بہر شکار شوق کا ہوتا ہنیں دفتر تمام اس کی نظروں میں کوئی آتا نہیں</p>
<p>آج بیدل ہیں ہزاروں بہرید اس کے در پر عاشق دلگیر جمع</p>	
<p>ع</p>	
<p>مٹا نہیں مٹانے سے بھی یہ نشانِ درغ اس جانِ ناتواں میں ہے گویا جہاںِ درغ لالہ کی طرح اس میں ہے اب تک نشانِ درغ اب رہ گئی جہاں میں فقط داستانِ درغ سرتا بہا بدن ہے مرا آسمانِ درغ ہے درغ مابہتاب جگر پر نشانِ درغ چھو لا ہوا بہار میں ہے گلستانِ درغ سینہ تیا ہوا ہے مرا گلستانِ درغ</p>	<p>درغِ فراقِ دل میں ہے دل سے مکانِ درغ اترا ہوا ہے دل میں مرے کاروانِ درغ انگارا بن گیا ہے جگرِ جل کے عشق میں دل بچ گئے چرخِ محبت سے اس قدر دل میں جگر میں سبب ہیں دامنِ عشق بڑھ کر ہے درغِ دل کا سرے آفاق ہے ایسے ہنیں ہیں پھول کسی لالہ زار کے دیکھو بہارِ عشقِ دلِ داغدار کی</p>
<p>بیدل تری غزل کو جو پڑھتے ہیں اہلِ ذوق ارو میں ان کو آتا ہے لطیف زبانِ درغ</p>	

<p>دائرہ ہر حرف کا بندا ہے دفتر میں چراغ اے خدا جلالتا ہے ہر وقت اس گھر میں چراغ آنکے اب جلنا نظر آتا نہیں گھر میں چراغ تم جو آئے ہو گیا روشن سرے گھر میں چراغ عکس ساتی سے بنا ہر قطر شاعرین چراغ رکھ دیا ہے دامن زلف معین میں چراغ</p>	<p>سنگڑوں ہوتے ہیں روشن و دامن میں چراغ کم نہ ہو جب تک جوں داغ جگر کی روشنی شمع کا فوری جلا کرتی تھیں جنکی زہم میں بے تمہارے تھا اندھیرا ہر طرف پھیلا ہوا پر تو رخصت سے روشن ہو جام شراب روئے روشن کو چھپایا سامنے اگر مرے</p>
<p>روشنی ہستی کی بیدار دلی رستی نہیں یہ ہوا ہی سخت ہے بھتا ہے دم بھر میں چراغ</p>	
<p>ف</p>	
<p>یہ کہتی نہیں داستاں صاف صاف کہ کہتی نہیں کچھ زباں صاف صاف پیارا کیجئے مہرباں صاف صاف نظر آئیں کون و مکال صاف صاف ہر اک سے ترے راز و ال صاف صاف کئے چائے امتحاں صاف صاف</p>	<p>کر و تم نہ شب کا بیاں صاف صاف مجھے تیرے وعدوں کا کیا ہو یقیں حقا کس لئے ہو گئے مجھ سے تم پلا دے دہ سے مجھ کو سپیر مقال کچھ دیتے ہیں عشق کا راز سبب نہ مشت ستم کو ذرا چھوڑ گئے</p>
<p>وہ کہتے ہیں تجھ سے کہاں صاف صاف</p>	<p>صفائی کا بیدل زمانہ نہیں</p>

<p>ایکھ اٹھائی نہ ذرا دھنواں کی طرف یڑھ چلے دست جنوں جیب گریباں کی طرف کہ چلے آئے ہو تم گویا غریباں کی طرف آنکھ سے دیکھ مرے دیدہ حیراں کی طرف رحم کر دیکھ مرے حسرت واراں کی طرف قیس کی طرح نہ جاؤ لگا بیاباں کی طرف یچلے ہیں ترے دیوانے کو نڈال کی طرف آنکھ اٹھتی نہ تری یوسف کنعاں کی طرف</p>	<p>یوں گئے شوق میں ہم کو چڑ جانال کی طرف پھر بہا آئی ابھی ہوتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے کس کی الفت نے پس مرگ نہیں کھینچا آ حیرت آئینہ کیا دیکھ کے حیرت ہے تجھے وصل کی رات نہ ہو جانے کہیں مہذبین مگر میں وہ جنوں ہوں نہ چھوڑو لگا دیر لیا کو بیڑیاں پاؤں میں ہیں تھکڑیاں ہاتھو میں دیکھ لیتی جوں لیا مرے محبوب کو تو</p>
---	--

کثرتِ جرم سے بیدل کی نظر ہے ہر دم
ترے الطاف کی جانب ترے احساں کی طرف

ق

<p>آئے حصہ میں ہمارے ذوق شوق ہوئے ہیں پیار و نیکے پیارے ذوق شوق ہو گئے اب تو ہمارے ذوق شوق دل سے کب اترے تمہارے ذوق شوق تم سدا ہمارے تو سدا ہمارے ذوق شوق</p>	<p>عشق میں پائے ہیں سارے ذوق شوق سب کو بھاتے ہیں تمہارے ذوق شوق وقتِ پیری میں کہاں لطفِ شباب تم نے نظروں سے گرایا گو تمہیں حقے تمہارے دم سے سب سامانِ عیش</p>
---	---

پھر مرے دل کے ابھارے ذوق شوق	سامنے سینہ اٹھائے آگئے
	اب جوانی کے کہاں ہیں ولولے ہو گئے بیدل کنارے ذوق شوق
یار بآباد رہے ساقی و میخانہ عشق نیز آنکھوں سے اڑا دیتا ہے افسانہ عشق تھکے آباد ہیں معمورہ و دیرانہ عشق یار بآباد رہے صحبت میخانہ عشق رہرہ راہ محبت ہوں میں فرزانہ عشق دل بھی میرا مری مانند ہے دیوانہ عشق مری مٹی سے بنائے گئے بزمیائے عشق وہ پلاسے مجھے اے ساقی میخانہ عشق	جب چلے آتے ہیں لیجاتے ہیں بزمیائے عشق الٹی تاثیر ہے اس قصہ غم آگئیں میں کبھی صحرائیں آوارہ ہوں کبھی بستی میں ہل کے سب جام صبحی کو پیا کرتے ہیں مجھ کو معلوم ہیں سب عشق و محبت کے طریق میں بھی ہوں وہ بھی ہے شیدائے پری رشتہ میں وہ میخوار محبت تھا کہ بے مروت جس کو پی کر رہوں تا روز قیامت مخمور
	ہوش آتا نہیں بیدل کو پڑا ہے بے ہوش تو نے ساقی وہ پلا دی سئے میخانہ عشق
	ک
نہ بھٹرا فلک پر قمر دیر تک مرض کا رہے گا اثر دیر تک	رہے شب جو غم بام پر دیر تک دکھا ٹیکا سر درد سر دیر تک

<p> رہا رات کو چرخ پر دیر تک کہ برسی مری چشم تر دیر تک نہ رو اس قدر چشم تر دیر تک نہ بھٹہ لگی اس پر نظر دیر تک مجھے دیکھ کر سو چکر دیر تک رہا نشہ وقت سحر دیر تک </p>	<p> ترے دیکھنے کے لئے مانتا ہوں بپا کر دیا اس نے طوفان نوح بنگہ میں تری فراق آجائیکا نہ لائیگی تاب اس کے جلوہ کی آنکھ سجانے بھی کہہ دیا لا علاج سر شام پی تھی شراب وصال </p>
<p> یہ پیری ہے بیدل پیام اجل جلاکب چراغ سحر دیر تک </p>	
<p> نہ نکلا منہ سے آہوں کا دھواں تک کہ سب جھگڑے میں جان نالوں تک زمیں کیا آسماں کیا لامکاں تک کہ مشکل ہو گیا جانا وہاں تک کہ نہیں ان کی مزاروں کے نشان تک نہ پہنچی تو مکان باغباں تک کہ نہیں واقف جب انکا رازاں تک کہ آتا ہی نہیں دل سے نہال تک </p>	<p> کیا ضبطِ فغاں ہم نے یہاں تک اڑا دے سرمرا تیغ ستم سے مرے نالوں نے عالم کو ہلایا در محبوب پر کس طرح پہنچوں کہاں تھے آسماں سے جتنکے اونچے بلایا اشیاء بلبیل کا اسے برق کو نما کیا جانے اُنکے دل کی باتیں کھاتے تیرے ستم کا کیا کروں میں </p>
<p>کہو یہ بھی بیچا ہے کہاں تیرا</p>	<p>سنا جب دردِ دل بیدل سے یوں</p>

گ

چھڑ کر پھینکا گریباں لگ اٹھی دامن میں آگ
 آتشِ رخسار سے تھنے لگا دی تن میں آگ
 لگ اٹھیں گی خود بخود کدن مرے سکین میں آگ
 شعلہ رخ سے نہ لگ جائے کہیں گلشن میں آگ
 چار سو دیکھی ہے اس بدخواہ کے مدفن میں آگ
 لگ اٹھی ہے روئے آتش خیز سے حلق میں آگ
 اک شجر سے پونہ لیاں داؤٹی ایمین میں آگ
 لہجہ و کینہ سے بھر کر اٹھی دل دشمن میں آگ
 آہ سوزاں سے نہ لگ جائے کہیں گلشن میں آگ
 گرم اشکوں نے لگا دی ہے میرے ہونہ میں آگ

استغیر بھڑکی ہے سوزِ دل سے سیرتن میں آگ
 کس غضب کی ہے تہا سے عائنِ روشن کی
 شعلہ انگیزی جو آہ گرم کی ایسی رہی
 کیوں نقاب لٹی ہوئی آئے گلستاں کی طرف
 قبر میں جلتا ہے حاسدِ خودِ حسد کی آگ سے
 جانبِ در تھنے جو جہا نکا لگا کر اس سے آنکھ
 میں جلوں افسوس لے دیدار کے موسیٰ مرے
 اس پر یہ کو جو دیکھا اس نے مجھ سے ہمکنار
 باغ میں ایسی نہ آہیں گرم کرے غنایب
 آہ کیا جلتے مئے آئینہ گرے ہیں آنکھ سے

گرم معنوں اس غزل کے دیکھ کر کہنا پڑا
 جیسی ہے بیدل ترے دل میں نہیں گلشن میں آگ

ل

ابھی پہلو سے کوئی سیگیا دل

ابھی میری نفل میں تھا مراد ل

خداوند مجھے دے اک نیا دل
 بلا میں ہے سہارا سبتا دل
 رہا ہے درد و غم میں سبتا دل
 جگر مجھ سے جدا مجھ سے جدا دل
 نہیں ہے کام کا میرے ترا دل
 اڑا کر لیگیا دزدِ حنا دل
 ارے ادبے مروت بیوفا دل
 متہارا کیا کسی پر آگیا دل
 مراد دل ہے مراد دل ہے مراد دل
 کہ اب تک کہہ رہا ہے مراد دل
 اثر میں بن گیا برقی بلا دل
 ہمارے پاس بھی ہے چلبلا دل
 بزرگ غنچہ گل کھل گیا دل

وہ مجھ سے مانگتے ہیں دوسرا دل
 مہاجب سے تری زلفوں کا سودا
 نہ پایا چین دنیا میں کسی روز
 نہیں کوئی مرے پہلو میں یا رب
 کیا جب نذر وہ سنس کر یہ بولے
 ابھی تو ہاتھوں ہاتھوں میں ہمارا
 اکیدا چھوڑ کر مجھ کو چلا ہے
 جگر پر ہاتھ کیوں رکھے ہوئے ہو
 جسے زیر قدم تم مل رہے ہو
 ترے تیر نظر میں یہ مزا ہے
 تڑپ اٹھا جہاں اس کی تڑپ سے
 متہیں ہے غار اپنی شوخیوں پر
 جو دیکھا باغ میں اس گلبدن کو

کسی کی بیوفائی کا گلہ کیا :

جدا مجھ سے ہوا بیدل مراد دل

نہ میں ہوں نقاہت سے جانیکے قابل
 کوئی اور ڈھونڈو ستارے کے قابل

نہیں وہ تراکت سے آنیکے قابل
 نہ تڑپاؤ مجھ کو بہت ناتواں ہوں

حنا ہے یہی رنگ لائے کے قابل
 نہیں آسماں شامیانے کے قابل
 تو ہے چشم و دل میں سمانے کے قابل
 اگر تیغ ہے آزادانے کے قابل
 ارے چلتے پرزے زمانے کے قابل
 بنایا جہاں کو سٹانے کے قابل
 ہر اک شاخ ہے آشیانے کے قابل
 کہ ہرگز نہیں منہ دکھانے کے قابل

لہو سے سرے سرخ کر مائے پاؤں
 ٹپکتا ہے شبنم سے جب بھیگتا ہے
 زمانہ تجھے دیکھ کر کہہ رہا ہے
 قلم کیجئے سر ہمارا ہے حاضر
 مجھے چمکہ دیکر ملائیر سے تو
 یہ کیا مدعا تھا یہ کیا مصلحت تھی
 نشیمن بنائے گلستاں میں بلبل
 گناہوں سے میں استعد رو سیہ ہوں

حسینوں سے بیدل نہ دل تم لگاؤ
 یہ ہرگز نہیں دل لگانے کے قابل

م

مہتابے عشق میں باہر ہیں اختیار سے ہم
 بہار میں بھی نہ پھولے پھلے بہار سے ہم
 یہ دعویٰ کرتے ہیں لاکھوں میں افتخار سے ہم
 تڑپ تڑپ کے نکل آئینگے مزار سے ہم
 مہتابی بزم میں بیٹھے ہیں بیوقار سے ہم

رہے نہ صورت برق تپاں قرار سے ہم
 طے نہ فصل گلستاں میں گلوں دار سے ہم
 ہماری طرح نہیں کوئی چاہنے والا
 بڑھ چکی اور بھی مرنیے دل کی بیانی
 نگاہ لطف و کرم سے ہیں کامیاب قریب

نقاب عارض رنگیں جو تم اٹھا دیتے شبِ فرات بھی رہتے ہیں عیش و راسخیں ہمیں کیا ہے زمانے میں جا بجا رسوا کہاں وہ لطف کہ درخت و شت پیا تھے متمہارے جو روحِ جفا کا ہمیں نہیں شکوا تجھے تلاش کر نیگے تجھے ہی ڈھونڈ نیگے	چمن میں اسکو ملاتے گل بہار سے ہم مزن وصال کے لیکر خیالِ یار سے ہم خجل ہوئے ہیں بہت چشمِ اشکبار سے ہم مزن اٹھاتے تھے صحرائیں خار سے ہم گلہ ہے پیار کا مارے گئے ہیں پیار سے ہم اٹھینگے روزِ قیامت کو جب مزار سے ہم
---	---

یہ کوئے یار کی الفت ہے دل میں اسے بیدل
کہ خاک ہو کے بھی اٹھے نہ کوئے یار سے ہم

ہے دید کو ترے دل شیدا ہم تن چشم عالم کو ترے دیکھنے کی ہے یہ تمنا اس دیکھنے والے کے تصدیق ہوں کہ جس نے کچھ تو دلِ مشتاق کے ارمان نکلتے کرنے کو گلوں میں تری قدرت کا نظار اک زگس شہلا ہی نہیں طالبِ دیدار معتوق کے دیدار سے سیری نہیں ہوتی کردتی ہیں بچو درے جلوہ کی صبا میں	زگس کی طرح اسے گلِ رعنا ہم تن چشم دیدار کے ہوں شوق میں اعضا ہم تن چشم دیکھا ہے تجھے ہو کے سراپا ہم تن چشم اسے کاش دم وید میں بننا ہم تن چشم زگس ہوئی گلزار میں پیدا ہم تن چشم ہر پھول ہے گلزار کا گویا ہم تن چشم تھی شوق میں یوسف کے زینیا ہم تن چشم ہو کر تجھے موسیٰ نے نہ دیکھا ہم تن چشم
بیدل ہی حیرت پہی ارمان ہے دل میں	میں شوق میں ہوں وقت تماشا ہم تن چشم

ن

<p>مرے خواجہ کا ہے خواجہ سلیمان جو تونہ کو کہیں طبیب بجا ہے ترا کوچہ ہے گلزار حقیقت شہنشاہ ہیں ترے در کے سوا لی درِ عالی کا تیرے آستانہ تو محبوبِ خداوند جہاں ہے تڑپتا ہوں تب بفرقت میں کب سے ترستی ہیں ترے جلوہ کو آنکھیں مجھے اپنوں نے بیگانہ بنایا</p>	<p>کہ جس کا نور ہے عالم میں یکساں وہاں ہے نائب شاہِ سولاں شگفتہ جس میں ہیں گلہائے عرفاں تری وہ شان ہے شاہِ سلیمان بنا ہے سجدہ گاہِ اہل عرفاں کردل کیوں جان و دل تجھ پر قرباں خبر لے جلد اے عیسیٰ دوراں دکھا دے نور حق اے نورِ یزداں تو ہی اپنا بنالے شاہِ ذیشان</p>
---	---

درِ احمد کا ہے بیدل گداگر
گدا پر کیوں نہ ہو الطافِ شاہاں

<p>صورت کو اپنی آئینہ میں دیکھتا ہوں نہیں جب سے تری نگاہ کا زخمی ہوا ہوں نہیں تصویر کھینچ دی ہے مری اپنے ہم شبیہ تیری طلب ہے مجھ کو کسی اور کی نہیں قریب مری سعادتِ ازلی کا ہے سبب</p>	<p>صنعت کو تری دیکھ کے جیراں ہوا ہوں نہیں کیا کیا تڑپ تڑپ کفرے لوٹتا ہوں نہیں سر خدا ہوں آئینہ حق نما ہوں میں تیرا ہی آشنا بتِ نا آشنا ہوں نہیں غل خدا ہوں سایہ بار بار ہوا ہوں نہیں</p>
--	--

میری طرف ہی دیکھ نہ دیکھ اب ادھر ادھر قاصد بتاؤں کیا کہ کہاں مقام دوست دیکھا ہے سرکلف جھپے قاتل نے بار بار شیدائے گل ہیں دونوں مگر اتنا فرق ہے آیا ہے کچھ تو حسن بتاں میں اسے نظر تو سامنے ہے آئینہ میں عکس ہے ترا بھولے ہوئے ہیں مھکوحینان روزگار	اسے شیم حق پر وہ حقیقت تھا ہو نہیں اسکی خبریں آپ ہی کھویا گیا ہو نہیں پھر بھی اسے گماں ہے کوئی دوسرا ہو نہیں بلبل تو نغمہ سنج ہے نالہ سرا ہو نہیں کہتا ہے برہن کہ بڑا باخدا ہو نہیں حیران ہوں کہ دونوں میں کس پر خدا ہو نہیں کس طرح یاد آؤں کہ ذکر قفسا ہو نہیں
--	---

بیدل اسی خیال میں گزری تمام عمر
اب تک نہیں کھلا یہ معما کہ کیا ہو نہیں

مثال ماہ اس منزل میں اس منزل میں رہتے ہیں وہ کیا جانتے کہ کیونکر ڈوبتے ہیں ڈوبتے والے نچے جنکی محبت نے کیا اسے قیس دیوانہ وہ آپ تیغ قاتل میں اثر ہے آب حیواں کا اٹا دیتا ہے گردن اسکی جب نہ پھیر کر قاتل مرد و خور شید سے بڑے کچھ چمکتے ہیں چراغوں کی کہا بیٹے کہ تم زہم عدو میں رہتے تو وہ بولے انا زہل کا انکی قیامت تک نہیں ہوتا	کبھی آنکھوں میں رہتے ہیں کبھی وہ دلیں رہتے ہیں جو تجو سیر دریا و امن ساحل میں رہتے ہیں وہ محل میں نہیں رہتے ہیں تیرے دلیں رہتے ہیں تپاں سب ہمیشہ کو چہ قاتل میں رہتے ہیں ہزاروں حسرت و ارماں دل سبیل میں رہتے ہیں یہ دروغ دل بہت روشن دل بیدل میں رہتے ہیں جو شمع انھیں ہیں وہ ہر اک محفل میں رہتے ہیں بڑے نادان ہیں وہ جو محبت نالہ میں رہتے ہیں
--	--

نہیں دیتا و دیں کا غم انہیں بیدل دو عالم میں
لگاؤ خواجہ احمد مرشدِ کامل میں رہتے ہیں

عشق میں لازم ہے پہلے فانی ہو کر
موسم گل آگیا زباں میں بیٹھے کیا کریں
مجھ سے بیمارِ محبت کو جو وہ اچھا کریں
چھپ نہیں سکتے ہیں سسے لاکھ وہ پروا کریں
پھر تارا ز محبت کیوں کریں افشا کریں
کیا تراشکوا نکلا اس وسعت صحر کریں
ہم اگر رونے پر آئیں دشت کو دیا کریں
چپکے چپکے آپ مجھ سے وصل کا وعدا کریں
ماننے والے نہیں ہم لاکھ سہ بیٹھا کریں
خون کا میرے وہ خود جلا دیں دھوا کریں

کیوں کسی کی بیوفانی کا گلہ بھیجا کریں
دل میں آتا ہے کہ جا کر گشت صحر اکا کریں
چارہ سازی مر لیں عشق کا دعویٰ کریں
ہے عیاں حلین میں بھی روئے منور کی جہلک
پنہ دکھا ہے رنگِ دروہل و لیں نہاں
دی ہے مدفن کیلئے لہذا فضا دو گز زیں
پنہ ہر آنسو سے ہوتا ہے بسا طوفانِ فوج
یہ مثل مشہور ہے دیوار بھی رکھتی ہے کان
وہ پھوڑ نیگے نہ پھوڑ نیگے قبول کا ملاپ
رحم آجائے اگر مجھ کو ترا بہتادیکھ کر

دل کو کھو بیٹھے ہیں بیدل جستجوئے یار میں

دل کو ڈھونڈیں یا سراغ دلِ ربا پیدا کریں

لیپا کی جستجو ہے نعل کو ڈھونڈتے ہیں
ناحق یہ دلِ ربا اب بیدل کو ڈھونڈتے ہیں
دلِ ہم کو ڈھونڈتا ہے ہم دل کو ڈھونڈتے ہیں

جس دلیں اسکا گھر اس دل کو ڈھونڈ نہیں
وہ دل نہیں رہا ہے جس دل کو ڈھونڈتے ہیں
گم گشتگی کا عالم اسکی گلی میں یہ ہے

<p>یادے آساں بھی ملتا نہیں پتا کچھ منہ کر بھی نہیں کو ہے یہ جستجوئے لسیلا تنہی کی لگی ہے یہ دھن ہمارے دل کو بحرِ غم و الم کا ملت نہیں کسارا شوقِ شہادت اپنا اتنا بڑھا ہوا ہے اس جہد میں کوئی بھی چپتا نہیں نظر میں ہم نے کہا کہ قرباں کرنے کو جہاں ہے حاضر</p>	<p>اس ماہ کی فلک پر منزل کو ڈھونڈتے ہیں ہماک لحد کے ذرے محل کو ڈھونڈتے ہیں تیرے لئے جہاں میں عامل کو ڈھونڈتے ہیں گرواب میں پیسے میں ساحل کو ڈھونڈتے ہیں خنجر کو ڈھونڈتے ہیں قاتل کو ڈھونڈتے ہیں جب اپنے ہم مقابل قاتل کو ڈھونڈتے ہیں وہ مسکرا کر بولا قابل کو ڈھونڈتے ہیں</p>
--	---

بیدل احمیں بتا دے میرے کے دل ریا کا
 جو طالبِ خدا ہیں کامل کو ڈھونڈتے ہیں

<p>بتوں کے حسن کی ہم دل سے چاہ کیوں نکریں مہتابے لطف و کرم پر نگاہ کیوں نکریں ہوسے پار کلیجہ کے نادر ک قاتل مہتابے حسن کیوں جان و دل کریں نثار مہتابے جو رستم کی کچھ انتہا نہ رہی دیا خدا نے تمہیں حسن دل فریب تو ہم اسی سے ہوتی ہے دنیا کی آنکھ میں توقیر الٰہی نام غفور و رحیم سے تیسرا</p>	<p>جو نور حق نظر آے نگاہ کیوں نکریں قصور کیوں نہ کریں ہم گناہ کیوں نکریں وہاں زخمِ جگر واہ واہ کیوں نکریں ازل سے عشق ملا ہے بناہ کیوں نکریں نہ روئیں کس لئے ہم آہ آہ کیوں نکریں نگاہ کیوں نہ کریں دل سے چاہ کیوں نکریں جہاں میں ہم طلبِ غزو جاہ کیوں نکریں امیدِ رحم و کرم رو سیاہ کیوں نکریں</p>
--	--

وہ آئیں جب کبھی پریشانی کو تبدیل مضطر
ہم اپنا دیدہ و دل فرشتہ راہ کیوں نکریں

مگر جہاں میں تمدن کا انتظام نہیں
کسی سے رسم کتابت نہیں پیام نہیں
تمہارے قول و قسم کا کوئی قیام نہیں
یہ زرم عیش ہے اسیں صلائے عام نہیں
ہمارے واسطے ساتھی کوئی بھی جام نہیں
جہاں میں مہر و محبت برائے نام نہیں
جو ہم کہیں تو کہیں آپ سے کلام نہیں
ٹھہرنے کیلئے ان کے کوئی مقام نہیں
انہیں خیال کسی کا دم خرام نہیں
سُورِ حسن سے لینے کبھی سلام نہیں
ہماری صبح نہیں صبحِ شام نہیں
یہ تیغ وہ ہے کہ جس تیغ کا نیا نہیں
بہار میں یہ کہیں اور اژدہا نہیں
یہ زرمِ خامس ہے تو اٹھ کر زرمِ عام نہیں

یہ کیا کہا کہ کسی کو کسی سے کام نہیں
میں کیسے مانوں تو غرو نے ہم کلام نہیں
سحر کو ہاں ہے زباں پر تو وقتِ شام نہیں
جو خاص خاص میں وہ سب شریکِ محفل ہیں
رقیب سامنے بیٹھے ہوئے پٹے جاگیریں
کسی کو انس کسی سے نہیں زمانہ میں
ہمارے سامنے ہوتی ہیں غیر سے باتیں
مسافرانِ عدم کس جگہ یہاں ٹھہریں
ہوئے ہیں سیکڑوں فتنے قدمِ پامال
ہمارے سر کو جھکاتے کی کچھ نہیں پروا
نہیں نعل میں جو اپنے وہ غیرتِ مہر
جہاں کا خون بہاتی ہے بے حجاب نگاہ
ہجومِ بادِ کشوں کا جو میکدہ میں ہے
وہ زرمِ غیر میں جھنجھلا کے مجھے کہتے ہیں

ہیں تو سُورِ سخن میں خیال نام نہیں

کیا ہے نظم میں کچھ حالِ دلِ نیاں تبدیل

جلوہ حسنِ ازل کی تاب لا سکتے تھیں
 نکتہ وہ زلف مشکیں کا سونگھا سکتے تھیں
 بستیاری میں بھی دست و پا لا سکتے تھیں
 داغِ حسرت کے جو دل پر ہیں مٹا سکتے تھیں
 پاسِ روانی جاناں نے کیا ہے دمِ سجود
 اور ہونگے جو ہمیں انکی جفائیں بے محل
 اب عبادت کے لئے آئیں نہ آئیں خوشی میں
 اشکِ خوں تھمتا ہیں رکتا نہیں ارٹے رنگ
 نازنینانِ زمانہ کشتگانِ ناز پر
 کا پتے ہیں اتھ جلاؤں کے جب لیتے ہیں تیغ
 دلِ عکبرِ قاتل کے پلکوں کا نشانہ بن گئے
 اس قدر چھوئے خوشی سے دیکھ کر رنگِ بہار
 اس نے پوچھا لطافت سے حالِ دلِ بنیا کج
 مٹ نہیں سکتے نشاناتِ مزارِ اہلِ دل
 قتل ہو کر سبلاں عشقِ ٹھنڈے ہو گئے
 خوگر آزارِ سہ پہر کر جفائیں ہو گیا
 جس نے دیکھا ہے خیالِ دلِ را کوئے نقاب

تا اید ہم یہ تمنا دل کی پا سکتے تھیں
 ہوش میں ہم بھی دلِ بیہوش آ سکتے تھیں
 ناتوانی کا برا ہو تلسلا سکتے تھیں
 ان پر اخوں کو کسی صورت بچھا سکتے تھیں
 ہم جتنا ہے حالِ دل لیکن جتا سکتے تھیں
 ہم کسی کا غمِ زہِ بیجا اٹھا سکتے تھیں
 ہم تو مرتے ہیں وہ مرتوں کو جلا سکتے تھیں
 رازِ الفت کا چھپاتے ہیں چھپا سکتے تھیں
 دستِ نازکِ غایت کو بھی اٹھا سکتے تھیں
 خونِ شتاقِ شہادت کا بہا سکتے تھیں
 لاکھ بھی پہلو پچائیں پھر بچا سکتے تھیں
 بچول اپنے پیر میں اب سما سکتے تھیں
 اب خوشی سے آپ میں بھولا سما سکتے تھیں
 ہیں یہ وہ آثار جن کو ہم مٹا سکتے تھیں
 اب تڑپ سکتے تھیں اب تلملا سکتے تھیں
 اب ستائیں بھی جو وہ محبوکتا سکتے تھیں
 چاند سورج اسکی نظروں میں سما سکتے تھیں

<p>آہستہ بنائے روٹھے بیٹھے ہیں سوال و حل پر کوئی دنیا میں نہیں دلچسپ ایسی انجمن دل میں جو حسرت بھری ہے وہ نکل سکتی نہیں دل کی بتیابی کا عالم کیا سنائیں آپ کو</p>	<p>میتوں سے بھی سنائیں تو سنا سکتے تھیں جو تری محفل میں آجاتے ہیں جا سکتے تھیں آرزوئے وصل جاناں ہم مٹا سکتے تھیں ہے زیادہ حد سے بہم جو بتا سکتے تھیں</p>
<p>اپنی سستی کو تو کھو بیٹھے ہیں ان کے واسطے پھر بھی اسے تبدیل پتا کچھ ان کا پاسکے تھیں</p>	
<p>نظام الملت والیں شہ ہر دوسرا تم ہو کیا ہے دین حق کو اپنے روشن زمانے میں غم و رنج دالم نے گھیر رکھا ہے مجھے اب اس تھیں سے سلسلے چلتے ہیں غوث و قطب عالم کے کہاں سر حر کہاں ولی کہاں یہ بندہ درگاہ وراق قدس پہ کب سے منظر میں دید کے عاشق نہ جنت کی تمنا ہے نہ خواہش حمد و غلاماں کی مریض و دردمن جاں بلب ہے لو خیر عبادی</p>	<p>ہمارے سلسلہ کے پیشوا و مقتدا تم ہو چراغ راہ حق ہو شمع دین مصطفیٰ تم ہو سری و شواریاں آساں کرو شکلا کشا تم ہو کہ محبوب الہی واقف سرخ را تم ہو کہوں میں کیوں نہ حال دل کر دکاں آں تم ہو دکھا دو شان محبوبی کہ محبوب خدا تم ہو رہو پیش نظر ہر دم کہ میرے مدعا تم ہو کہ رنج و درد بیمار محبت کی دوا تم ہو</p>
<p>پڑا ہے بیدل مسکین تمہارے آستانے پر</p>	<p>ہو الطاف و کرم اس پر کرو یا بے عطا تم ہو</p>

جناب خواجہ احمد افغانی راویا تم ہو
معین الدین قطب الدین فرید الدین نظام الدین
بنایا رشک گلزار ام میرے کے صحر کو
صد آتی ہے ہو حق کی ہر اک جانب میر کی
نظر آتے ہیں نقتے سر سبز الفقر فخری کے
بتا دیتے ہو راج حق ہر اک گم کردہ منزل کو
جو چاہو کرو کھاؤ بارگاہ حق تعالیٰ سے
ہمارے حال پر بھی اک نگاہ لطف ہو جائے

ضیائے اہل عرفان شمع دین مصطفیٰ تم ہو
شہ ملک سلیمان بنکے محبوب خدا تم ہو
کیا مردوں کو زندہ چشمہ آب بقا تم ہو
نشان مظہر توحید شرح اینما تم ہو
کنو و پشان احمد پر و خیر الورا تم ہو
مہتیں خضر طریقت ہو ہمارے رہنما تم ہو
قبول سرور عالم حبیب کبریا تم ہو
کہ اقلیم ولایت کے شہر ہو و سخا تم ہو

میں ہوں اک بیدل محتاج کب سے آستان پر
مری شکل کرو آساں مرے مشک کشتا تم ہو

تم سامنے آنکھوں کے ہوں میں بھی کہیں ہو
ہر ذرہ میں آتا ہے نظر جلو امتہارا
عالم میں تمہارے بیخ روشن کی جھلک ہے
صورت میں تمہاری ہے بنو جلوہ معنی
رہتا ہے تصور مجھے دن رات تمہارا
اس شکل کا اس حسن کا کوئی نہیں معشوق
ایقانہ کیا وصل کا وعدہ کبھی تو نے

ظاہر بھی نظر آتے ہو باطن بھی تمہیں ہو
کہتے کو ہے یہ بات کہ تم پر دانشیں ہو
تم جلوہ خود شید ہو تم ماورسیں ہو
یہ جھوٹ ہے تم دشمن جاں دشمن دیں ہو
ہر وقت مرے پیش نظر دل کے قریں ہو
بیشل تمہیں سارے زمانے نہیں ہیں ہو
اب کیا بہت کافر ترے وعدوں کا یقین ہو

<p>تم ہو مری نظروں میں مرے دل میں ملیں ہو دیکھیں گے تمہیں ہم بھی نہیں سو کہیں ہو دل میں مرے تم اور زباں پر بھی تمہیں ہو</p>	<p>سینہ بھی مرا حسن تجلی سے ہے معمور نظروں سے نظر بازوں کے تم چھپ سکتے بھولے سے بھی بھولی نہ کہی یا و تمہاری</p>
<p>سن کر مرے اشعار وہ دل تھام کے بولے کہتے ہیں جسے عاشق بیدل وہ تمہیں ہو</p>	
<p>ذرا ذرا میں رخ یار کا جلو دیکھو اپنے ہو جاؤ گے تم والہ شیرا دیکھو مرے یوسف کا ذرا حسن دل آرا دیکھو اپنے مشتاق سے اچھا نہیں پروا دیکھو فرے دلبر کی اگر زگرے شمشاد دیکھو نبض کو میری نہ ہر بار سیما دیکھو دل حسرت زدہ میری یہ تمنا دیکھو وہ اٹھی آج نقاب رخ زیبا دیکھو</p>	<p>غور سے کھول کے تم دیدہ بینا دیکھو آئینہ میں نہ رخ و زلف کا جلو دیکھو دھوم تھی مہر کے بازار میں کیا یو کی نہ چھپاؤ رخ روشن کو مری آنکھوں سے دل میں آئے نہ کہی حور کی آنکھوں کا خیال تم کو آتا نہیں جب در و محبت کا علاج مرنے دم بھی نہ گیا کوچہ جاناں کا خیال لو مبارک ہو تمہیں دیکھنے والو دیدار</p>
<p>سہر جھکائے ہوئے بیدل بھی ہے در پر حاضر نظرِ لطف و کرم سے شہ طیباً دیکھو</p>	
<p>صورت آئینہ ہے حیران و ششہ آئینہ</p>	<p>دیکھ کر صورت تری اسے ماہ بیکر آئینہ</p>

کس غضب کا کس بلا کا ہے صنوبر آئینہ
 دیکھتے ہیں ہم سر زانوئے دلبر آئینہ
 صنعتیں ہی صنعتیں ہیں گلشن ایجاوین
 اپنے چہرے دیکھنے والوں کو آتے ہیں نظر
 آپ اس شکل و شباہت پر ہیں طالبِ حور کے
 ہے گدا بھی صاف دل جب کو خدا وصال
 خود پسندی اور خود بینی اگر شیوہ نہیں
 خواب میں بھی ان کو آرائش کا رہتا ہے خیال
 طائرِ دل کو کر لگا دیکھنے والوں کے صید
 عکس اپنے آئینہ خسار کا اس میں نہ ڈل
 صاف کر کے دل کے آئینہ میں اس کو دیکھتا
 سامنے آیا جو تیرے ہو گا نام اس قدر
 رات دن رہتی ہے زہرہ موزنیت چرخ پر
 آئینہ خانہ میں جا کر تو جو ہو گا شہ نیش
 دیکھنے کا ہے حسینوں کو اسے شوقِ استعد
 زانو و پا پر اپنے دیتے ہیں جگہ اس کو حسین
 صوت معنی نظر آتی ہے اس میں صاف صفا

کر ہی لیتا ہے حسینوں کو مسخر آئینہ
 کس صفائی سے دھرا ہے آئینہ پر آئینہ
 اس کو ندرت کا ہے ہر بوبگ گل تر آئینہ
 ہے صفائی سے وہ دولت کا پتھر آئینہ
 منہ تو دیکھیں شیخِ حجاز اپنا اٹھ کر آئینہ
 ہے سکندر میں کو ہو جائے میر آئینہ
 دیکھتے ہیں نور کیوں خوبانِ دلبر آئینہ
 سب سے پہلے دیکھتے ہیں صبحِ اشکر آئینہ
 آج بھیلے ہوئے ہے دام جو سر آئینہ
 مجھ کو ڈر ہے خاک ہو جائے نہ جھلک آئینہ
 تو نے لا حاصل بنا یا اسے سکندر آئینہ
 پانی پانی ہو کے بہ جائے نہ گا کر آئینہ
 ماہِ نور آئینہ سے مہرِ نور آئینہ
 نیرِ صورت کا دکھا ٹٹکا تجھے ہر آئینہ
 دیکھنے کے واسطے پھرتا ہے گھر گھر آئینہ
 حقیقت ہے مفار کا سکندر آئینہ
 حضرت پیدل کا بھی دیکھیں غنور آئینہ

<p> دلبروں کے ہیں دلبر خواجہ بحر غم کے ہیں ناخدا خواجہ کوئی اتنا کہے کہ یا خواجہ جلو افرما ہیں جا بجا خواجہ ورنہ کہتے کہ ہیں خدا خواجہ حب ہیں ہادی و رہنما خواجہ کیا کہوں دل کا ماجرا خواجہ کیا کوئی یہ بھی ہے ادا خواجہ </p>	<p> دلبروں کے ہیں دلبر خواجہ ڈوبتے کو نکال لیتے ہیں اسکی امداد کو پہنچتے ہیں ہر جگہ ان کا فیض ہماری ہے ڈر ہے مجھ کو بڑا اثر لیت کا راہ و عرفاں میں گم رہی کیسی دور و فرقت سے جان بیکل ہے لیتے لیتے ہی دل مار جانا </p>
	<p> بیٹل زار کی ہو دلداری نام لیتا ہے آپ کا خواجہ </p>
<p> پیش نظر ہے ہر دم دولت سراے خواجہ عکس ضیائے خواجہ نور لقاے خواجہ کیا کیا لہجہ ہاں ہے دل کو ادائے خواجہ مشہد ہے جہاں میں خود و عطائے خواجہ عینِ رضا ہے حتیٰ ہے گویا رضاے خواجہ اور شہر میں رہوں میں ریر لوائے خواجہ میرے لئے جو آٹھے دست و عاسے خواجہ </p>	<p> دل میں ہے اشتیاق وید لقاے خواجہ وحدت کی انجن میں ہر سو ہے جلوہ افکن گم مہر گم محبت گم لطف گم عنایت سائل کو خالی جاتے در سے کبھی نہ دیکھا مقبول مصطفیٰ ہے منظور کبریا ہے اس سنگ آستان پر آنکھوں پہر رہے سہر دنیا و دین کی ساری باتیں آرزو میں </p>

میری نظر میں لاشے دنیا کا مال و تر ہے	دل میں بھرا ہوا ہے نقد و لائے خواجہ
یہ لطف خوش بیانی یہ طرز فکر وانی	تیری نہیں ہے بیکل سب عطا خواجہ
سستی مری مٹا دے بندہ نواز خواجہ تو نور مصطفیٰ ہے تو جلوہ خدا ہے مشتاق دیدار کھول در پر کھڑے ہوئیں میں محو جستجو ہوں آوارہ کو کبہ ہوں میرے کے سبکدہ میں بنو مجھے بنا دے ہو تو ہی تو نظر میں یہ آرزو ہے و لیس	اپنا مجھے بنا دے بندہ نواز خواجہ دل کو مرے جلا دے بندہ نواز خواجہ چلمن ذرا اٹھا دے بندہ نواز خواجہ اپنا پتا بتا دے بندہ نواز خواجہ اک جام سے پلا دے بندہ نواز خواجہ نقش خودی مٹا دے بندہ نواز خواجہ
پیلے ہوا ہوں بیکل اب جان کی ہے باری	بچر اک جھلک دکھا دے بندہ نواز خواجہ
مٹے تو حید کا اک جام دے اسے پیر مینا تری آنکھوں میں باد تو نہیں آپیر مینا اثر ہے یہ تیری نیت کا سب آپیر مینا اندل کے روزے میں ہوں وہ لذت گیر مینا جناب شیخ کیا وقت تہجد آ کے پتے ہیں مجھے جینا بھی مرنا بھی ایسے ہی ہے نامحشوق	ہوں دن رات ہو کر مست گوشہ گیر مینا کہ مجھ کو اک نظر سے کر دیا تسخیر مینا کہ دنیا بھر میں پھیلا فیض عالم گیر مینا کہ دنیا میں ہوئی میرے لئے تعمیر مینا کھلا کرتی ہے آدھی رات سے زنجیر مینا مری قسمت سے وابستہ ہوئی تقدیر مینا

<p>کہ اس کو دیکھتے ہی کھل گئی زنجیر مینا نہ مرے فیض قدم سے رڑھ لگتی تو قیر مینا نہ نظر آتا ہے ہر اک گھر مجھے لقمہ بر مینا نہ مرے دل میں ہے باقی ارقد رتو قیر مینا نہ</p>	<p>یلا لیل عید بھی گویا کلید باب رحمت سے مرے دم سے ہوئی غرت جہا نشین باوجود کجی نقصہ تیرے مینا نہ کا جاتا ہی نہیں باقی کوئی جب نام لیتا ہے تو جھک جاتا ہے سربرا</p>
<p>پلائی ہے ازل میں وہ شراب شوق ساقی نے کہ بیدل آج تک بھی ہے غلام پیر مینا نہ</p>	
<p>ی</p>	
<p>ترپے کاغذ کھوتی ہے جلدی میر قاتل کی الہی کر بلا ہے یا گلی ہے میرے قاتل کی تنا دل کی دل میں رہتی تغیر سبیل کا خضر واقف نہیں میں کس یو چھین لسنزل کی تو ہی جاتا ہے محفل سے تو ہی رونق محفل کی نہیں اچھی تری صورت سے صورت ماہ کامل کی نہ دنیا بیٹے حاصل کی نہ عقبہ بیٹے حاصل کی جد ہو جا نیگی اک اک کر دی تیر سلاسل کی یہی آرزو ہے دل کا یہی راحت مرے دل کی</p>	<p>چلے رک رک کے تیغ اسکی تو نکلے آرزو دل کی اوجھر ہے لاش سبیل کی اوجھر ہے لاش سبیل کی ترپتا لوٹا کیوں چھوڑ کر تو چلے یا قاتل مراغ اس کا نہیں ملتا پتا اسکا نہیں چلتا ترے اٹھتے ہی ہو گا مجمع عشاق سہا رہم میں کیونکر چاند کو تشہیر عدل روئے سحر سے نہ کعبہ میں رہا و دن نہ دیکھی دیرگی صورت جنوں کے جوش میں جوفت پاؤں کو ہلاؤ نگا رہے یا رہے مگر پہلو میں درویش حشر تک</p>

دکھاتا ہوں ابھی تاثر اپنے جذبِ کامل کی
 یہ بکھرنا میں جلد یارب لاشِ ریحل کی
 مہنہیں دل کی تمنا ہو مہنہیں ہو آندہ دل کی
 محبت ہے تو پھر حاجت ہے ساحر کی ریحل کی
 نظر آتی نہیں صورت مجھے دریا کے ساحل کی
 یہ حسرت ہی ادا مال یہی ہے آندہ دل کی

یہ ہٹ کیسی کہ پہلو میں ترے ہرگز نہ آئیں گے
 ترچے ہی رہی خاکِ مقتل پر قیامت تک
 مرے اغوش سے اٹھ کر نہ جاؤ رحمِ فرماؤ
 کششِ دل کی ہماری کچھ لایگی انھیں اک دن
 کہاں جا کر لگی کشتی غمِ رواں یارب
 رہو پیشِ نظر ہم نہ ہو تم دور آنکھوں سے

تہ میٹھے اسکے پہلو میں نہ پوچھا حالِ دل اسکا
 کبھی تو دل ہی کرنی تھی لازم تم کو ہمدل کا

کہ کوئی بات بھی کہتا نہیں ٹکانی
 خطا معاف مری جو پہ بھول جانی
 اگر ہوس ہو تمہیں خجرا زمانہ کی
 کیسی زلف کی اس میں خطا نہ شنائی
 نئی ادا ہے سنگم تجھے ستانی
 خبر غلط ہوئی یارب قضا کے آئی
 اگرچہ کچھ نہ رہی حد مرے ستانی
 غضب ہوا انھیں سو بھی حنا لگائی

بل گئی ہے کچھ ایسی روشِ دلہنے کی
 جو بیوفائی کا شکوہ کیا تو سنس کے کہا
 تمہاری تیغ کے آگے ہے سرِ مرا حاضر
 دلِ فرغیہ سب ہیں خرابیاں تجھے
 لگے لگایا ہے غمِ دل کو سامنے میرے
 غمِ فراق میں بہتر تھی موتِ آجاتی
 تمہارے جو جھکا کا کبھی گلا نہ کیا
 بہانہ کوئی نہ تھا خونِ دل بہانے کا

لگایا دل تو سزا بائی دل لگائی

تجھے نہ کہتے تھے مبدل ہوئیے دل لگا

تم نہ تھے قابل ہماری آہ کی تاثیر کے
 پاؤں سے باہر ہوئے حلقہ نری زنجیر کے
 اے مہوس تو عیث پیچھے پڑا اکسیر کے
 حرف مٹ سکتے نہیں لکھے ہوئے تقیہ کے
 ٹوٹ کر ٹکڑے جو رہ جاتے جگر میں تیر کے
 کیا چلور نقش قدم پر میں کسی رہ گیر کے
 حضرت دل چسپ گئے حلقہ میں کن زنجیر کے
 اس میں کیا شکل ہے دوہی لفظ میں لہر کے
 اس سے افروز اور کیا ہونگے ستم تاثیر کے
 وا کبھی ہوتے نہیں درخانہ زنجیر کے

کیوں چلے آتے ہوا بیاہتوں سے دل بچا ہوئے
 اس قدر لاغر کیا سودائے زلف یار نے
 اک نظر کامل کی ناقص کیلئے ہے کمی یا
 تیرہ بختی کا اثر تدبیر سے جاتا نہیں
 کچھ نزا آتا ترے سبیل کو قاتل درد کا
 منزل جانا کا مجھ کو کچھ پتا دیتا نہیں
 دام گیسو سے کوئی صورت نکلنے کی نہیں
 ذبح کر دے مجھ کو قاتل یکے نام اللہ کا
 صبح دم میری دعائیں آتی آتی رہ گئیں
 اس میں جو چنستا ہے پھر آزاد وہ ہوتا نہیں

اچھے اچھے جو میں ملتے ہیں ان کو شوق سے
 حضرت بیدل کو آتے ہیں عمل تسخیر کے

جو فخر انبیا خیر الائم ہے
 تمہارا یا نبی نقش قدم ہے
 کہ اس بیمار کا آنکھوں میں دم ہے
 پڑا ہوں دور دل کو سخت غم ہے
 رسول اللہ کا لطف و کرم ہے

مرا حامی وہ شاہ ذی خشم ہے
 سرفلاک پر خورشید الور
 خبر لو جلد اے رشک مسحا
 بلا لو آستانے پر بلا لو !
 خدا کے فضل سے ہزار مٹی پر

عرب میں ہے نبی کی بادشاہی | وہی شہنشاہ ملک عجم ہے

رواں ہے لغت احمد میں جو ہر دم

وہ اے بیدل ہمارا ہی قلم ہے

یا شاہ علاء الدین عالم ترا قائل ہے
مخدوم علی احمد دیوں میں تو قائل ہے
سکن ہے جو صابر کا صابر کی جو منزل ہے
کچھ ہیں یہی ہر دم اللہ کے بندے سب
اک نور برستے روضہ کی عمارت پر
اس عالم اسکاں میں ہے جلوہ گری تیری
روزار نے جب دیکھا بیباختہ کہ اُسے
طوفان سے بچا ہے ہر ڈوبتی کشتی کو
ممکن نہیں عیسیٰ سے ہو چارہ گری اکی
لاتا نہیں ہر گزدہ شاہوں کو نگاہوں میں
یا شاہ علاء الدین مخدوم علی احمد
حیراں ہوں گلستان عرفاں میں غل گیا
یہ بادۂ الفت میں تاثیر نئی دیکھی
اس پر بھی عنایت ہو فرقت میں تڑپتا ہے

تو ہادی برحق ہے تو مرشد کامل ہے
والی ولایت ہے اللہ سے وصل ہے
پر نور وہی دل ہے معبود وہی دل ہے
جو آپ سے وصل ہے اللہ سے وصل ہے
ہر وقت یہاں رحمت اللہ کی نازل ہے
تو نور مجسم ہے تو شمع محافل ہے
کلیر کا ہر اک گوشہ فردوس کی منزل ہے
لاریب حقیقت کے دریا کا تو ساحل ہے
جو آپ کا گھائل ہے جو آپ کا سہل ہے
جو آپ کا منکشا ہے جو آپ کا ساں ہے
آسانی ہر مشکل کیا آپ کو شکل ہے
دیوانوں کی ہوجو ہے یا شور عناول
میخانہ صابر کا جو مست ہے عاقل ہے
جو آپ کا شیدا ہے جو آپ کا بیدل ہے

جب یاد کیا ان کو بیدل یہ صرا آئی
 آئیں تو کہاں آئیں پہلو میں ترے دل ہے

کوئی محبوب دل میں جلوہ گر ہے
 خدا جانے دیر کعبہ کدھر ہے
 نگاہ شوق سے سب دیکھتے ہیں
 نہ کھینچو تیر پہلو سے نہ کھینچو
 مرنے میں شام سے گزری شبِ وصل
 نشانِ سجدہ کے ہیں جس آستان پر
 وہ ہیں بیٹھے ہوئے بزمِ عدو میں
 قیامت ہے بپا ہر اک قدم پر
 بچے رہنا نگاہِ غیر سے ستم
 چلی جاتی ہے دستِ رفتہ رفتہ
 جنوں کچھ ہو گیا ہے شوق ایسا
 تجھے آنکھوں سے دل میں دیکھ لینا
 لہو ہو ہو کے بہتا ہے کلیجہ
 نہ گزریگی قیامت تک شبِ غم

کہا قند تراک در دوسرے

سنا جب دیرِ دل بیدل سے آئے

جلوہ دکھاوے صورتِ شمش و قمر مجھے
 تیری نصیحتوں کا نہیں کچھ اثر مجھے
 برقِ تپاں کی طرح شب و روز اسے ندیم
 تھامے ہوئے کلیجے کو آئیں وہ بے طلب
 الفت میں سوز و ساز کا جب آئے کچھ مزا
 آنکھوں نے اپنے تو نے جو مجھ کو گرا دیا
 بیتاب و خوفناک و پریشاں ہے کس لئے
 قاصد میں کیا بتاؤں کہاں ہے مقادیر
 بیمار بھریا رہوں ہوتی نہیں شفا
 تو نے کبھی نہ غنچہ دل و اکبیر
 تیرا خیال شوق ترا تیرا سری آرزو
 آئینہ گرا کر کے رقیبوں کے سامنے
 دل کو جل کر دو دونوں کو زخمی بنا دیا
 میرا کوئی قصور نہیں پھر بھی اسے خدا
 بے اذن دوست اس میں نہ رکھوں کبھی قدم
 پوچھوں میں اس سے بریں شمشیر کا مزا
 تنہا چلا ہوں راستہ دیکھا ہوا نہیں

اس کا ہی انتظار ہے شام و سحر مجھے
 دیتا ہے ہندگو تو عبت درو سر مجھے
 تڑپا رہا ہے بھر میں درو جگر مجھے
 اسے جذب دل دکھاوے کچھ اتنا اثر مجھے
 تجھ کو لگی ہوئی ہو ادھر اور ادھر مجھے
 عبرت سے دیکھتے ہیں سب اہل نظر مجھے
 کیا اس نے کچھ کہا ہے سنا نامہ بر مجھے
 اسکی تو کیا نہیں ہے کچھ اپنی خبر مجھے
 اللہ کو تو سو نہ پوچھو اے چارہ گر مجھے
 شکوہ بجا ہے تجھے نسیم سحر مجھے
 ہر سو اڑائے پھرتے ہیں بے بال و پر مجھے
 رسوا نہ کر اسے نہ تو اسے چشم تر مجھے
 اک بر چھپی ہو گئی ہے وہ تر چھپی نظر مجھے
 آنکھیں نکالتا ہے وہ بت دیکھ کر مجھے
 بابِ بہشت و اگر آئے نظر مجھے
 بسمل کوئی تو پتا جو آئے نظر مجھے
 ملکِ عدم کا جب نہ ملا ہم سفر مجھے

<p>حساد کا عیب عیب نہیں میری آنکھیں آوارہ تیرے عشق میں پھرتے ہیں رنڈن رخسار ان کے دیکھ رہا ہوں شب وصال</p>	<p>دی ہے خدا نے ایسی بہن میں نظر مجھے معلوم ہے حقیقت شمس و قمر مجھے منہ اپنا مشترک نہ دکھائے سحر مجھے</p>
<p>ہمیدل سر شاعرہ لینے کو دل میرا دینے لگے ہیں آپ فریب نظر مجھے</p>	
<p>اک شمع رو کے سوز محبت سے ساز ہے تو اے طیب عشق بڑا چارہ ساز ہے مجھ سا سمجھ رہے ہو محبت میں یگر کو کہنا ابھر ابھر کے کسی کے شباب کا زاہد کے پاس اور سوا اسکے کچھ نہیں محمود غزنوی بھی محبت کا ہے اسیر سجدہ کیا ہے سنگ وریا ز پر بجا مجھے گنہگار کو بخشا کرم کیا کس شعلہ رو کے عشق کی دلیں بھری ہے آگ آنی نہ اس کی صبح قیامت بھی ہو چکی آنکھوں میں غیر سے تری ہوتی ہے گفتگو اے نہ ہر فاقہ کف دن مزار پر</p>	<p>جلنے پر اپنے صورت پر وا نہ ناز ہے میرے علاج سے تجھے کیوں احتراز ہے عشق دہوس میں خاک مٹیں امتیاز ہے انجام دیکھنا ابھی آغا نہ ناز ہے اک بوریہ گھر میں وہی جاننا ہے زنجیر یا لیاں کی زلف وراز ہے پتھر یہ عاشقوں کیلئے جاننا ہے اللہ تو کریم ہے بندہ نواز ہے تاثر آہ سرو بھی آہن گداز ہے اللہ کس قدر شب فرقت دلا رہے میں خوب جانتا ہوں جو دہرہ دار ہے اتنا شہید ناز سے کیوں احتراز ہے</p>

ہم بت پرستوں سے ہوئے ہیں خدا پرست
بیدل یہ سچ ہے حق حقیقت مجاز ہے

میرے میں رنگ وحدت احمد جا رہا ہے	نقشے دوئی کے سبک دل سے سنا رہا ہے
شکلِ شہرِ سلیمان نور محمدی ہے	فخرِ جہان بنکر جلوے دکھا رہا ہے
وہ عارف معارف عواصم بحرِ عرفاں	دریائے معرفت کے موتی لٹا رہا ہے
اے تشنگانِ عرفاں میرے کے سیکڑے میں	بھر بھر کے جامِ وحدت ساقی پلا رہا ہے
آنکھوں میں میری تو ہے دلیں ترا ہے جلو	پھر کس لئے تو مجھ سے منہ کو چھپا رہا ہے
دیر و حرم میں ڈھونڈا دیکھا سوئے کلیسا	تیرا ہی عشق پیارے درد پھرا رہا ہے
ہر گل میں ہر شجر میں ہر برگ ہر قطر میں	تیرا ہی رنگ و بو ہے تو ہی سنا رہا ہے
آآ کے یاد تیری دل کو ستا رہا ہے	رہ رہ کے ذکر تیرا محسوس لگا رہا ہے

بیدل غلام پر بھی اک لطف کی نظر ہو
اوروں کی میرے مولا بگڑی بنا رہا ہے

بلا یا تم نے جو خواہ تو ہم دریا میں آئے	ترے قسمت ترے طالع بڑی سرکار میں آئے
سہیں حاجت انہیں کچھ حوروں و عکال کی تخت کی	تمہارے طالب دیدار جو دربار میں آئے
پتا چلتا ہے میرے میں تجھیں کچھ تو بدست کا	عالم سے تو تلاشِ جلوۂ ولدار میں آئے
ہزاروں یوسف مصری سے تیرے شہری دیکھے	نہ کبھی جس ایسی جیب سے ہم باز میں آئے
مستام جاں معطر ہو گیا ہے تیری خوشبو سے	ترے کوچہ میں آئے یا کسی گلزار میں آئے

دکھا دو اک نظر ہم کو جمالِ حق تھا اپنا | مزا دیدارِ حق کا دوسے پر انوار میں آئے

حضورِ میری کے عشق کا سب فیض ہے بیکل
مہنامہ میں فصاحت جو ترے اشعار میں آئے

ایسی لگی ہوئی ہے آہِ شررِ قشاں
ویتا نہیں کوئی بھی یا رب نشانِ یوسف
انجامِ کارِ سب کو زیرِ زمیں دبا یا
نزدیک آگئی ہے کیا ساعتِ قیامت
غافل ہوئی گلوں سے پھنس کر نفسِ بلیبل
نا کامیوں پر اپنی افسوس کیوں نہ آئے
ایک چشم پر کچھ ان کے نظر نہیں ہے
اہوں سے پھونک دینگے یہ سائبانِ گردِ دل
صیاوے کے آیا لاسا پئے اسیری
سمجھے کہ مل گئی ہے دنیا کی باوشاہی

بلیبل کا ایک پر بھی جھکا نہ آئیاں سے
بھرتے ہیں پوچھتے ہم ہر اہلِ کارِ دل سے
اہلِ زمیں ہیں نالاں بیدادِ آسمان سے
اب روزِ بختِ اٹھتے لگے جہاں سے
الفت نہیں رہی کچھ گلزارِ و گلستاں سے
نکلانہ کام کوئی دنیاں میں آسمان سے
کہہ لیتے جو نگہ سے کہنا پڑا زباں سے
اہلِ زمیں دینگے کیا خاکِ آسمان سے
یہی نیگا پکڑ کر بلیبل کو آئیاں سے
اٹھتا نہیں سر اپنا اس بھگت آستان سے

اس برق و شمس کی الفت تر پار ہی ہے دل کو

بھیجتی رات دن ہوں بیدلِ دلِ تپاں سے

ہزاروں کرچے سجھوے جمیں سے
اسید وصل کیا ہو اس حسین سے

ہمارا سر نہیں اٹھتا زمیں سے
دکھائے جو چھری نہیں جس میں سے

<p>سنی ہے کیا خبر مرگ عدو کی وہ لیلیٰ ہیں ہر انداز سے دل ہوئی مقبول میری آہ و زاری مرے دل میں رہو تم جلوہ افروز کروں کیا اس لب شیریں کی توفیق سہا قائل ترا اے جذبہ دل تعجب ہے کہ مجھے سخت جاں کو کبھی تو دشمنوں کا گھر جلیگا</p>	<p>کہ ٹپکے اشک چشم سر لگیں سے اداسے ناز سے ہاں سے نہیں سے اتر آئی دعا عشر شریں سے کہ آبادی مکاں کی ہے سکیں سے کہ شیریں تر ہے قن و انگبین سے کہ اس کو کھینچ لایا تو کہیں سے کیا ہے قتل دست نازنین سے لگے گی آگ آہ آتشیں سے</p>
---	--

یہی بیدل دعا کرتا ہے یا رب
 نے محشر میں ختم المرسلین سے

<p>دیکھے جو تج میں جلوے اے ماہ دلبری کے اس چشم پر فسون نے عالم کیا مسخر دیکھا نہیں جہاں میں تیرے سوا کسی کو پہلے تو دل کو لینا پھر دل ہی نہ کرنا ہم کو مقام جاناں معلوم ہو گیا ہے اے شیخ تہکدہ میں دیکھا ہے کسکا جلو اول تو قتل کرنا پھر لاش کو جلانا</p>	<p>قائل نہیں رہے ہم اب حور کے پری کے ہیں مات اسکے آگے سب سحر ماری کے کیا خوب رو کرینگے دعویٰ برابری کے کیا ہیں یہی مراسم انداز دلبری کے اے خضر اب نہیں ہم محتاج رہبریا کے لغز لگا رہے ہو ہر دم ہری ہری کے انداز حد سے گزرے ظالم سنگری سے</p>
---	--

<p>دلوانہ بن کے نکلا پہلو سے دل ہمارا بکھڑے ہوئے جو دیکھے گیسوی پری کے</p>	
<p>تیرے سخن نے بیدل دنیاے شاعر وہیں سکے جامدے ہیں شانِ سخنوری کے</p>	
<p>چاکِ مرغانِ نفس کا پیر ہن آہن میں ہے نخستی تقدیر سے مرغِ چمن آہن میں ہے کس غضب کا کس قسم کا بانگین آہن میں ہے بوجھ اسیں بھی ہے جتنا لاکھ من آہن میں ہے وائے قسمت طوطی شکر شکن آہن میں ہے دیکھ بھاری بوجھ اے نازک بدن آہن میں ہے سب ہم سو کر کہیں جا سخن آہن میں ہے اک چمن پتھر میں دیکھا اک چمن آہن میں ہے</p>	<p>باعثِ وحشت انھیں یاد چمن آہن میں ہے لوہے کے پتھر میں ٹوٹا ہے اسے صیاد نے دیکھنے والے تری تلوار کے کہتے ہیں سب کس سے اٹھ سکتی دنیا میں مصیبت عشق کی ہے نفس میں آج وہ کل تھا نوا سنچ چمن قتل کا میرے اردو تیغ سے ہر گز نہ کر اسکے قلاب سخت کا جس زہم میں ہو تذکرہ نکلے وقت ضرب دونوں سے شریر ہنگ گل</p>
<p>نفس اتارہ اگر قابو میں آجائے تیرے یہ سمجھ بیدل کہ قیدی اہر من آہن میں ہے</p>	
<p>سہرے</p>	
<p>تبقریب شادی مہربان دوستانِ فضل الرحمن حسب</p>	
<p>سہو مبارک تجھے اے خسروِ خواں سہرا</p>	<p>فضلِ رغان کا ہے سر پر ترے شایاں سہرا</p>

خندہ زن ہے نہ و خورشید خستہاں پر آج محو حیرت ہے تجھے دیکھ کے چشم عالم ترے سہرے کا ہر اک پھول خوشی سے پھولا لیگیا ایک ہی جلوہ میں سرے ہوش و خواہش سبزہ رخ نے ترے اسکو یہ رونق بخشی	ہے شجاع رخ پر نور سے تاباں سہرا خود قد پر ترے کیونکر نہ ہوتا زان سہرا سر و ستار ہوا بندھ کے شاداں سہرا شعلہ طور کی صورت کھلتے زینتِ شال سہرا بنگیا غیرت گلزار و گلستاں سہرا
---	---

ہے دعا میرزا بیدل کی خدا سے کہ رہے
عیش و عشرت کا ترے سر پہ نمایاں سہرا

تقریب شادی عزیز ار جان عبدالقادر خان

ہوا ہے مل کے ترے رخ سے پڑھیا سہرا مری دعا ہے مبارک ہو عبد قادر کو نہ اس کا حسن میں ثانی نہ اس کا خوبی میں سر فلک ہے نواج زہرہ رقص نئے ہیں گل نئی کلیاں بہار کی مالن بہار آئی ہوئی ہے کھلے ہوئے ہیں پھول نگاہ مہر چمکتی ہے اس کے جلوہ سے گلوں کی بو سے معطر و ماغ عالم ہے ہوئی ہے بزم پہ طاری کچھ ایسی کیفیت	بنا ہے تار شغالی سے خوشنما سہرا یہ کہکشاں سے چمکتا ہوا سوا سہرا عجب بنا ہے عجب اس کا دلربا سہرا چمن میں گاتے ہیں مرغان خوشنوا سہرا نیا بنا ہے نیا ہے گنہا ہوا سہرا ریاضِ خلد سے بڑھ کر ہے خوشنما سہرا ہوا ہے جلوہ عارض سے جلوہ زار سہرا یہ ہے ریاضِ جنال کا گنہا ہوا سہرا ہر ایک دیکھ کے کہتا ہے واہ وا سہرا
---	--

جہاں میں دھوم ہے شادی کتھانی کی خوشی سے دیکھ رہے ہیں سب اقربا

یہی دعا ہے یہی آرزو ہے بیدل کی
دکھائے نوشہ کو اولاد کا فدا سہرا

دیگر

باندھ سر پر منہ سی خوشی سہرا
مطلبہ فضل ایزدی سہرا
چن کے گلہائے خرمی سہرا
یہی نوشہ ہے یہی سہرا
خوب کرتا ہے دلبری سہرا
گوندھ کر لائے جوہری سہرا

عبدالقادر یہ یہ ستمی سہرا
یہ دعا ہے تجھے مبارک ہو
خوب گوندھا خوشیاں سے ماننے
جن کا تانی نہیں زمانے میں
چھینے لیتا ہے اہل زہم کے دل
لعل و گوہر کارز کی تاروں میں

عقد کا سال لکھ دو اس بیدل
آج باندھا ہے خوشی سہرا
۵۳۳ھ ۳۳ھ ہجری

بنقریب شادی کر فرمائے دوستانہ شیخ علی محمد انصاری

کیا پرفنایا ہے سہرا کیا دکھتا ہے سہرا
دل بند کا ہے سہرا فرزند کا ہے سہرا
گلہائے دعا سے گوندھا گیا ہے سہرا

عبدالحمید خاں کے سر پر بندھا ہے سہرا
ماں باپ شادماں ہیں عبدالحمید خرم
اولاد شاہ گنہگار کی سب دعا کا پھل ہے

<p> لیٹا ہوا گلے سے چمٹا ہوا جبین سے گوہر چمک رہے ہیں موتیوں کا درپے میں جنت سے لانی مالن سہرے کے پھول خنکر جو دیکھتا ہے اس کو پھولا نہیں مساتا تو دلبر جہاں ہے سہرا بھی دلبر ہے </p>	<p> ارماں نکالتا ہے عاشق ہوا ہے سہرا مانند کہکشاں کے اسے ملتا ہے سہرا نوشاہ تو نیا ہے تیرا نیا ہے سہرا عشرت قمر ہے سہرا فرقت قمر ہے سہرا عالم قمر ہے اس پر خیمہ پر قمر ہے سہرا </p>
---	---

<p> جس نے سنایہ سہرا القاف سے وہ بولا بیدل نے جی لگا کر اچھا کہا ہے سہرا </p>	
--	--

دیگر

<p> عبدالحمید خاں کی شادی جی مبارک عقد نکاح باندھا قاضی نے نیک ساعت گھر کا چراغ روشن اللہ نے کیا ہے احباب و آشناسب دل سے یہ کہہ رہے ہیں پریاں بھی رقص کر کے شادی میں گاہی ہیں لیتا ہے وقت شادی تو نے جو غسل کر کے سہرا جو تو نے باندھا ماں باپ کا بھلا دل </p>	<p> ماں باپ کو چچا کو سب کو خوشی مبارک نوشہ کو یا انبی یہ شہجہ گھڑی مبارک دلہن کی گھر سے آکر حبلوہ گری مبارک شادی ہوئی مبارک شادی ہوئی مبارک عزت سلیمان تجھ کو پری مبارک نوشاہ تجھ کو جوڑا یہ قسمتی مبارک بولا چچا مبارک بولی بیچی مبارک </p>
--	---

<p> بیدل نے بھی دعا دی دست دعا اٹھا کر یہ بزم شادمانی یہ خوشدلی مبارک </p>	
---	--

پاعی عید

ناباں ہے
کوئی سر مست جام پر سرور چشم جاناں ہے
ہماری عیب گو یا بائید صد بخ و حرام ہے

سہ و تاج

رت آیات تاج الشعراء بی بی رام صفا شاطر

بیان شاطر	نہیں ہے میرے کہے میں مری زبان شاطر
اعضاء	مرے بدن میں ذرا بھی نہیں تو اس شاطر
سے میرے	نہ لب تک آتی ہے دل سے مری فغان شاطر
آبادی	ہو انتقا خاق میں مشہور خوش بیان شاطر
م و برہم	قصا یہاں سے تجھے لیکن کہاں شاطر
ولا انتھا	کہ موت لینے تجھے آئی ناگہاں شاطر
مالت	ہر اک فراق میں تیرے ہے غمناک شاطر
تپا ہے	ہر اک کی آنکھ بنی چشم خوفناک شاطر
وہ بزم	غزل سہرا تھے جو وہ سب ہر لہجہ خواں شاطر

نہاں ہر آنکھ سے لیکن نظر کے سامنے ہو	نہیں ہے ہم سے نہاں صورت عیاں شاعر
دلِ خیز کو یونہی ہم تسلیم دینگے	پڑھ کر یگے ترے غم کی داستان شاعر
تھا فوری کے مہینے کا بیسواں وہ دن	کہ جان لینے کو موت آئی ناگہاں شاعر

یہ کہدے بیدل بیدل ہوا بغیر ترے
زوال رونقِ بزمِ سخنوراں مشاعر

۱۹۲۶ عیسوی

دیگر

اب وہ کیفیت و رونق نہ رہی	اٹھ گیا بزمِ سخن سے شاعر
گل ہوئی شمعِ سخنِ سجی کی	وقت مرنے کے کہا بیدل نے
۱۳۴۲ ہجری	

کچھ شاعری کی بزم میں رونق نہیں رہی	رخسٹ جہاں سے شاعر استاؤں رہا
دنیا کی وقف نالہ و فریاد ہے زباں	حرفِ حقان آہ جہاں کا دہن رہا
دل میں سوائے رنج و غم اور کچھ نہیں	عشرتِ کدہ جو گھر تھا وہ دارالحسن رہا

۱۹۲۶

نوحہ بزمِ نیست و فاتِ حسرت آیاتِ غمناں جہاں غمناں

چلا تو چھوڑ کے تنہا مجھے کہاں مختار	مری تو آنکھوں میں انا ہی ہے جہاں
لگی ہے آگ مرے دل میں پیری جاں فشاں	جلارہا ہے یہ سوزِ غم نہاں
مری نظر سے ہوا وقفہ نہاں مختار	پھروں میں ڈھونڈتا تجھ کو کہاں کہاں

<p>ہر اک کی آنکھ سے ہے بحر خوں رواں مختار تو والدہ ہے ترے غم میں نیمجیاں مختار مثال ماہی بے آب بہوں تپاں مختار دکھائے دیتے ہیں وہ آج نو جوان مختار سناؤں میں کو ترے غم کی داستان مختار اجل کا حصو نکا تجھے لیگیا کہاں مختار سہاری آنکھ سے ہیں دن و رات مختار</p>	<p>مثال برق ہر اک کا ہے دل تپاں مختار ہے تیرا باپ ترے غم میں چونچکاں مختار نہ جاں میں تاب و توالاں اور نہ دلیں صبر مختار امید تھی جنہیں تیرا بیاہ رہا کیننگ ہے سارا گھر ترے ماتم میں بخود و مدہوش کلی جوانی کی اب تک نہ کھلنے پائی تھی ربیع ثانی کی تاریخ تھی وہ بہشت و ہم</p>
	<p>سن وفات جو پوچھی تو خلد سے بیدل صدائیں اٹھیں کہ وہ آگیا یہاں مختار</p>
<p>قطرہ وفات حسرت آیات الہیہ محمد اسماعیل النصاب</p>	
<p>مرگ الہیہ اسماعیل شمع جنت کی ہوئی پروانہ = لوح تربت رقم کر بیدل = گل ہوا آہ چراغ خانہ</p>	
<p>قطرہ تاریخ وفات حسرت آیات امیر الکلام حسام الدین فیض الشادوی مولانا محمد خاں صاحب غریب سہارن پوری</p>	
<p>چل بے دہر سے جناب غریب اک زمانہ ہے فیض اب غریب مرشد و رہنما جناب غریب سمنے دیکھا نہیں جواب غریب</p>	<p>گیوں نہ ہو آج اضطراب غریب چشمہ فیض تھے جناب غریب مشفق و مہرباں محمد خاں حلم و اخلاق علم و احسان میں</p>

<p> آپ ہی آپ تھے جناب غریب نقطہ نقطہ ہے انتخاب غریب بہنیں ملتا کہیں جواب غریب حشر سا مال ہے انقلاب غریب جلوہ روئے آفتاب غریب ہاں وہی اک ہیں انتخاب غریب چل بسے دہر سے جناب غریب اے خدا تو نہ لے حساب غریب </p>	<p> کون حسان مہند میں کھتا لا کلام آپ تھے امیر کلام آج کس کو غزل دکھائیں ہم بزم عشرت بدل گئی غم سے بس رہا ہے مری نگاہوں میں یادگاروں میں حضرت احمد اب گیا لطف زندگی بیدل بے حساب ان کے ہمہ پہاچاں ہیں </p>
---	---

سال غم طرح میں کہو بیدل
 ہائے آداب وال جناب غریب
 ج ۲ ۳۱ ہجری

قند پارسی

غزل

<p>نشانِ خوش گم کروم کہ یاکم بے نشانے را زبانِ حال افشا کنوا ز بے زبانے را کجا بودی کہ امشب سوختی آرزو جانے را وہاں زخمِ دل خود میدہد شرح بیانے را بیاس و دواں بنگر بہارِ گلستانے را نداندا شیانے را نداندا گلستانے را فغانے درد مندے را بیانِ خستہ جانے را کہ تا یاکم نشانے منزلی جانِ جہانے را</p>	<p>بشکلِ جاں نخبیم نشانے و لستانے را بسا و ردلِ خہبتم ہر عشق و لستانے را اگر افر و ختی اسے شمع و از آتشِ فرقت اگر از ناتوانی ہا زباں ز شکوہ معذرت دلہم از داغ ہا و نگ بہارِ بے خزاں دارد شدہ عمرے کہ مرغِ روح من گشتہ میگردد چو زلفِ خود پریشان است تا بشنید دلہم بیاساقی بدہ جائے بمن از باوہ عرفاں</p>
---	---

خواہد آمد بیدل از سر صدق و صفا بارے
گرفتہ دامنِ پاکِ شہ کون و مکانے را

<p>کہ تاپا بد سراغ کا دیوانِ گردِ محفل را بطوفانِ تجلی کردہ ام گم شمع محفل را اگر چوں چشمِ مشتاقانِ کشائی دیدہ دل را گراش را غنیہ ہم نیم ہیچ ساحل را سیا قاتل تماشا کن بمقتلِ رقصِ سہل را پریشاں کردہ چو کا کل خود عالم دل را مگر از سنگِ بے مہرِ شکستی شینہ دل را جہاں قتل کرد کس نہ رسید قاتل را</p>	<p>دلِ در جستجوئے منزلش گم کردہ منزل را و فورِ جلوہ میگردو حجابِ چشمِ مشتاقان ترا ہر جا نماید جلوہ انوارِ حسن او غریقی بے دریائے حیرت گشتہ ام از بس چرا از کشتہ تیغ او ادا من کشاں رفتی چہ شود در جہاں انگشتِ ہر سوزِ شکست نہ پر سیدی گئے از لطفِ حالِ درو مخرونی ہر اداں کشتہ تیغِ او ایش مے پسند ہر سو</p>
<p>ز عمرے بسکہ بے تاب و توان افتادہ در کوش کہ شاید و لہر با بارے بہر حال بیدار</p>	
<p>خوردنِ میکشاں فصاحتِ زجہام ما با وجائے گذرو از مقام ما فرسودہ گشت عرصہ عالم زگام ما کو از غرورِ حسن نگیر و سلام ما نایغ نہ مہر و ماہ شدہ صبح و شام ما تنگ است عاشقانِ جہاں را ز ناہما صد غفل کن بختیمہ آبِ حرام ما</p>	<p>شہرتِ گرفت در ہمہ عالم کلام ما کو قاصدے بہ ادبِ ساندِ پیام ما در جستجوئے دلبرِ محشر حرام ما باوے خیالِ وصلِ زیووانگی لود تا بوی دوست در دلِ با جلوہ بر فروخت عاشقِ مخوال دہر چو بخواہی خطاب کن اے شیخ گر بخدستِ پیرِ منال روی</p>

<p>ساقی بیار بادہ کہ خالیست جام ما اے دقیام حسن تو باشد قیام ما گردیدہ مقتدائے دو عالم کلام ما</p>	<p>از تشنگی بمیکدہ بیتاب گشتہ ایم یا روئے تست رونق بازار عاشقان صحن شہنشاہ دو جہاں چوں نوشتہ ایم</p>
	<p>نازم بہ بختِ خویش کہ آں بادشاہ حسن بیدل مرا بخواند کجائیِ غلام ما</p>
<p>فروغ دیدہ من صبر بے قرار بیا مشو کنارہ تو ایجان در کنار بیا نسیم صبح بیا ایر نو بہار بیا ہزار بار برو صد ہزار بار بیا گل شگفتہ بیا رشک لاله زار بیا بہار باغ بیا رونق بہار بیا تو مست ناز بیا چشم پر خمار بیا بچشم من نبشیں دروالم نگار بیا</p>	<p>چو ز گم سہم تن چشم انتظار بیا چہ کردہ ام کہ ز پہلوئے من کنار شدی شگفتن گل باغ دلم بغیر تو نیست برو چو اشک چشم بیا چو سوز بدل بہیں کہ داغ دلم زنگ صبر بہار آرد ز روئے تست بہ گلزار عالم آبادی بمیکدہ ہمہ میخوار ہے تو بے تابند نزدید اینکہ بجائے دگر تو بجائے گئی</p>
	<p>بہجر تو ہمہ عمر بشدوے ز کرم گہم نلفتہ بیدل تو در کنار بیا</p>
<p>اے طیب جسم و جان زار ما یوسف ما رونق بازار ما</p>	<p>مرہم زخم دل افکار ما ابروئے چشم گوہر مار ما</p>

<p>روز ما شب گشت شب شد تا را پر تو حسن رخ دل را ما آئینہ رو آئینہ گردا ما گریہ ہا دارو دل بیمار ما گشت تملہ یا را اغیار ما رہبر ما پیر ما غمخوار ما</p>	<p>ہست تا سوائے زلفت در سرم دیدہ و دل را سوز میکشد صورت آئینہ حیرانم نمود در خیال ز گس شہلائے تو المد و شاہ سلیمان المدد لطف فرماے حضور میروی</p>
<p>حال بیدل را چہ دانند پسند گو بے خبر از حال تا اسرار ما</p>	
<p>خون من از تیغ بید روی چہ بیرونانہ رفت محتسب را خون حسرت و دمے مینمانہ رفت جوش نمود و خم شراب بر سر مخمانہ رفت گر چہ بروئے اشک ماتم از خود و بیگانہ رفت خونش لا مستی مستی ریخت ہاں بجا رفت از سیرتی ہمہ سے از خم خمی از ریخت بوالعجب از خال ہا بر روئے زیادانہ رفت تا بکے از سنگ بارال بر سر دیوانہ رفت شمع روشن اشک ہا اندر غم پروانہ رفت توب شد فضا در خون رگ دیوانہ رفت</p>	<p>ساقیم چوں مے بہ زم غیر در پیمانہ ریخت لیکہ ساقی باوہ گل رنگ در پیمانہ ریخت یار ما در میکہ چوں جلوہ متانہ ریخت ہائے ہا پر کشتہ خود دیدہ ات پر خم نشد محتسب در عین مستی آمد اندر میکہ آنچنان بدست شد مستی چشت کرد دام چوں بہا و صیاد از پے صیاد و لم رحم باید برین دیوانہ اش خلق خدا سوزش عشق دل عاشق نباشد بے اثر از دل مجنون ما خلق جہاں بوہست تنگ</p>

<p>اینقدر وارد درودندان یارم آب و تاب دل زبند لاف او از گشتن مشکل است رخت هستی را ز در نیستی باید کشید آتش عشقش فروزال بود در جان و تنم</p>	<p>کز فروغش ابرو گوهر شاهانه ریخت گرچه شانه از پیه واکروش و ندانه ریخت ورنه میسوزد چو آتش اندرون خانه ریخت سوختم چو شمع آتش در پر پروانه ریخت</p>
<p>بیدل از فیض غریب محزن فصل و مهر پیش ارباب معانی از سخن در روانه ریخت</p>	
<p>فلک آں ماه را از من جدا کردی چه انصاف بجای تشنه کام آب تیغ باز دشمن را نگار البعد قتل عاشق لب های یاقوتی ز کوه عشق کیسوتهاں اے صرصر دوری نشد بر سیم پریم نگار ا دیده شوخت بیتیر غمره های جانستان و تاوک فرکان تلاطم میخورد در بحر عم کشتی عمر من</p>	<p>مراد ز ظلمت عم نمینا کردی چه انصاف توسیر اب اے بت خونی قبا کردی چه انصاف فروں از خون دل رنگ خنک کردی چه انصاف غبار نالتواں را باد پایا کردی چه انصاف مرا بے ابر و در اقر با کردی چه انصاف مشک سینه ام اے فتنه ز کردی چه انصاف تفاقل چوں زمین اے نافذ کردی چه انصاف</p>
<p>گذشتی و بمان افشاں از مرز میرزا بیدل نه با اخلاص خاطر قاتل کردی چه انصاف</p>	
<p>خشک و تر اندر زه عشاق هر جا دشمن است چشم و گیسو قد و قامت روئے زیبا دشمن است</p>	<p>فارصحر دشمن است و موع در یادش است آں پری هر نظر یاران سراپا دشمن است</p>

پند تو در گوش چوں آید فزون گردد جنوں
اعتماد دوستی بر مصلوب بای خود کن
درواز و دریاں فزون گردد بروای چارگر
مینست در راه محبت جز خطر بای عظیم
ناز قاتل و مغز خونریز و کثرت جانفشان
هر که آمد اندر نیاید بخت خوشش بیدریغ

پند گو و عطا نصیحت از پے ما دشمن است
هر که اینجا جان نثار است اینجا دشمن است
در دمنان محبت را مداوا دشمن است
صد بیا بالست و هر گام صد جان دشمن است
مرا دایت ایست سفاک گوید دشمن است
غافل هرگز نمی فهمد که دنیا دشمن است

بیدل از دست دل دیوانه ام آفت بیاں
ایں عجب پس در بر با سوتن ما دشمن است

از پے حسن تو هر کس به متنا گستاخ
جلوه روت تو کرد دست همه را گستاخ
تا ب نظاره نداری که جالش بینی
جلوه گلشن حسن توبه افغان آورد
باید این جائے تو باشد بدل و دیده من
و من عصمت یوسف بدریدی آخر
بے حجابانه و بی جلوه و دیوانه کنی
سنگین شد ز خجالت به گستاخ آخر
هر قدم سجده که هست براه جانان

شیخ در کعبه و ترسا به کلیسا گستاخ
در نه من بود مومنی و دیده بینا گستاخ
منگر چشم متنا به متنا گستاخ
نیت بلیل به قفاں آگل رعنا گستاخ
لیک شوخت دل و دیده بینا گستاخ
عاشق نیت مثال تو ز لیا گستاخ
باز گوئی که مبین عاشق شیدا گستاخ
سوئے تو دید مگر ز گس شهلا گستاخ
گام نمیده زنی هاں نه بنی پا گستاخ

گر چه شوقم همه کردست سراپا گستاخ	نظر لطف بفرما که توئی بنده نواز
	مانع اهل ادب شوخ لگا ہی باشد بجاش منگر بیدل شیدا گستاخ
<p>دشت آباد دل مجنوں ما آباد شد حکم بهر ضبط آه و ناله و فریاد شد بلبل زار و دم در ناله و فریاد شد دست تامل مانند آب خنجر قلاوشت پا بگل اندر گلستان سرو شد شمشاد شد از سر من موش رفت و صبر دل بسا دشت قفسه قیس حزین و دماغ فرهاد شد در گلستان جہاں شور مبارکباد شد تا فلک آه و فغان و ناله فریاد شد شادمان با حسرت و ارام دل ترا دشت شادمان با حسرت و ارام دل ترا دشت در بہار گل اسیر دم تو صیاد شد</p>	<p>باز سودائے سر زلف ستم ایجاد شد بردل مظلوم ما بیداد بر بیداد شد در نفس فصل بہار آں باز یاد آمد مرا سخت جانی با سدا ناکام آب تیغ ساخت کے تواند ہمہ سرو و خرمانت شدن در خیال زلف و روئے دلبر موشش بر زبان خلق اکنون داستان عشق است کیت یارب جلوه افروز چمن کزیر طرن از دم بیاختہ در یاد روئے دلبرے ہر کے اندر جہاں چوں کاروان برست حال ما آرام از رنج و غم و اندوہ یافت تا بکے جو و ستم بر بلبل آشفته دل</p>
	<p>در فن شمع و سخن بیدل مرا حاجی غریب پیر شد عمر شد شد و رہبر شد استاد شد</p>

دل مبتلائے عشقش و عشقم اثر نکرد آں آفتاب حسن ششم را سحر نکرد کس اینچنین مرا ز خبر بے خبر نکرد صد چشم لطف و اتم و یک نظر نکرد مرغ عجب بدیں کہ ز دامن حذر نکرد سوز و لم مگر بر قیاس اثر نکرد شاید صبا بکوچہ جانان گذر نکرد کارے کہ اشک گرد و سمانا گهر نکرد	چشم سوئے یارم و یارم نظر نہ کرد روزم بشکل شب شد و شب شد چو زلف یار بکدام موش ربا جلوہ بر فروخت از مهر و خلق آں بت رعنا بکیر تم دل در کندگی سوئے جانان گرفته جانے از آہ و ناله سقف فلک گشت داغ داغ بمچش نش از حال من مبتلا خبر از فرط گریہ یار بجالم نظر نمود
--	---

بیدل بیا تم تو جہانے نشاتہ اشک
ایں طرفہ ترکہ یار مگر چشم تر نکرد

جانم رسید برب و جانانانے رسد بونے بلبلی ز گلستاں سخن رسد تا ماہ من مجلس رنداں سخن رسد دل سے تپد چو برق نگیر و دے قرار ہر چند قطع و شمت با ہا نمودہ ام از ممکنات نیست حصول وصال دوست لافسد اگر چہ ماہ فلک بر جمال خویش	دوریت درد لم کہ بدرماں سخن رسد بیمار را بشارت درماں سخن رسد سامان بزم عیش و باں سخن رسد با او خبر ز منزل جانان سخن رسد ایں راہ عاشقیت بیایاں سخن رسد دست گداید از من سلطان سخن رسد بالعکس روئے دلبر ماہان سخن رسد
---	---

<p>ہر کس کہ جاں نداد بجاناں نئے رسد و ستم بچاک حبیب و گریباں نئے رسد پیچیم خبر ز گردش دوراں نئے رسد ہر کس کہ جاں نداد بجاناں نئے رسد باد صبا ز گلشن جاناں نئے رسد</p>	<p>جاں رنار کن کہ بیابی وصال دوست از ضعف و بیمار گل و لاله اے جنوں در کج غم ز بھر چنایا و فتادہ ام اے بوالہوس براہ محبت منہ قدم نشگفت غنچہ دل من در بہار حیف</p>
<p>بیدل شب فراق نداد و فکر سحر چوں و استان غم کہ بیایاں نئے رسد</p>	
<p>موسم عیش و طرب ما رسید رفت خزاں موسم گلہا رسید شکر خداوند کہ آفتا رسید لالہ و ہم ز گس شہلا رسید بر سر بازار زنجیا رسید نالہ کنان بلبل شیدا رسید</p>	<p>باز بہار گل و صہبہا رسید نشدہ رستم تبواے عندلیب باطفر و فتح ز دور سفر نسترن و یاسمن و یاسین یوسف معنی پئے بیع و شری بہر کذا میں گل رعنا بیباغ</p>
<p>از مد و نہت پیر مغال بیدل یک قطرہ بدریا رسید</p>	
<p>بہر اشتقاقی خاطر شیدا سیکرد دوش با ناز واد جلوہ گری بہا سیکرد</p>	<p>دی کہ در آئینہ ذات تماشا میکرد بہر تالاج دل و دین من بدنا سے</p>

<p>چشم خونخوار تو میکشت به تیغ غمزه گره افتاد بکار من مصطبر آنگه عذایت از عشق همین بود که ز بیم رخ دوست صبر می بود اگر در دل بتیاب او جلوه ذات کس بود بذات منصور</p>	<p>لب جال بخش تو عجاز میجا میکرد بعد مشکین را باد صبا میکرد شد میر بدم آنچه تمنا میکرد دست در دامن یوسف نه زینا میکرد اونه خود بود که اسرار پویا میکرد</p>
<p>حال دل گفت به پُرسیدن بیدل حافظ آنچه خود داشت ز بیگانه تمنا میکرد</p>	
<p>امروز که پهلوی من آید ستانم می رود زین پیش تا شام کند طالع و از دل من رنگ بسیمای زود آبر لب رسیده جان من اے غیرت خورشید من وے حرمت همه ستمین بیم خبر داری از من کانه ز شب غم ماه من اے مایه صبر و خرد بهر خدا از من مرو تا راج از یک غمزه ات شد دولت ایمان دیں و عشق زلفت سوخته از لب که اے خورشید رو</p>	<p>بچ و الم می آید و آرام جانم می رود بار دیگر هم بر سفر آں نو جوانم می رود در انتظار دید تو روح روانم می رود ذکر تو هر صبح و مسالیں از زبانم می رود تا لاسکال باورد و غم شور و غم می رود کز رفتن تو جلگی تاب و توانم می رود اکتول که ماته جان و دل آں نیز غم می رود چون دو شمع بزم تو از سر دغانم می رود</p>
<p>ناصح تو باور میکنی بیدل زب و تن رفته است هر لحظه ذکر خیر او چوں از زبانم می رود</p>	

<p>گر بیاو کا کفش آستہ ز دل ببردن کنم چشم کو تا آورد تاب شفاعت حسن دوست در بگریم و در قشش آورم طوقان نوح گفتش صید و لم کردی شد با برهم چو زن و اغبات سینه خود گر منسلیم و رحمن عمر باشد منزل جانان نمی گردد پدید مرغ دل را از ازل در بند زلفش کرده اند آل پری پیکر اسیر و ام قنجرم نشد</p>	<p>علی را بچو خود سر گشته مجنوں کنم دل کجا تا پای جمال آن قد موزوں کنم کدو را صحر او صحر را در گنجوں کنم دوستاں از راست سے رہن گام چوں کنم بلبلان را در لعل کار و لاله را در دل خوں کنم تا کجا قطع جبال و دای و دایوں کنم من چہاں سودائے عشق او ز سر بروں کنم تا کجا افسانہ خوانم تا کجا افسوں کنم</p>
<p>بیدل از تشریح اوصافش زبانم قاصر است کے شود و در مدح او اشعار را موزوں کنم</p>	
<p>بگرے لاله رخ من داغدار کیستم بچو پروانہ بمحفل جہاں تشار کیستم زنده مانم تا بکے در انتظار وصل تو مے تیم در خاک و خوں مانند مرغ نیم جا من کیتم تا دعوی عشقت کنم اے ماہر و اے اجل یک لحظہ ساکن شو کہ آں یار عزیز</p>	<p>بچو بلبل در گلستان بقیہ را کیستم در شب غم شمع آسا اشکبار کیستم این نمی دانی کہ من در اختیار کیستم دل انگار کیستم یا رب شکار کیستم بیدل و بیہ خانمان و بیوقار کیستم آیدہ بیند کہ من در انتظار کیستم</p>
<p>تو نمی داری اروا رحمتی بحال من چرا</p>	<p>بیدل از عشق کیم من جہاں تشار کیستم</p>

چوں رخت بے نقاب سے بینم	عالمے را خراب سے بینم
پیش عکس رخ تو اسے مہر د	منفعل آفتاب سے بینم
بلکہ نسبت دہم جمالت را	نجد لا جواب سے بینم
وصل و لبر کجاؤ من بہ کجا	چہ خیالست خواب سے بینم
ور تمنائے ساقی و بادہ	دل خود را کباب سے بینم
حسن خوبان این جہاں خواب	ہچو موج سراب سے بینم

بیدل اندیم محبت او
خوش را چوں عیاب سے بینم

اشعار آید از معنی تاریخ و رد و مستور و حضور نور خواجہ محمد سعید الدین صاحب چشتی نظامی
سلیمانی مظلہ العالی سجادہ نشین بارگاہ عالیہ تونسلہ شریف بتایخ ۱۰۸۵ ھ و ۱۶۷۳ م بمصر مصر

فروغ جلوہ انوار سبمان	منوہ در سعید الدین دوران
فردزان است در عالم فردزان	صنیاعے میر شاہ سلیمان
الاے عاشقان حضرت دوست	الاے طالبان نور یزدان
سیدین آمد در پشاور	بشکل خواجہ شاہ سلیمان
کجا ہستید مجنونان عشقش	کہ در جوش است بحر فیض عرفان
شرعیت ہم طریقت ہم حقیقت	عیانست زان جمال نور عرفان
خوشا آن رہنمائے اہل عالم	خوشا آن ہادی و محبوب دوران
زنور ش عالمے پر نور گردید	زمہر ش جلوہ خورشید تابان
پایست خاطر ارباب ایقان	پے درمان درد و درمندان

<p>رسیده به دفع پنج عصیان که شتم مبتلائی و از هجران</p>	<p>طبیخسته جانان محبت نگاه بر من بیدل نگاہ</p>
<p>۱</p>	<p>پنج سال درودش نیز بیدل بگوشه مهر درخشاں لب لبناں</p>
<p>دیدہ پر خون من چوں رودی چوں کرده اے خیال زلف جانان اینچو اضول کرده آرزوئے خاطر مارا جگر خوں کرده باتامل جان مارا زار و محزون کرده از لباس صبر تو آشوبخ بیرون کرده بر سر ملک دلم اے ترک شخون کوه</p>	<p>چوں ز گلگونہ رخت راسخ گلگون کرده در نظر آید بهجران کثردم و مارو بلا بارقیب روسیه نیموده جام شراب المدد اے برش تیغ نگاہ سرفشاں از صدائے دل ربائے خویش در روز بهشت روز روشن باد و زلف خورشیدان جانان</p>
<p>۲</p>	<p>گشته آرام جان دشمنان سنگدل حالت بیچاره بیدل دگرگون کرده</p>
<p>ایک جہاں را بنیود و طبعوت شیدا کرده قطرہ را آشنائے ہفت دیدار کرده آشکارا خویش را در حسن لیلایا کرده دیدہ تر رحم بر عالم کہ رسوا کرده انتخاب لا جواب اے چشم بینا کرده آنچہ با خود داشتیم تا راجہ دلیما کرده</p>	<p>چوں رخ روشن تو اے جامہ سویدا کرده از نگاہ لطف خود اے ساقی روزالست از پیے آشفگی ہائے دل قیس حزیں تا بکجہ در فرقتش چوں ابرے باید گریست برگزیدی از دو عالم دیدن روئے یکے یک قلم بردی ز من جوش و حواس صبر دل</p>

<p>سر بمقتل وادون و ضبط پندین ہاچ خوش رسم نور عاشقی بیدل تو پیدا کردہ</p>	
<p>عارف ذات خدا یا خواجہ احمد میروی جسم و جان تہ سلیمان جاں نثار مصطفیٰ رہبر صاحب دلان و پیشواۃ مقبال مجمع ارباب فضل و مرجع ہر خاص عام عکس رخسار تو پیدا در ہمہ آئینہ یا از ہمہ بیگانہ و با خویش تن کن آشنا</p>	<p>واقف انی انا یا خواجہ احمد میروی افتخار اولیا یا خواجہ احمد میروی منع جود و سخا یا خواجہ احمد میروی ما من شاہ و گدا یا خواجہ احمد میروی پر تو آئینہ یا خواجہ احمد میروی مصدر لطف و عطا یا خواجہ احمد میروی</p>
<p>بیدل بچارہ آمد بر درت مشتاق دید برقع از رخ بر کشا یا خواجہ احمد میروی</p>	
<p>اے پردہ نشین چند پس پردہ زمائی جائے نشی گاہ ز اغوش خیالم بہر دل و دیں بروں من است کافر آید بہ تن مردہ من باز روانم یہ رو تو در کون و مکان نشین غوغا وہیکم و ندیدیم مثالت بدو عالم</p>	<p>باید کہ بخشیم دل عشاق در آئی وین طرفہ کہ ہر لحظہ زما باز جدائی کہ برقع بر رخ افگنی و گاہ کشائی اے دوست اگر رہی رہی کشتہ بیائی آیا چہ شود گر رخ چوں ماہ نمائی تو دلبر بے مثل دے چون و چرائی</p>
<p>بیدل بہ تمنائے لقایت دل و دیں خست</p>	<p>باشند ز پس پردہ اگر جلوہ گر آئی</p>

<p> شرب عشق در پیمانہ کردی دل گم گشته رادادی نشانے نمودی و پوشیدی نخب خویش بایں خط و بایں خال و بایں زلف ز انوار رخت اے شمع محفل کرم کن اے حضور میر و حکیم </p>	<p> مرا از خوشین بیگانہ کردی چو در گیسوئے پیاں شانہ کردی چہ ناز و لربا جانانہ کردی دل قرزانہ را دیوانہ کردی ز دی آتش مرا پروانہ کردی چو در عالم مرا افسانہ کردی </p>
<p> نگاہے سوئے بیدل کن کہ اورا گدائے درگہ شاہانہ کردی </p>	
<p> بہر باد صبا از ما پیامے جناب خواجہ پاکان میرا بگو احوال زارے مبتلائے کہ غم ذکر تو فکر دگر نیست توفی اندر ریاضات و عبادات بہ ایام غم و درد فراق است </p>	<p> بدر گاہ شہ عالم مقامے ملا فوج ہر بے مراے بعید تعظیم و تکریم و سلامے نگیند درد لم از خاص مقامے توفی اندر قعود و در قیامے چہا بگذشت بہمن صبح و شامے </p>
<p> نگاہے کن طفیل شہ سلیمان بجال بیدل کستہ غلامے </p>	
<p> برد از خویش مرا مطرب و سازے عجے </p>	<p> دل نوازے عجبے جال گدازے عجے </p>

<p>شوخ شنگے عجب جوہر کا زب عجب چشم مستے عجب زلف و رازے عجب ادبنازے عجب من بہ نیازے عجب پردہ داس عجبے آئینہ بازے عجب ایں چہ رازے عجب لود و نازے عجب ایں نیازے عجب ہمت نازے عجب لقمہ خوانے عجب ساز نوازے عجب</p>	<p>بگاد و بہ ادا جامہ صبرم بدید کرد مخمور و گرفتار دل و جان مرا شوخ چوں تیغ علم کرد شدم سر بسجود جلوہ خویش رنگ رخ خوباں پیوست دائے دور عید تو کردی رخ روشن بہ نقاب سجدہ بر نقش کف پاش چو کردم فرمود صبر و ہوش و فرو و طاقت آرامم برد</p>
--	--

تا بجے بخور و جفا بردل و جان بیدل
اے ستارے عجب ظلم طرازے عجب

مسد!

<p>گدشت عمر من اندر فراق سیرے نشہ ز آہ من مبتلا بہ اول فترے</p>	<p>بحال زار و نزار و حقیر ہر نظرے یکوئے دوست کسے ہم نے کند گراں</p>
---	---

نہ قاصدے نہ صبا نے نہ مرغ نامہ برس
کسے ز بیکسی من نے برد خیرے

<p>بسوخت جان و تنم در شمس سوز و گداز نثار ہر رنگ من سر زند عراق و حجاز</p>	<p>بہ آہ و تالو شور و فغاں شدم دسار نہ محرمے کہ یہ اور از دل بگویم باز</p>
--	--

	<p>نہ قاصدے نہ صباے نہ مرغ نامہ پرے کسے ز بیکسی من نے برد خیرے</p>	
<p>پدیر و کعبہ میاں نہ صبا بجا گشتم مگر نہ باخیر از حال دلر با گشتم</p>		<p>پے نظارہ حسنش بہر کجا گشتم خراب و خستہ و رسوائے کو چہ با گشتم</p>
	<p>نہ قاصدے نہ صباے نہ مرغ نامہ پرے کسے ز بیکسی من نے برد خیرے</p>	
<p>اگر چو قدہ شدہ رشک آفتاب ہیں در آ بجلوہ خود از کرم جناب ہیں</p>		<p>بیا و بیدل مسکین در اضطراب ہیں لقاب بر فگن از چہرہ بے نقاب ہیں</p>
	<p>نہ قاصدے نہ صباے نہ مرغ نامہ پرے کسے ز بیکسی من نے برد خیرے</p>	
	<h1>زندگی</h1>	
<p>بر لب بامت رسیدہ آفتاب زندگی</p>	<p>خیم غفلت بیکتہ ہے تہ خواب نہ ناگہم</p>	

جلوہ روئے تو دار و آب و تاب زندگی
 باعث راحت بود حسن المآب زندگی
 سیر تو بگذشت بے یار و خدا آگاه باش
 چند مخموری و دینے دل اے بنجیر
 ہر ای عمر دور و زہ انیقہ اے بوالہوس
 سیر گردیدی نگر دیدی ز راہ معصیت
 بیچ اواز تے آید گپے در گوش ہوش
 ہستی مہوم را وانی حیات جا و داں
 زندگی بے بندگی شرمندگی و درد مال
 تشہ کا مال جہاں را اندیں داوی مدام
 چند دوا معلق کردہ خود را اسیر
 اندال ساعت پشیمانی ندارد بیچ سود
 میکند دل را و گان را قرب و بعد و لبر
 حاصل دنیا و دین باشد وصال او ہر
 جز کریم ہائے تو ما را نیست کہ اسیت پناہ
 پر تو خوش پدیدارست از ہر ذرہ
 چوں بیان ساقی بیا بگذشت اندر بھر او

اے شعاع آفتاب و مہتاب زندگی
 ایکہ بادت ذکر حق از اکتساب زندگی
 انچنین عمرت نباشد در حساب زندگی
 نشہ از سر کن بروں مست شرب زندگی
 گشتہ سرگشتہ اندر اضطراب زندگی
 ہچتاں وانی مگر عیب شباب زندگی
 ہاں مگر شکستہ تار و رباب زندگی
 اے غرق قعر دریا اے حباب زندگی
 اے ہمہ وقت تمنا اے خراب زندگی
 درنگا پوہ ہر طرف دارد سرب زندگی
 خویش را از او کن از بیچ و تاب زندگی
 چوں قصا آید و بد تا گہ جواب زندگی
 کامیاب زندگی ناکامیاب زندگی
 ایں بہت از انتخاب لا جواب زندگی
 شد سیہ از معصیت یا ب کتاب زندگی
 مگر بشیم حق یہ بینی در حجاب زندگی
 داستان غم بود شرح کتاب زندگی

خواجہ احمد راجو بیدل یافتہ و ریافتہ
معائے زندگی لب لباب زندگی



خط منظوم بدوست

مستی با حسن یوسفی محبوب
خسرم و شاو دایما باشی
صورت حال میکنم زقیم
یعنی تنویر آفتاب رسید
شاه محمد سمندر افکار
فرحت از سن بخت تابشید
شربت غم و دہد بجائے زلال
بہرگز این غنچہ دلم نکشود

مخلص ذی وقار من یعقوب
اندریں بزم گاہ تا باشی
بعد تبلیغ بدیہ تسلیم
بر کفم نامہ جناب رسید
حسب حال نوشتہ این اشعار
ید من بر مراد دل نہ رسید
ہر زمانم الم کبت پا مال
از سموم غم بیابغ وجود

نامہ شوق را نموده تمام

بیدل زار باد دعا و سلام

منظوم رقعہ حسین و عونت والد بیدل

از امر او وجود انس و جانست

بنام آنکہ خلاق حبیبانست

سز و با ذات پاکش کبریائی
 به بخش جان و جان را می ستاند
 ز حکم او شاید سر کشیدن
 پس از تمهید حمد ایزد پاک
 به وصف او زبانه ز زبانت
 جناب سید عالی جناب
 محمد احمد و محمود نامش
 نیز ازل تحفه صلوات بروی
 به اش باد یارب نیز صلوات
 کم زین بعد عرض خود نکارش
 پس از تعظیم و تسلیات و افر
 به بست و شش و دون سامیشت
 برائے ما حاضر تشریف آرند
 نشان و نام به نام نشانت

که واثم هست او را پادشائی
 کند آل هر چه خواهد می تواند
 با مرا و بیاید آر سیدن
 رقم سازم تدبیر شاه لولاک
 به مدح او بسیار خوش بیانت
 که از حق مصطفیٰ وارد خطاب
 به نزد حق تعالی اتمش
 سلام بعبود بادا پیر پایی
 بود ویر خیمه اصحابش تکیات
 به پیش مشفق و مخلص گذشت
 بود بر مجمع اشفاق غلام
 بنائے اربعین مادر مگشت
 مرا ممنون لطف خویش مانده
 به توت المکلف خود عیال مانده

مسبک و دو کتبی جناب محمد حمید الله خان صاحب بن زید حضور میگرد

والیه یاست بوجہل بمقام ایشان

العلم ست چه این خوش خبر سبا کیباد | کشت و بند بهر یکدگر سبا

زبان شوق بگو سر بر مبارکیا و
 همه ای همه رسد از لہر مبارکیا و
 زمانہ داد بہ شام و سحر مبارکیا و
 کہ میدہند زہر بام و در مبارکیا و
 نہ چون دید بتو فتح و ظفر مبارکیا و
 ترا مراد ترا این سفر مبارکیا و
 بروز و شب بتو شمش و قمر مبارکیا و
 ازخ معظم جمشید فر مبارکیا و
 لسمع صوت چنین خوش خبر مبارکیا و
 ز صدق دل ہمہ اہل نظر مبارکیا و
 بہر جہ عصمت بگو سیر مبارکیا و
 شمع خیمہ و والا لہر مبارکیا و

نہار سید بگو شمع کہ بہت روز سعید
 بکشدائی شہزادہ ہمہ یوں فر
 زہے نصیب زمین عروسی نیکو
 چہ ساعت سعید و چہ قدر عیش و طرب
 محمد ست پشادہ تو ای حمید اللہ
 بیارگاہ تو نو شاہ ہر کہ آہ گفت
 ز فرط عیش و طرب بر فلک ہمہ گویند
 جناب کرنل والا ہمہ عبید اللہ
 نصیر و پشیم نصیر الہام مے بالا
 باین جلال و شہل ترا چہراند ہند
 بلطف رسائی این نوید و بھوپال
 بگو بصوت خوش آہنگ بلبل بیدل

خیر مقدم اختر ریح شرافت گوہر ریح سعادت شہزادہ والا جہاہ
 شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و رکابہ اسلامیہ صوبہ حیدر

نہا ز اسے آرزو کن بلبل باغ دکن آمد
 شہر مقدر شہنشاہ این جہم من لہر دکن آمد
 مرا باد تو اینجہ سلطانین کہن آمد

بہار غری و دیوستان گل در چمن آمد
 خوش شہزادہ والا ہمہ چوں آرزو کن آمد
 نہیہ آن یادگار اہل نام و اہل فن آمد

<p>پسر در کالج حسرت افعال صوفی گن آمد ز لب و حیرت من چوں سخن اند سخن آمد چهار در و دالم آمد چهار بج و سخن آمد پای ام و اکرام خداے ز و الممن آمد ز لب و دل مر حب وطن اند و وطن آمد</p>	<p>پدر چوں آفتاب آسمان علم و فن آمد چنان ساز و زبان سخن بیا خلق محمد چو گویم در قیام کالج اسلام سر حد وجود کالج اسلامیہ در ملک افغانے مجموع ششم از دوستان کالج سر حد</p>
<p>من بیدل ترا چوں فرداں غم استم ز شوق دل مرا لب سخن در احسن آمد</p>	
<p>بقریب کتخانی مہربان دوستان میاں شیر احمد خان صدیقی شاپور بمقام پشاور</p>	
<p>ایں حش و عیش و عشرت باغ و شال مبارک از ہر طرف عیانت اند جہاں مبارک پیشیم چرخانے آید از ہر زباں مبارک کلکم رقم نموده شرح و بیان مبارک نو کہ خداے با تو آرام جاں مبارک سامان نوع و سی شایان شال مبارک شعبہ زین حبیب رسیدہ از آسمان مبارک از خوش واقربائے آمد ز شال مبارک</p>	<p>نو کتخانی با تو اے لونجوں مبارک او از نعمہ خوانی از نعمہ خواں مبارک پیدا است در زمانے اے فرخ زمانہ اسم شریف نوشہ چوں بہت شیر احمد صد شکر حق رسیدی بر منزل مراد از ہر طرف نوید ہے ایذاے شیر احمد تجویز کتخانی بر سنت پیغمبر در محفل نشاط بے شمع یزم زینت</p>

چون شرده عروسی آمد بگوش جانش
بیدل چرانگوید اے جانِ جاں مبارک

رباعیات

شہ درویش خود ظل الہ
باد پیوستہ با کلاه و سپاہ

حامی دین حق حبیب اللہ
بطفیل شہ رسل بیدل

ایضاً

دیندار و عجب زیدہ ملت هستند
کان مصدر اخلاق هستند

شائسته کامل کہ بدولت هستند
خالق و بدش عمرو تجمل افزون

رباعی در شان خواجہ بہ حب میروی رحمۃ اللہ علیہ

نور قدسی ست کہ در صورت انسان ستی
لطف فرما کر شب چشمہ فیضان ستی

منظر ایزدی دگر گنج سلیمان ستی
چند نالہ غم فرقت و پیمت بیدل

دیگر

یک چند کجی و کج ادائی کروم
پس ترک خودی و خود نمائی کروم

یک چند خودی و خود نمائی کروم
در آئینہ دل چو دیدم او را

دیگر

یک چند پے گاشن و گلزار شدم	در شیم حریفان جہاں خار شدم
چوں بوئے وصالش بشنیدم بیدل	گل گشته عرق گشته و عطار شدم
ایضا	
یک چند پے حسن و صباحت گشتم	یک چند پے لطف و لطافت گشتم
اخر بر سیدم ز عالم بیدل	تا محور رخ و لب و وحدت گشتم
ایضا	
پے دکان عطار نے بر آمد	دو اسے ہر مرض با دل دیکھت
بنفشہ خط چو آید در نگاہش	بنفشہ را بہ صندل سے فروشد
ایضا	
عجب خوشترنگ و خوشبودار سفوار	کہ باشد کہشش از جاں خریدار
بوصفتش تجر بہ خوشتر و ملیسیت	سخن من اندکے گویم نہ بسیار
ایضا	
اے یار کین بر من بیدل نظرے	تا چند بود نالہ شام و سحرے
چوں شمع بسوزی و گدازیم تمام	کز ہستی من اسح تمامد اثرے
ایضا	
تو گر بجاہ و کجیل سیکندر ثنائی	من آل از دولت فقر مرغی لائائی
ہے کہ فرق نمایان نہ جہاں پدید است	ہے جملہ جہاں غیر فات حق فانی

الضأ	
پریخار و چشم پرخارے	بیکارے رفتم و دیدم نگارے
گزشتم از خود و وز کار و بارے	چو دیدم صورتش باللہ بیدل
دیگر	
مہت ممتاز نام من ہر جا	میرزا ہستم و سخن آرا
اے ہتی از کمال و وز معنی	از حقارت منسبین بہ بیدلیم
ایضاً	
بیزار ز داراؤ سکندر گشتم	چوں خاک در حضرت داور گشتم
ز انبر دز کہ در ویش و قلندر گشتم	بگذاشتم این دار فنا را بیدل
ایضاً شب برات	
جہاں داد دست داد کامرانی	شبے آمد برات و لکشانی
یکے مصروف در آتش فشانی	یکے در یاد حق مشغول گردید
ایضاً عید	
نزدہ جمع کثیر دوستان	خان صاحب تخلص سلطان خان
باسمہ خور دو کلان خاندان	مہمہم باتو مبارک باد عید
تاریخ ولادت با سعادت فرزند جناب محمد محفوظ خاں صاحب	
کہ بہت آں گوہر عمان اخلاص	یک و تخلصم محفوظ جہان خان

<p>کز روشن دل و چشمان اخلاص چو بشکفت آن گلستان اخلاص که پیدا شد گهر از کان اخلاص که گوید خوشتر و شایان اخلاص</p>	<p>عطایش کرد حق فرزند دلیند ریاض باغ احمد رونق افروز مه و یقعد را بد بست و پنجم پے سال سعیدش بود بیدل</p>
<p>خردور گوش هوشش گفت سالش ز به نو باد بستان اخلاص س ۲۰۵</p>	
<p>تاریخ تولد سعید فرزند میرزا غلام ربانی خان صاحب</p>	
<p>بپاست شور و عناد ز هر طرف بنوید نمود صورت زیبا ز لطف رب مجید فرز خالق اکبر چو روز سعید نوائے نغمه عیش و طرب بگوش برید محب و مخلص من دامن شکیب درید</p>	<p>خیمست وقت مبارک ز بیت روز سعید گل ریاض رجائے غلام ربانی سرور جان جناب غلام سرور خاں چو گشت از سه جول پنجم شب جمعه پے خیمه شنش میرزا سکندر خاں</p>
<p>بگو بصوت خوش آهنگ بلبل بیدل شکفته شد گل معنی بوستان امید س ۱۹۰۵</p>	
<p>تاریخ تولد سعید فرزند دلیند و اب میرزا غلام صدیقی خان صاحب</p>	
<p>نموده رخ گل باغ اطمینان</p>	<p>خوشا فرخنده روز و نیک ساعت</p>

<p>ز تولد پینیس نور بصارت بدید اختر برج شرافت خدا عمرش دهد با جاہ و حشمت برآمد نیر مسج سوادت محرک از پے سال ولادت</p>	<p>منور گشت چشم خاندا نشس دل خویش داتار بشارت گردید عطاء اللہ کو نامش ہنات ربیع الاولیں سہزادہ چو گردید چو شد حال سکندر مخلص بن</p>
	<p>یگو بیدل مہایوں سال تاریخ مبارک نو گلستان دولت ۱۳۲۳ھ</p>
	<p>تاریخ مسجد جدید واقع محلہ طرہ باز شہر پشاور</p>
<p>بنائے مسجد اہل جماعت سراج الامت و فخر الامات بنا کردند با این زیب و زینت قدم زد ہر کہ در این جہد کلفت غریق لجنہ و ریاسہ سیرت</p>	<p>بمجد اللہ باشد خوبصورت زمین فیض پاک بو حنیف بامداد جناب عنوث اعظم جزاء اللہ فی الدین خیرا پے تاریخ یوم بیدل زار</p>
	<p>خردور گوش ہوشم گفت سالش عجب شد سجدہ گاہ اسعد عمارت ۱۳۲۳ھ</p>

نوم فارسی جناب مولانا غریب صاحب ذوالقدر

<p>چہ شدے چرخ آفتاب غریب نیکیا بست فیضیا ب غریب الغلابیست انقلاب غریب آسمان سخن سحاب غریب چوں لبت از جہاں جناب غریب کشت مارا غم جناب غریب در غم و درود اضطراب غریب آیدم لحظہ لحظہ خواب غریب آہ انسان بے حساب غریب تو کجائی بگو جناب غریب رخ پوشید آفتاب غریب ایں نقاب عجب حجاب غریب کہ ز شفقت و بد جواب غریب چو بولوبستہ طاب غریب حاش للہ کجا جواب غریب آنچنان مستم از شراب غریب</p>	<p>از نظر شد نہاں جناب غریب صوفشاں ست آفتاب غریب آہ از رحلت جناب غریب وائے حسان ہند مولانا شمع بزم سخنوراں گل شد از دل خستگان چہ میسر سی محشر شد پای ز فریادم از فیالم نئے رود ہرگز یاد مہرش بدر دہا آورد حبیبو میکسم غمے یابم گشت عالم بچشم من تاریک خود نہانت جلوہ اش پیدا اے امیر الکلام باز مرا منوال زفت آل ہنزد کے یکہ نسبت دہم کمالش را از سرم نشہ اش نخواہد رفت</p>
---	--

<p>بہت یک نسخہ کتاب غریب باب فیض است باز باب غریب بادور قرب حق جناب غریب</p>	<p>بہر تکیں خطوط اصلاح للہ الحمد بہر شاگرداں من پس از ہر نماز مینخواستم</p>
<p>دیگر قطعہ تاریخ مولانا غریب صاحب</p>	
<p>از جہاں رفت مرشد کامل گفت بیدل غریب صاحب</p>	<p>اے چہ گویم غم محمد خان سال رحلت چو آسمان پر رسید</p>
<p>قطعہ تاریخ و فائز آیات جناب سید فضل علی صاحب</p>	
<p>سید عالی نسب فضل علی یو و چوں خورشید عالم شکیلی لطف و خلق مصطفیٰ مہر علی سہم و سہراز و - مہر دلی رخ پوشیدہ زونیلے دلی از طفیل آل اطہار بنی</p>	<p>منظر نور خدا نفس نبی آنکہ با حسن عمل اندر جہاں مینمودے باکس و نا کس دمام بادل غم دید گاہ بودے لب آفرماہ حجابی بست و یک شاد بادا روح پاکش در جہاں</p>
<p>ہاتھ نعیم پے سانش بگفت رفت بیدل - در جہاں فضل علی ۱۳۲۹ھ</p>	
<p>ریختہ تاریخ انتقال پرہال محمد امیر خان صاحب فرزند و بلند جناب آقا محمد علی خان</p>	
<p>کہے باشد پے آزار اکثر</p>	<p>نہاں زین آسمان کینہ پردہ</p>

<p>شعبانہ راگزارو نے گدارا چو آمد بہت ونہ ازماہ ذالحجہ شریف و قدردان و نوجوانے برصوان شاد باد روح پاکش زور و فرقت نحت دل خویش</p>	<p>رساند جملہ را در خاک یکسر شدہ در مغرب آل مہر مند امیر و خان و افغان و لاور طفیل آل و اصحاب پیغمبر شدہ صدیق خان مخزون و مظهر</p>
---	--

پے لوح مزارش بیدل زار
 نوشتہ افسوس خان بنہا پرورد
 ۱۳۳۵ھ

تاریخ وصال جناب خلیفہ عبدالرزاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی

<p>طائر روح عبید الرزاق آہ روز دوشنبہ وہم ذیقعد نقشبندی مجددی بود دست نے پنداش غرور و نخت ذکر حق و اشتہ خفی و جلی در سینہ وصال آل مرحوم</p>	<p>کرد سوئے بہشت چوں پرواز بود وقت سپاہ جان نیاز از مریدان چنان ممتاز نازشش بود با نیاز و نماز در دل و بر زبان یسوزہ گدا بالقب غیب شد بمن و ساز</p>
--	--

گفت بیدل پے سن و سلسلہ
 منعم خلد شد بعد اعزاز
 ۱۳۳۰ھ

تاریخ وصال جناب خواجہ مستان شاہ صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ

زور و خواجہ مستان شاہ چشتی مر ذیقعد را ہفت و دہم بود شرف خانقاہش شد بدلی مس قلب زمانہ را بہ الطاف بہ علم و حلم و اخلاق و فضائل بہ فقر و مساکین یذل میکرد مردان عقیدت الیواسے بفسر سال غم بودم کہ ناگاہ	شدہ آل دلم چوں نخل ماتم کہ رضواں کرد او را خب ر مقیم تر قہم شریف فخر آدم نگاہش ساختہ اکسیر عظم مسلم بود آل محمدا ز عالم با اوقات از دینا رود ہم زور و فقر قتش نالان و پر غم رسید از غیب آوازے بگو شوم
---	--

بگو سال وصالش بیدل زار
شمستان کابل رکن عالم
۱۳۲۰ھ

قطبہ تاریخ و قاضی آیات حضرت فصیح الملک بلبل ہندوستان ذابہ افاضات داغ دہلوی

بلبل ہندوئے حضرت داغ اوستاد نظام و ناظم ملک حاجی و پاکدین و عا لیتقدر بادگوار و نشان حضرت فوق	میرزا خان خوش بیان سخن در سخن بود باغبان سخن نغمہ گفتار و آسمان سخن مقتدائے سخنوران سخن
--	--

گشت برباد بوستان سخن نالہ باخیز و از زبان سخن ارحبی خواند از جهان سخن	شد نہال نخل بند باغ سخن چوں نہ نالہ ز فرقت او ہند نہمی شد چو از سر و الحجبہ
سال نقاش گویو تو بیدل زار وائے اے نکتہ وال جان سخن سہ ۳۲۲ھ	
تاریخ وفات حسرت آیات جناب مفتی مولوی محمد صاحب شاپکا	
حاجی پاک مولوی محمود جان بحق داد و راہ حق پیود مستقم بود منبع مقصود حق نما حق پرست نیکو بود سرکہ تابد ز حکم رب دود باتق غیب شد بمن مشہود	۳۲۲ھ مفتی عصر فاضل دہر شانزدہ شد چو از سر شوال بہر تعلیم طالبان ہدی عالم و عامل حلیم و خلیق میتوال کرد ہرچہ او خواہد بودم اندر تجسس تاریخ
گفت بیدل بگو سن نقاش نیک انجام و شخصہ صالح بود سہ ۳۲۲ھ	

قطعه تاریخ وصال باکمال حضرت قبلہ مرشدنا و مولانا خواجہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ میر اثر شریف

جناب خواجہ ہمسام احمد	کہ آل محبوب ذات کبریا بود
سلیمان زماں را یادگارے	کمزو روشن چراغ چشتیا بود
جہاں از لمعہ فیض منور	کہ شمع دین پاک مصطفیٰ بود
باوصاف کمال تش و یلیت	کہ جمع مقبلاں را رہنما بود
بوقت فرقت آل مقتدرائے	چہ گویم در ہمہ عالم چہا بود
چونخیم گشت از ماہ محرم	بحق واصل شد راز ماجدا بود

پے سال وصالش بیدل زار
لگو آں - افتخار اولیا بود
۱۳۳۵ھ

تاریخ وصال باکمال جناب خواجہ احمد خالص رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بارگاہ میر اثر شریف

فغان کہ بلبل گلزار چشتیاں رفتند	دیرغ و دور کہ سرخیل عارفان رفتند
خزوغ و مروتک چشم مردمان رفتند	چو انجم فلک از وید دیدگان رفتند
نشان منزل پاکان و صاوا قال رفتند	گلے ز گلشن بہستان مقبلاں رفتند
طیب خستہ دلاں وائے زیں جہاں رفتند	چو شمع انجمن اندیزم عاشقان رفتند
سکون و صبر و تحمل ز طالسباں رفتند	ہزار حریف کہ ماوائے بیکیساں رفتند
فغان ز میرا برآمد کہ کاسے برخواست	منور و نلق حیران ماندہ گال رفتند

<p> نیرنگی بجہاں روشنی مبدل شد حدیث در دل خویش با کہ شرح دہم سرور و عیش و نشاط کہ دہتم از دل نماند رونق بزمی کہ بود راحت روح در چشم دُور و بدل بہت خواجہ احمد خوا دل از تعلق دنیائے دل گرفتہ و باز نکرده اند تعلق بہ این جہاں رفتا چوبست و یک ز صغر گشت خواہم پاکلاں </p>	<p> چو آفتاب ہدایت ازین جہاں رفتند کہ عقل و ہوش و حواسم یگال یگال رفتند برفت جملہ چو آل شیخ کا ملاں رفتند چو ساقی مے عرفاں تشنگاں رفتند کہ عین اوست عیاں گرچہ آل نہاں رفتند بمع مجلس یاران رفتگاں رفتند مجردان طریقت مجرداں رفتند ازین سہائے فنا جانب جنال رفتند </p>
--	--

ز ہر سال و صاہش نوشتہ بیدل زار
ہزار حیف کہ آں - روح عارِ ذال رفتند
۳۵ھ

اشعار فرقیہ مع تاریخ برقات حسرت آیات سلو دوست محمد خاں فیض خان افغانان خلیل شاہ

<p> فغان کہ شد ز جہاں خان باوقار خلیل ہزار حیف نہاں گشت غمگسار خلیل بہست رخت سفر و اسے تاجدار خلیل سیران و مشیر مدبران جہاں نزداد و رگیتی ندید چشم جہاں </p>	<p> سختی و باؤل و نواب نامدار خلیل در یغ و دور کہ شد شان شاندار خلیل برخت اشک غم از چشم صد ہزار خلیل ستودہ سہہ قاتان ذی وقار خلیل چنین مہذب و خوش خلقی و دوزخدار خلیل </p>
--	--

عزیز خلق جہاں رفت از دیار خلیل لیق و لایق و ممتاز و افتخار خلیل ز شان و شوکت او بود اعتبار خلیل کہ بود سرگلے از گلشن بہار خلیل بہین قول و دلیل و ہنر شعار خلیل کہ فرش راہ تو شد چشم انتظار خلیل کہ سد باب شدہ جملہ کار و بار خلیل کہ است شیر علی تیغ آبدار خلیل بسوی قلدیس رفت کا مگار خلیل	خجستہ صوت و نیکو سیر نکو کردار جناب دوست محمد معزز و دلشال ز ہجستہ ملت خمیستودہ قوم وجود او ہمہ سرسبزی خلایق و ملک ہنر پسند و ہنر پرور و ہنر دانے دگر بیا و بدہ جلوہ جمال نکوت بیا بیا و بکن حل مشکلات کثیر غنیمت بجالش نشست پور نکوش دوم زماہ حبیب گشت زین جہاں فنا
---	--

ز بہر سال و فانش نوشت بیدل زار
بشربہ - کوچہ فردوس نا مدار خلیل
سہ سہ

قطبہ تاریخ بر اقبال پر ملاں جناب ارباب نواب زاوہ محمد عالم خان صاحب مرحوم
خلف عیال جناب خان بہادر نواب ارباب محمد حسین خان صاحب مرحوم و معقول
رئیس اعظم افغانان مسند پشاور

زمرگ خان عالم نوجوانے شریف و باادب صاحب تمیزے	بر آمد از دل بیدل فغانے خلیق و دلنواز و دستمانے
--	--

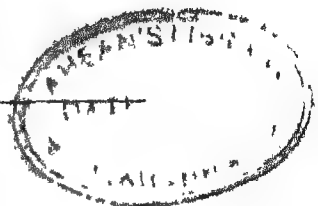
انیس و مونسی خلق جہانے	ملاذو مرجع سہر نکتہ دانے
گلے از گلشن نواب لندی	کہ بود آں زبدہ خانان خانے
رواں شد اشک عالم در پیراں	رحیل منزل بارغ جنانے
چہ حاصل شد ترا سے باد صحر	کہ گل کردی چراغ دود ملانے
بگفتا تو نہ واقف ہے در دوران	کہ باث سہر بہارے را خزانے
چو از ماہ رجب بست و ششم شد	بجنت رفت آل جان جہانے

ز بہر سال نقش، بیدل زار	
بگو۔ شد مرگ خانے نوجوانے	
ساعت ۱۳۵۱ھ	

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات عالمہ اعلیٰ نال اجل حضرت استاذی مولانا اولیاء
مفتی عبدالرحیم صاحب پیشادری نور اللہ مرقدہ

آں یگانہ فاضل استاد من	مفتی عبدالرحیم الیوا گذشت
چوٹ بٹ از ماہ شعبان بست و یک	بہر عقبی راہ دنیا در نوشت
گفت بیدل بہر نقش در حزن	عالی در چشم من۔ تاریک گشت

۱۳۵۱ھ



قصائد

قصیدہ مدحیہ حضور پر نور علیہ السلام حضرت بندگان عالی متعالی میر عثمان علی خان بہادر
شہر یار دکن خلد اللہ ملکہ واسطنتہ

سراے بلبل خوش لقمہ خوان باغ جمیل	بمحدث شہر مدوح بے عدیل و مثیل
دماغ اہل معانی خیال عقل عقیل	فروغ دانش و نیش بہین قول و دلیل
نصیر غمزدہ گان فلاکت و افلاس	بشیر خستہ دلائل - مذلت و تذلیل
گل ریاض مروت شمیم گلشن فیض	ریاح روضہ باغ شرافت و تجلیل
ظہیر اہل کمال و ملاذ فضل و بہتر	خبیر رمز و کنایات ہر جزیل و نبیل
زہنجختہ دوران خجہ خلاصہ عصر	کہ بہت علم و مہر را بذات او تکمیل
صیائے ملت و دیں بادشاہ نیک شہرت	کہ اوست بر لب پیرو خواں بذکر جمیل
نفاذ حضرت عثمان کرم چو شاہ نجف	شدہ است اسم گرامی صحابہ را تمثیل
غینت است بسا ذات شاہ عثمان جاہ	پے نظام ممالک چہ از کثیر و تقلیل
بہار او شدہ واعقدہ ہائے ملک و کن	بوقت او شدہ حل مشکلات کار و جیل
زمین او شدہ سرسبزی خلائق و ملک	ز فیض او شدہ نہرویل و صراط و سبیل
سلم است بآتش امور و او مستعد	مستحق است تعدل و نوال او تفصیل

<p> بو صفت حاتم و نوشیرواں در تمثیل کہ اوست راحت و رد دل سقیم و علیل بایں کہ نیست کم ہمزبان در تحنیل ز ناسپاسی اہل زمان و چرخ و خیل ز انقلاب زمانم بحالت تبدیل کہ پرسد از من دل خستہ و سقیم و علیل خلاف طبع نہفتد مگر بیان طویل الہی تاکہ بود خور بہ آسمان قنیل </p>	<p> دریں زمانہ کے برزیاں نے آرد چراغ اہل و کون ناز و ابتہارج کند بایں کہ بردہ ہم و ہمتائے جنس گوسے مکمل بسا بگفتہ و شاہا کہ نہ گفت - چہ گفت شہاچہ گویمت از مفلسی و ناداری بغیر ذات خدا نیست غمگسار مرا بقول سعدی شیراز پر حذر ستم الہی تاکہ بود گردشات لیل و نهار </p>
<p> مدام باہو در خشمہ در جہاں بیدل لہنیائے نیر مدوح من بقدر حلیل </p>	
<p> قصیدہ مدح بصفت توحش مع سال و رود مسعود شہزادہ عنایت اللہ خان صاحب خلف ارشد شاہ افغانستان ب خطاب سردار </p>	
<p> نویدای اہل دیں فرخ شمیم میوں قدم آمد بایں سلاطین دی شعور و ذکشم آمد رئیس المسلمین ظل اللہ بحسرم آمد امیں زار و مضطر دافع رنج و الحم آمد عزیز و ذوقتون و تاملار و محترم آمد </p>	<p> ۱۔ جو بہ قہر و غور حین آں رشک جم آمد ۲۔ امیں ملک دیں نور چراغ خانہ دولت ۳۔ سلندر شوکت و دار احتم اندر رکاب او ۴۔ دوائے رنج و درد ہر مرض نکمت افلاس ۵۔ بجائے قوی کمال و اہل فضل و دانش و حکمت </p>

نوازے جو دو اکڑش بجالم رفت ہر جانب	امیر با سخا شہزادہ فرخ شمیم آمد
یچم لطف و عطایش نام حاتم رافرو شستہ	تد امیر سلیمش بہر عالم ملتم آمد
امید و مرجع راز و غریب و مفلس و بکس	لطیف و محسن و ذوالاقتدار و ذوالکرم آمد
منو و گرد مسلم بل زمین بند میگوید	خجہ والا گہر نجر عطا کرد وں خیم آمد
ادیب و با وفا و پاکدین و نیک افلاقی	تقیض خاطر حاد پر کس با شتم آمد
<p>بگو در صنعت تو شیخ بیدل وصف و تائیش</p> <p>زہے اعلا گہر کان سوا عالی ہم آمد</p> <p>۱۳۳۰ھ</p>	

قصیدہ مدحیہ امیر حبیب اللہ خان صاحب الی افغانستان بمقرب خطاب شاہی

طبع سوندن من و خاتمہ شیریں اقوال	شد محرک بنوید شہ فرخ افعال
حائمی دین مبین شاہ فرا سال جمباہ	معانی شان و شکوہ منبع جو و افعال
مرجع اہل نہر مصد مہر و اخلاق	ما من عاجز و مسکین و غریب و بے مال
قانع بغض و حد قانع کفر و الحاد	پیر و دین الہ آخر و فرخندہ فصال
اکبر من عل گشت لیعالم ممتاز	بد شک صد قیصر و غفور و مکنندہ الحال
انگہ دانش قدہ ازیر فرا سال سیموں	بجمال و کمال و نجیب ال و بنوال
مژدہ لش پر بود است دل خلق جہاں	ز ان صیب میکند اقبال بد او تقبال
انوش اللہ چہ مست حبیب اللہ خان	کہ دہا تم شدہ شیریں ہمدش الحال

بارک اللہ بایں شان و جلال و اقبال بنو ذناب تکلم بنود استدلال حاش للہ کجا غره کجا ماه کمال بیدل جہا طلب مدح سرا خیر گال تا بود روز و شب و ارض و سما و مزل	شد مسلم شہاں شاہ بلاد کابل حاسد اہل غرض را بر سوز تلکش نسبت ادب بکبری و بجاتم خوانم میکن زخم تیایخ و دعائے شہ دیں تا بود عالم اسکان و نشان ہستی
--	---

یا الہی بشہ نیک حبیب اللہ خان
روز افزون بود شان و توان و اقبال
۱۲۲۳ھ

قصیدہ مدحیہ در خیر مقدم شاہ افغانستان از کابل بجانب ہند

بر اوج وصف ملک چاکر یک پالوس فروغ بخش چراغ قیاس جالینوس رہ بودہ گوئے فضیلت ز عقل طلیموس فسائے دجیم و فغفور و خسر و کاؤس کہ غیر بانگ سوزن نہ سر زند ناؤس شد ست کیسہ ہر پینوا غنی ز فلوس نبائے مفسد و تہا ز و حاسد و جاسوس منودہ کسب ستور فیض آسمان فلوس	ہائے فکر و فلک سیر من شدہ مالوس اوا شناس رموز و قائق شاہی ببارگاہ تو ہر یک زمرہ او ترا بہ پیشین ذکر جمیل تو کے فروغ وہ بہر دست چنناں رونق مسلمانی یزیر سایہ لطفت شہ کریم النفس زمین ہمت والات گشت برکنده شمار مہر سخائے تو گشت عالمگیر
---	---

توئی کہ مظہر الطاف ذات رحمانی
 یہ اس شدہ ہمہ از فیض حسن تدبیرت
 ہر وصف بادشہ و شانہ زادہ مسعود
 سراج ملت و دیں ظل حق حبیب اللہ
 خیال الفت تو دہم کشیدہ بزور
 ز پا فادہ و آفت بجان و بر بادم
 زمانہ با من آشفته دل جہا نمتود
 بسوئے اہل سیر، بیچ التفاتش نیست
 بہت وادمن اے داوگر برائے قدا
 الہی تاکہ بود رونق مہ و خورشید

دام باد حبیب اللہ اے بتیل

کہ نیست مثل و نظیرت بعالم محسوس
 بلا و ملک خراسان زلفہ سالوس
 قصیدہ ہاسہ نوشتم چہ دلکش مانوس
 گروہ مسلم و اسلام را توئی ناموس
 و گرنہ شکر کجا و کجا من مایوس
 ہر آنکہ دیدم رگفت اسے لبہا انوس
 فغانہ ز طالع و از دل اختر منوس
 مگر بصورت زیبای و زینت ملبوس
 کہ وار ہانیم از دستبرد چرخ شمس
 الہی تاکہ بود زینت جہاں چو عروس

تخت و تخت دکلاہ و سپاہ و جہاں و جلوس

مختہ تمہارے دم سے سب سامان عیش
 قلم حضرت امیر الکلام مولانا محمد رفیع صاحب فریب سہا زبوری مرحوم کی نگاہ محبت جو اس خاکسار کو بھی ناظر بنائیں
 اس کا نام نہ حضرت موصوف کے اس مراسلے سے لگا سکتے ہیں جو انھوں نے زلیب دیوان کے متعلق تحریر فرمایا تھا۔ چونکہ آپ کا ساریا سہا زبوری
 مولانا کا نام تھا اور نہ اس وقت آپ دیوان سوز بتیل کی تیار دینا و تواریح کلمہ اور کلمہ کرتے تھے۔ اس لئے یہ مناسب ہو کہ تشریف لائی جائے
 اس امر کو بھی بطور تبرک و تکریم درج کروں (مشر) و دین رشاد اے بتیل مرا حاجی غریب پیر شرمشاد رشاد ہر شہد استناد و نور۔
 رقم نیاز کشی، بتیل جگر رش
 بر دم شمع و دل و دھن۔ غزلین دیوہ و اس ہیں ان کو اور تمام غزلوں کو اس طرح درج ہائی کر لیا جاسے۔ اولی اردو کی غزلیں
 ردیف دار لکھی جائیں۔ جب ردیف الیت کی لکھی جائیں اور غزلوں۔ اندراج کو کچھ ورق چھوڑے جائیں اور دوسری ردیف سہروردی
 سے شروع کی جائے۔ اسی طرح سب ردیفیں دی ہنک ختم کر دی جائیں۔ فارسی کی اور ردیف دار غزلیں نئی لکھنے کی ضرورت نہیں۔
 اردو کا نام غزلیں ہونے پر منوان (خندہ باری) قائم کر کے جملہ غزلیں ہی تحریر کر دی جائیں۔ جب فارسی غزلیں اختتام کو پہنچیں بعد ازاں
 لکھتے اردو کے بعد فقہانہ اور رباعیات لکھ کر جا سکیں۔ پھر دیکھنا ہے کہ جو کچھ کہاجات ہے۔ دیکھنا و تواریح و تکریم اس کے بعد میں
 لکھ کر اور لکھ کر لکھیں۔ اطمینان رکھئے۔ انوس یہ ہے کہ میر کا طبیعت کاسا دی رہتی ہے اور جو میں بدشو اس کا کرتا ہوں اس کا
 طبیعت پرست ہوتا ہے اور ہنکاسا کام بھی مباری معلوم ہوتا ہے۔ (محمد رفیع علی نقی)
 (نوٹ) بوجہ عدم گنجائش جتنے کہ وہاں باریک لکھا گیا ہے۔ (بتیل)

تقاریظ و قطعاً تواریخ

عطیات شاہیر عصر و اساتذہ دہر حروف تہجی کے لحاظ سے ذیل میں درج ہیں تاکہ کسی صاحب کو تلاش کرنے میں وقت نہ ہو۔



جناب منشی بوعلی صاحب اثر سسار پوری ضلع سہانپور

<p>مندیوال نوید طبع در گو شتم رسید یا زده اعدا و راجوں دور کروم اے اثر</p>	<p>بوو از فروائے فردا فکر تا رخس مرا طبع شد دیوان بیدل طبع شد آمد ندا</p> <p>۶۲ ۱۳ — ۱۱ = ۱۳۵ھ</p>
دیگر	
<p>چھپا دیوان حضرت بیدل لیکے اعدا و راو لکھدو اثر</p>	<p>مندی کے ہیں جو ایک قابل ادیب ہے یہ دیوان جانشین مغرب</p> <p>۱۲۶۴ + ۲۰۵ - ۱۹۳۲ھ</p>

جناب حضور احمد خان صاحب آٹم بریلوی تلمیذ رشید حضرت امیر سیتانی صاحب کھڑکی
بعد حمد خالق الش و جمال و لغت سید کون و مکاں و منقبت اصحاب کبار و
محدث الاطہار سالک مسالک عاجز راقم آٹم بریلوی گفتار آتا ہے اور عاشقان

معنی رنگین دلدادہ گان خیالات باریک بین کو مژدہ سنانا ہے کہ دفتر فصاحت
مضر بلاغت، مخزن سلامت، معدن متانت کرشمہ فکر رسا جلوہ گاہ طبع و کلام
بہار باغ سخنوری موعجہ دیباچے معنی پزوری یعنی دیوان شاعر انگین بیان
حضرت شیخ محمد دلاور خان المتخلص بیدل پشاور قریشی فاروقی تلمیذ رشید
مجتبیٰ مفتی امیر الکلام حسان الہند حضرت مولانا مولوی حاجی محمد خان صاحب غریب
مغفور سہارنپوری کا کہ جس کا ہر مصرعہ ریختہ محسوس و لفظ دلاور پیکر حیناں
ہے۔ ہر بیت سادہ رشک ابروئے نازنیناں شوخی مضمون گرمجوشی ہے۔
محبوبوں کی ریلطہ میں ہم آغوش ہے۔ ہر ایک شعر نیش میں چست۔
ترکیب میں درست سے عاجز کو اپنا متفرق کلام سنایا ہر عیب سے بہرہ پایا۔
جس کو سنکر یہ قطعہ تاریخ راقم آتم زبان پر لایا۔

غریب نامور شاعر کے یہ شاگرد بیدل ہیں
نہ کیوں فن سخن میں مرتبہ حاصل ہو کامل کا
لکھی نارتیج کلک فکر سے آتم نے یہ اسکی
بہت جامع بہت نادر ہے یہ دیوان بیدل کا
۵۱

جناب حافظ حاجی علی حسن صاحب حسن مارہروی تلمیذ رشید حضرت فیض الملک صاحب
داع دیوانہ پروفیسر علی گڑھ یونیورسٹی و سابق پروفیسر الملک، مصنف جلوہ داع و غرذاک

<p>پائیں گے لطف سخن ارباب فن اس میں یکما ہیں وہ سب سروطن ہے سنو ایک ایک کی مجموعہ خوشہ چیں میں جبکہ پروین و پرین نقطہ نقطہ اس کا ہے دُرِ عدن ہوں چمن میں جیسے گلہائے چمن چاہتے رہتے ہیں لب شیریں و بہن کیوں نہ ہو مطبوع و مرغوب زمن ہر ادا کا اک نیا ہے بانگین تازگی بخش اسکی ہے مشق کہن</p>	<p>کلیات نظم بیدل دیکھ کر شاعری کی جس قدر ہیں خوبیاں لفظ و معنی ہوں کہ اسلوب بیاں رفت تخیل ہے افلاک رس شعر شعر اس کا ہے موتی کی لڑی یوں ہے نگہت بیز اسکا حرف حرف یہ عذوبت ہے کہ پڑھ کر اس کے شعر اس فصاحت اس بلاغت کا کلام فارسی بھی اس میں ہے اردو بھی ہے اہل دل پائیں گے لطف نوبنو</p>
---	---

فکر ہے تاریخ کی احسن اگر
کہدو۔ بیدل کا ہے دلکش ہر سخن

سلطان الشعراء جناب منشی محمد احمد صاحب احمد قریشی سہارنپوری جانشین
امیر الکلام حسان المہنا مولانا غریب مٹا سہارنپوری

میں افسوس کرتا ہوں کہ جب تک اپنے استاد بھائی حضرت بیدل کے دیوان کی تالیف
تقریباً بیسے معذور رہا۔ وہ اوقات عالم اور افکار زمانہ سے تاخیر و تاخیر ہوتی رہی۔ اب
وہ وقتہ نگاہ کیونکہ دیوان کی طبعیت قریب قریب ختم ہے کہ صرف دو باتیں کا پہلا

باقی ہیں۔ میرے انہماک اور تفکرات کا عالم بدستور ہے۔ بھائی صاحب کا تقاضا پر تقاضا چلا آتا ہے۔ حیران ہوں کہ کیا کروں مکمل اور مفصل تقریظ کیلئے نہ وقت ہے نہ فرصت نہ اپنا فرض ادا کر سکتا ہوں نہ بھائی صاحب کے ارشاد کی تعمیل۔ تاہم اتنا ضرور عرض کئے دیتا ہوں کہ بھائی بیدل کا اگرچہ مولد و مسکن پشاور سرحد ہے۔ مگر آپ کا آبائی وطن سہارنپور ہے۔ جو ہمیشہ اہل علم کا مرکز رہا ہے۔ اور مذہبی درسگاہوں کے لحاظ سے ہندوستان میں سب سے اعلیٰ اور افضل مقام مانا جاتا ہے۔ آپ کا مذاق سخن ہر اعتبار سے قابل تحسین ہے۔ بلندی تخیل۔ بندش الفاظ۔ ہیئت جذبات۔ اسلوب بیان۔ روانی۔ روزمرہ کوئی خوبی ایسی نہیں ہے جو آپ کے کلام میں نہ ہو۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کی خصوصیات شاعری پر کچھ روشنی ڈالوں مگر ضرور ہوں کہ ادھر دیوان کی طباعت قریب اختتام ہے۔ ادھر میں اپنے کارہائے ضروری سے عذیم الفرصت ہوں صرف اتنا گزارش کئے دیتا ہوں آپ اردو کے بہترین شاعر کے علاوہ فارسی شعراء میں بھی ایک ممتاز شاعر مانے جاتے ہیں۔

تاریخچائے اشاعت

کاغذ پر درود کی تصویر کھینچی گئی ہے	گویا ہر اک غزل ہے اک مرغ نیم لہلہ
مال اشاعت اس کا کیا پوچھتے ہو احمد	توسیع جذبہ دل ہے شاعری بیدل

دیگر تیاری

یہ اشعار مایہ زیب ہیں اور یہ سب سے پہلے

طبع کا سال تصویر میں جو پوچھا احمد دی صاحب قیس نے۔ لیٹی گلستان سخن ۵۱ ۳۵	
دیگر ان کے دیوان کا ہر شعر نہ ہو کیوں دل دوز کہو۔ تصویر خیال آج۔ ہوئی نور افروز ۵۱ ۱۳ ۵۱ ۲۸ ۳۲ اس مصرع سجری ادیبوں کا دو لڑائی نہیں لکھی ہیں۔	درو کی حضرت بیدل ہیں سہا تصویر فکر تاریخ کے مصرع کی اگر ہے احمد
دیگر ہوا گویا گل مقصود حاصل نہاں آرو ہے نظم بیدل ۵۱ ۳۵	کلام استاد بھائی کا چھپا کیا لکھی احمد نے تاریخ اشاعت
نوٹ:- بزم سخن بریلی سے متمتع طلائی اور خطاب سلطان الشعراء ملا۔ ماخوذ از رسالہ شاعر (امروہہ) بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء	
حضرت بیدل کا دیوان چھپ گیا ہر غزل، ہر لفظ، ہر اک شعر تر ہے یہ دیوان یا کوئی اعجاز ہے	جناب ڈاکٹر سلطان احمد صاحب اظہر کیانی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ام۔ بی۔ ای۔ ایس۔ و منشی فاضل چیف ایڈیٹر ایجوکیشنل کرائیکل اسکاؤٹ گزٹ ناظم انجمن ادو بزم اہل کمال

ہاں اسی کا نام ہے سحر حلال
لکھدے "کشف شاعر و غافیاں"
۱۹۳۲ء

دم بخود ہیں سن کے سب اہل زباں
نکرستے اظہر اگر تاریخ کی

فصح البیان جناب منشی منظور احمد خان صاحب مدنی۔ افسر امر وہوی جانشین
حضرت شوق صاحب قدوائی رحمۃ اللہ علیہ

شاعر کامل منشی شیخ محمد دلاور بیدل فہرستہ رنپور میں اگرچہ اپنے وطن مالوٹ سے
کوسوں دور ہیں حالانکہ امیر الکلام مولانا غریب سے فیض پایا ہے۔ اردو فارسی
دونوں زبانوں میں کمال سخن بہم پہنچایا ہے امر معروف کو توضیح و تشریح کی حاجت
نہیں آفتاب خود اپنے وجود کے لئے برہان ہے۔ کلام بیدل کو کسی رسمی افتاد
کی ضرورت نہیں۔ روشنی طبع ایک ایک شعر سے تابان و درخشان ہے۔ واقعی
فکر سخن معقول ہے۔ بہت اچھا کہتے ہیں۔ زبان و محاورہ مقبول ہے۔ گویا سرت
دروانی کے دریا بہتے ہیں۔ خدا کرے دیوان بیدل اہل دل کے زخم جگر کے لئے
مرہم ہو۔ طبع ہو کر مطبوع اہل عالم ہو۔ قطعہ تاریخ

جب ماحسن صورت ترتیب
قطعہ فکر یادگار غریب
۱۹۳۲ء

بیدل خوش رقم کے دیواں کو
لکھ دیا افسر سخن گوئے

جناب مولوی سید حسین شاہ صاحب انور چشتی میروی دوالمیا لوی مقیم

چو ہاسیدن شاہ صاحب ضلع جہلم پنجاب

عجب دیدم کتابے لا جوابے	پُر از رمز نکات بے حسابے
ربان عاشقے بیدل خطا بے	کلام مست چشم پر شرا بے
ہن منت پیر معانے	غلام خواجہ عالیجنابے
غنی بحسب عرفان حقیقت	حسرتی جلوۂ عالم خرابے
خراب بادۂ گلرنگ ساقی	اسیر طرۂ پرتیچ دتا بے
مدیث عشق خواب خوب نوشت	گرفتہ شہرت اندر شیخ و شاہے
زہر عاشقان جلوۂ دوست	کشیدہ حسن معنی از حجابے
الاے بادہ نوشاں محبت	ازیں خوشتر کجا باشد شرا بے
مہراں کو زیں مئے عرفاں نیوشد	شود از وصل جاناں کایا بے
دعائے انور بیچارہ گرداں	بدر گاہت خدا یا مستجابے

بود پیوستہ فیضانش بعالم
ز فیض احمد علیجنابے

عالیجناب فضل رب خان صاحب باغ رئیس سنبھل ضلع مراد آباد جانشین حضرت
فصیح الملک داغ مہاراجہ دہلوی

اپس میں کہہ رہے ہستی شاعران ہند
بیدل ہیں خوب شاعر شیوا بیان ہند

دل سے کہا ہے حضرت بیدل نے جو کہا
اے باریخ کہد و صاف یہ ہے (امتحان ہوتا ہے)
۱۳۵۱ھ

جناب حکیم سید نعل شاہ صاحب برقی صدر بزم ادب پشاور تلمیذ رشید میر آند کمال حضرت
حکیم سید ضامن علی صاحب جہل لکھنوی

آخر ہمہ سوز، مکمل گداز، سبکدوش، پیکر عشق، سرپا درد، مجسمہ ذوق، اسم بامسمیٰ،
مسمیٰ باسم، دلاور بیدل کی جالکاہی و مگر کاوی رنگ لے ہی آئی۔ اور سوز بیدل کی
کتابت اور پیر طباعت کا سامان ہو ہی گیا۔ اور صلاح پھر ہی گئی۔ کہ ایک طرف کلام اردو
کی سانولی سلونی، موہنی سن موہنی دیوی سولہ سنگار بارہ ابرن کئے عجیباتی و شکیلوں
سے من برون کرتی دل لہجاتی نظر آئے۔ دوسری طرف صباحت بہر ملاوت بخش نظم
نارسی کی شاہد، عناد و محبوبہ خوش لقا ہر صفت ہو رہی عیشوہ و ناز بزم سیکساران ادب
میں ساتی ہوش رہا مگر رونق افروز ہو۔

برقی عفی عنہ

کہوں نہ کہ تپست سوز خوش طالع دی ہوش ہو
دعش ہائے خمستان ادب کے واسطے
کج تنہائی میں دل کا سوز بیدل سے لگاؤ
آقا اس دیوان کیف انوار کا سال انطباع
سوز بیدل کی طباعت کا جوینہ و لبست
سوز بیدل ساز کیف شعری کا شہتہ
صحبت و تفریح و خت رز کاہنہ و لبست
جلوہ رنگ نشا ط ساتی بہت ہے
۱۳۵۱ھ

دیگر	
دلوں میں دوستوں کے جوشِ مسرت ہے کتابِ عشق و محبت - سنِ طباعت ہے ۱۳۲۴ = ۱۳۵۱ھ	لگائے پھینچے جو دیوانِ پیارے بیدل کا لبّ بریدِ حینانِ دہرے اے برق

دیگر	
نظارِ گیان سوزِ بیدل نظارِ گیان سوزِ بیدل ۱۳۵۱ھ	دیدند چو طبعِ گشتِ دیوان گشت - سنِ طباعتش را

رئیس الشعراء ابوالاعرار مولانا الحاج جناب سید انوار الرحمن صاحبِ بسم مجذبی نیازی رئیس جیسپوز میندار آگرہ و علیگڑھ	
آل شیخ محمد دلاور بستود کلام خوب اورا مانیز بحضرتِ بریلی مجموعہ فارسی و اردو از سوزِ کلام و لگزارش گفتم برائے طبعِ دیوان	فوش فکر سخن طرازِ کامل ہم بنیود و ہم جناب سائل زاں نطقِ حسنِ شمیم فوشدل دو ساغر سے باپلِ محفل پیر اہل دلست ہمچو بسم تاریخِ جدید سوزِ بیدل ۱۳۵۱ھ

وحید العصر فریدالہر افغانی را الملک استیاز الشعراء عالمیناب حاجی سید حمید الدین احمد صاحب
بیخود دہلوی۔ وہ نشین عالمیناب فصیح الملک داغ صاحب دہلوی

حضرت بیدل میں شاعر یا کمال
سوز بیدل ان کا دیواں ہمیشہ
ہے پشاور جلسے بود و باش حال
شاعروں میں تھے وہ اک ماہ کمال
ہے تخلص بیدل نازک خیال
چست بندش اور پاکیزہ خیال
سنتفیض ان سے ہیں اکثر اہل حال
سنتے ہیں زاہد جسے بے قیہ قال
جس کو قاضی بھی سمجھتا ہے حلال
ہے بلاغت میں کہیں حاصل کمال
سچ ہے۔ یہ ہیں شاعر شیریں مقال
روز مرہ کا بھی رکھتے ہیں خیال
ان کو دلی سے بھی ہے الفت کمال
حب کیا تقریظ لکھنے کا سوال
مصرعہ تاریخ کا ہے گر خیال
ہے یہ بیخود سوز بیدل ہمیشہ
۱۳۵۲ - ۳ = ۱۳۵۱ھ

ہے سہارنپور آبائی وطن
ان کے استاد سخنور ہیں غریب
کیا لطیف ہے دلاور نام ہے
شعر میں شوقی بھی شیرینی بھی ہے
بعض شعروں میں تصوف کا ہے رنگ
معرفت کا وہ مدلل ہے بسیار
وہ اُبتی ہے شراب معرفت
ہیں کہیں اشعار سہل الممتع
چاشنی ہے قند پارس کی کہیں
ہاں و دل سے ہیں یہ اردو پر فدا
ماتے ہیں یہ مرے استاد کو
بیخود کج جج بسیار سے آپ نے
کوشہ دل سے وہیں اٹھی صدا
سراڑا کر حلقے والے کا اکھو

عالمیناب مستطاب لواب فصاحت جنگ بہادر جلیل القدر حافظ جلیل حسن ضابط
استاد حضور فیما بکچور شہر یار دکن عہد اللہ ملکہ و سلطنتہ مانشین ملک الشعراء
حضرت امیر مینائی صاحب لکھنؤ

بارک اللہ ہو گیا مطبوع بیدل کا سخن صفیہ صفحہ میں ہے گلہائے معافی کی بہار محب ہے کوئی کوئی شیدا ہے کوئی لوٹ ہے مصرع سال آج نکلا طبع دیوال کا جلیل	اہل دل مانے ہوئے ہیں جس سخن کی تری کیا دیاں گلشن کی ہوں حیطہ بھولے بھری یہ غزل گوئی ہے یا جادو ہے یا فسونگری سو زبید سے ہے گرا گرم بزم شاعری ۱۳۵۱ھ
---	--

جناب مثنوی عبد القدیر صاحب جوہر بھوپالی تلمیذ حضرت مایا صاحب ہندیلوی مدظلہ العالی

طبع شد دیوال بیدل مرجبا جوہر خستہ پئے تاریخ طبع	ہر خیالے بس لطیف بس بدیع از سر ابجد گویو " نظم رفیع ۱۳۵۱ھ
--	---

وحید المورخین جناب حاجی مسد محمد خان صاحب . حاجی میر مثنوی پشادری سرحدی
تلمیذ رشید ایر اکلام حسان الہند مولانا غریب صاحب سہا پوری عالم تقیم صدر اہل ہند
تاریخ غیر منقوط

مرام مصرعہ کروا ہوا مملہ ہسم دیوال ہے ہیشمال زباں حسن و لغزیب متو و تصورات کہیں پر تو خسیال جس طرح نگشتال ہو سر صفحہ فلک	کہ او کرو سلک دور را مرضع ہر اک خیال سے ہے عیاں حسن و لغزیب دیکھو جہاں عیاں سے وہاں حسن و لغزیب ہر ایک سطر میں ہے رواں حسن و لغزیب
---	---

شیریں زبان طربیان حسن و لغزیر
 بین السطور کیا ہے رواں حسن و لغزیر
 ہر صفحہ پہ ہے نور فشاں حسن و لغزیر
 شوقی اگر یہاں تو وہاں حسن و لغزیر
 ہر سو ہے جلوہ ریز جہاں حسن و لغزیر
 تاب نظر کہاں ہے کہاں حسن و لغزیر
 ہوتا ہے کس زمیں سے عیاں حسن و لغزیر
 دور نہ کہاں ہم اور کہاں حسن و لغزیر
 ہر سطر میں ہے جلوہ کنائیں حسن و لغزیر
 یارب رہے ہمیشہ جواں حسن و لغزیر
 ہر لفظ میں ہے چمکے نہاں حسن و لغزیر
 شیریں کلام میں ہے عیاں حسن و لغزیر
 ۵۱

پاکیزہ ہے خیال تو جذبات پر صفا
 سوچ خیالی شورش طوفان ہے سرسرا
 دیواں تمام جلوہ گز طور کیوں نہ ہو
 ہر سمت ایک شان عروس بہار ہے
 اس بزم پر نگار کا انداز دیکھئے
 یہ آنکھ اور جرئت ویدار الاماں
 بیدل کا سوز قسمت سرحد خدا کی شان
 یہ سب کرشمہ ہائے فیوض غریب میں
 دیواں کہوں کہ غربت باغ ارم کہوں
 ہر چشم شوق محو تماشاے دید ہے
 القلم اس کے رنگ مضامین کا کیا بیاں
 عاجزانے خوب مصرعہ تاریخ کہ دیا

دگر ناری

کجا داغ فرقت کجا مہر النور
 کتابت نمایاں طباعت مشور
 خیالات عالی مصنا میں خورشید

کجا سوز بیدل کجا برق سوزاں
 بجا ہست گر بقعہ نور گوین
 زباں شستہ و صاف جذبات الطف

<p>کشیدہ بقراطس اشکال بہتر نمایاں شدہ جلوہ حق سر اسر بلو و تائید غیبی میسر چہ خوف و خطر باشد او راز صر خوشا طبع شد سوز بیدل سر اسر ۵۱ ۱۳ھ</p>	<p>منودہ چہ فروش جلوہ حسن خواباں کشودہ نقاب رخ حسن معنی منودہ عجب چشم بدور کارے چراغیکہ از فضل یزدان فروزد بگو مصرعہ سال تاریخ حاجی</p>
---	---

دیگر مادہ ہائے تاریخ ایضاً منہ

<p>دوش بردوش نماید سہمہ جلوہ راز سوز دل سوختہ بیدل انداز نواز ۵۱ ۱۳ھ</p>	<p>سوز بیدل شدہ مجموعہ صد ناز و نیاز سال تاریخ تصد ناز بگفتا حاجی</p>
<p>بیاض دیدہ فکر لطیف ہے دیواں ۵۱ ۱۳ھ</p>	<p>بہیں ہدایۃ عشق ست و از بہار آباد ۵۱ ۱۳ھ</p>
<p>دلکش کلام اعلا کی تصویر کھچ گئی ۵۱ ۱۳ھ</p>	<p>چھپ گیا بیدل کا دیواں بے نظیر ۵۱ ۱۳ھ</p>
<p>مطبوعہ طبائع شود این نسخہ بیدل ۵۱ ۱۳ھ</p>	<p>چلتی دنیا میں رہے شہرت محسن بیدل ۳۲ ۱۹ھ</p>

دل نشین و دلکش زیباست این ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	لکھ - گلبن گلزار معانی ہے شگفتہ ۵۱۴ ————— ۱۳
صلوہ ارشدہ این شکل کلام طرفہ ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	بیدل کے جگر پارے ہوئے محل سخن ۵۱ ————— ۱۳ھ
موجود ہے دیوان میں تفہیم شاعری ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	نام و نشان رہتا ہے تصنیف سے باقی ۳۲ ————— ۱۹ع
رونق تازہ یافت کلام ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	پر لطف و پر مذاق چھپی ایسی کلیات ۳۲ ————— ۱۹ع
بہتر و زیبا کلام خوبتر ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	گشتہ شائع سوز بیدل بعیدیل ۵۱ ————— ۱۳ھ
بے بیدل و پذیر و دلکش باد ۵۱ ————— ۱۳ھ	دیگر	ہست بیدل شاعر خاصان حق ۳۲ ————— ۱۹ع

<p>دیگر</p> <p>بیدل کا یقینی ہے مذاق سخن حسن ۳۲ ————— ۱۹ ع</p>	<p>دیگر</p> <p>لکھنؤ۔ زیب گلستان مسرت دیوان ۵۱ ————— ۱۳</p>
<p>دیگر</p> <p>سوز بیدل مشہر یزدان ہے ۵۱ ————— ۱۳ هـ</p>	<p>دیگر</p> <p>آئینہ غوثی فصاحت و دیکھ ۵۱ ————— ۱۲ هـ</p>
<p>دیگر</p> <p>شان سخن کی طرز روش و لنواز ہے لوٹ : ۱۹۵۷ء میں سید احمد صاحب دہلوی صاحب فرسنگ آصفیہ کی طرف سے مقابلہ ایک لاجواب تاریخ کہنے پر آپ کو وحید المورخین کا خطاب مل چکا ہے ماخوذ از رسالہ شاعر (امروہ) بابت ۱۹۵۷ء زبدۃ زمان جناب مولانا مولوی قاسم علی صاحب نقوی خواہان مدظلہ سابق سینک ہائی سکول و استاد عالی جناب راجہ کالی چرن صاحب رئیس ریلی</p>	
<p>طبائع ہے صاحب عمل ہے مرحوم کا قبر اب محل ہے یہ ابن مسقر اجل ہے وہ فقر میں صاحب دل ہے</p>	<p>یہ شیخ دلاور اہل ہے باپ اس کا ہے شیخ عبد قادر مقدم جہاں زمانے کا فخر استاد عرب کا ہے شاگرد</p>

شاعر نئی روشنی کا کب ہے
 اللہ کے جوش شاعرانہ
 مشاق ہے فن شاعری میں
 اللہ کے روائی طبیعت
 مضمون ہے شاہد متانت
 مصرع ہو کہ شعر ہو غزل کا
 اردو ہے صحیح فارسی ٹھیک
 جتنی ہے فصاحت و بلاغت
 کیوں شعر نہ معرفت بھرے ہوں
 دیوان ہے سوز بیدل اچھا
 بہتر ہے اٹھائیں ذوق شاعر
 پیش نظر اس کو سب کرینگے
 حاسد کو کلام ہو بلا سے
 اندھے کی چاہ کیا دو آنکھیں
 مجھ سے کہا لکھے سال ترتیب
 کر سکتا ہے کیا بیان توصیف
 فرمان سے ہو گیا ہے مجبور

جاری جو رواج آجکل ہے
 فوارہ ہے فکر طبع نل ہے
 ہر لفظ باسوق و محل ہے
 شکل ہر شعر آپ حل ہے
 ہر چند کہ حجم میں اقل ہے
 یہ جان کا چین دل کی کل ہے
 ہر معنی و لفظ فی المثل ہے
 یہ حاصل روزی اہل ہے
 درویش ہے صاحب ہل ہے
 ہر ایک کے زینت بغل ہے
 خوش فکر کے نخل کا یہ پھل ہے
 اللہ کی ذات سے اہل ہے
 وقت کو نہیں سرجیل ہے
 یہ خلق میں مشہر مثل ہے
 یہ فارسی اردو مشتمل ہے
 بندہ یہ محقر و اذل ہے
 سچا یہ بیان قل و دل ہے

جتاب میرزا دلاور خان بیدل فاروقی پشاورى ہمارے ملک میں فی زمانہ مسلم الثبوت
ایک مشہور و معروف شاعر اور نامور سخنور ہیں۔ آپ بہت مدت کے مشاق اور اپنے فن میں
فرد و طاق ہیں۔ ان کا کلام فارسی اور اردو ہر دو زبانوں میں نہایت اعلیٰ اور قابل
تعریف ہے۔ چنانچہ شاہرہ عمر اور اساتذہ سند نے اس پر بہت قیمتی تقریظیں اور رائیں
لکھی ہیں۔ واقعی میرزا صاحب صوبہ سرحد میں خلاق المعانی اور شاعر لائق ہیں۔
امید کہ ان کا دیوان حرز جان اور تیسرے ہر سخن دان ہوگا۔

ز دیوان دلاور خان بیدل	ز سر ہوشم پریدو با ختم دل
عجب محبوب سوز و گداز ست	نیاز و ناز محمود و ایا ز ست
خیالاتش چو صوفی مشرباں پاک	معنا میں کشیدہ سر بہ افلاک
تعالی اللہ کہ از نازک خیالی	سبق برواز خیالی و زلالی
بہ ہر یک لفظ شیرینش مضمون	چو خسرو طوطی ہند است مفتون
ابلاغت سے تراود از کلامش	ز روح القدس سرشار است جلالش
بہ اردو یادگار غالب و میر	بہ وری بانطامی شکر و شیر
ز عہد سعدی و حافظ وہ یاد	لسان الغیب اور اکروہ ادا د
بہ اشعار دلاویزش چو اعجاز	تو میگویی پشاور گشتہ شیراز
بہ بس دل سے بردطرز ادائش	دل از بیدل ربودہ شعر بایش
از تقلید است طبعش با نکل آزاد	کہ دارد همچو مہر خضر استاد

ذرضوائی اگر پرستی نہائیش | دل و جان من و مرزا فدایش

سزوکا میں ترا بہ نقد جاں ستانند
زمہدستان بہ ایرانش رسانند

عطیہ جناب لسان الملک خیام العصر حضرت ریاض صاحب خیر آبادی مظاہر العالی تلمیذ رشید
حضرت امیر مینائی صاحب لکھنؤی

سوز بیدل کی تقریظ و تاریخ میں کیونکر لکھوں جب میرا بڑھا پانچھے معذوریات
ہوتے ہیں۔

کچھ اپنے حال کا مجھے احساس ہی نہیں ہے۔ یہ میں ہوں پیر من میں کہ سرکفن میں ہے
کلام اپنا اختیار خود پیدا کرتا ہے۔ تقریظ و غزوہ کا محتاج نہیں۔ پشاور کا بود و باش رکھنے
والا اردو، فارسی، شاعری پر اتنی قدرت رکھتا ہو کہ سوز بیدل سا دیوان ترتیب
دے سکے۔ استاد اپنے ساتھ یہ حسرت لے کر میرے سامنے سوز بیدل نہ طبع ہو سکا۔
بخود دہلوی۔ سائل دہلوی خواہاں بریلوی، آثم شاگرد امیر مینائی و غزوہ جس کی تعریف میں
طب اللسان ہوں، وہ مجھ سے تقریظ و غزوہ کی آرزو کرے۔ یہ در پردہ میری عزت
افزائی ہے جس کے لئے میں شکر گزار ہوں اور اپنی معذوری سے ناام، فارسی، اردو
زبان پر شری مدق مہم کے ساتھ قابو ان ہی دو شعبوں سے ظاہر ہوتا ہے ہر صنف
غزلوں اور دیوانوں کا کیا ذکر ہے۔ فارسی

چو کسم ہمتن چشم انتظار بیا | فروغ دیدہ من صبر بپڑا ہر

مشہور مصرع حضرت غالب صاحب مرحوم پر جو طرح کا مصرع ہے یہ مصرع
کم نہیں ہے

ہزار بار ہر دم ہزار بار بیا

عشق میں عاشق کو بیدل مارتا کیا غرض

برو چو اشک ز چشم بیا چو سوز بول

ادوسہ ماو من بھی ہے حجاب بلوہ دیدار کو

مشہور مصرع امیر مینائی صاحب مرحوم پر جو طرح کا مصرع ہے بیا بیا کیساتھ مصرع

بہم پہناتا انبیازی خصوصیت کے لئے کافی ہے

چلے دگر کے تیغ اس کی تو نکلے آرزو و لکی - بے تپنے کا مرکز کھوتی ہے جلدی میرے قافل کی

اب بیدل اور سوز بیدل کے لئے ریاض کا انا کہہ دینا کافی ہے

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

خان والا شان جناب احمد علی خان صاحب زور بنیرہ محمد علی خان صاحب

بھوپالی تلمیذ حضرت مائیل صاحب سندیلوی مظلہ العالی

منور ہوا قصر اردو زبان

سر ترم کہدو - فروغ بیاں

۱۳۵۵ھ

بہا سوز بیدل سادیوان آج

آرزو ہے فکر تاریخ طبع

طوطی ہندو المعظم عالیجناب میرزا سراج الدین خان صاحب۔ سائل دہلوی !
 خدا کا شکر ہے کہ ذوق خامہ فرسائی نے مجھے باؤن سال سے اپنا گرویدہ اور
 شیفہ کر رکھا ہے۔ جب میری عمر پندرہ سولہ سال کی تھی تو استفادہ فن شعر
 میں نے حضرت میرزا عبد الغنی صاحب ارشد تخلص گورگانی سے کیا تھا جو خاوند
 سلاطین ہند سے تھے۔ ان کی توجہ نے مجھے فن شعر کا ایسا فریفتہ کر دیا کہ ان کی
 وفات کے بعد حضرت جہان استاد فصیح الملک نواب مرزا خان داغ تخلص سے
 استفادہ مذاق سخن کرنا پڑا۔ اس وقت تک کہ عمر میری ستر ^{۷۷} سال سے تجاوز
 ہے، شغف شاعری جاری ہے۔ مختصر یہ کہ بڑی بڑی انجمنوں میں شریک اور شامل
 ہونے کا اتفاق ہوا اور بڑے بڑے کالمین فن کا ہمنشین ہوتا رہا فالحمد للہ تعالیٰ
 ایک مکمل اور مقدس ہستی سے جس کو روح و روان شاعری کہنا واجب ہے ملاقات
 کا اتفاق ہوا۔ جن کا اسم گرامی محمد خان تھا۔ اور غریب تخلص فرماتے تھے۔ ذریعہ تعارف
 بہدگیر خدا بخشے مرزا عزیز بیگ مرحوم تھے جو مختار عدالت اسے ضلع و صدر بہاؤپور
 تھے۔ مذاق سخنوری کا اعتبار سے غریب مرحوم اور میں ایک کا ایک مثنی معلوم ہوتا
 تھا۔ اتفاقاً مذاق نے آپس میں وہ یگانگت پیدا کر دی کہ ایسی مثالیں دنیا میں ناپید
 ہیں۔ ملاقات آخر میں مرحوم نے مجھ سے وصیتاً یہ فرمایا کہ میرے بعد میرے تلامذہ کو اپنی
 اولاد معنوی سمجھنا۔ ان کے نام لینے والے خدا ان کو مدارج اعلیٰ عطا فرمائے مجھے
 بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں جیسا انھوں نے اپنے استاد کے بعد حیات میں مرحوم کو سمجھا

المختصر یہ تمہید اس وجہ سے حوالہ قلم نہیں کی گئی کہ میں بحیثیت متحد العمر ہونے کے شیخ
 محمد دلاور صاحب بیدل تخلص کی تقریظ لکھوں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ صورتاً اہل ذوق
 سے موصوف الصدور کی کلام کا تعارف اُن لفظوں میں کرتا ہوں جن میں غریب علی اللہ
 مقام کرتے اور معناً اس وصیت کی پابندی کرتا ہوں جس کے لئے میں مغفوک کی جانب
 سے دھی ہوں۔ بیدل صاحب صاعف اللہ ذوقہ و عمرہ باوجود اس کے کہ اردو کی
 دنیا سے دور رہتے ہیں لیکن اپنا کلام اہل سخن کے سامنے اس طرح پیش کر رہے
 ہیں گویا اہل زبان ہیں۔ کہاں پشاور کی بول چال اور محاورات اور کہاں مذاق
 زبان و ادب دہلی و جوار دہلی۔ یہ ان کی اکتساب اور خوش مذاقی طبع کی دلیل میری
 ہے۔ اس بات میں مجھے یقین ہے کہ ان کا کلام مطالعہ کے وقت یہ پکار پکار کے زبان
 ہاں سے کہہ دے گا کہ یہاں کا شاعر ہاں ہوں جو ہمسایہ گلشن و باغ
 ہے۔ بیدل صاحب کو جو اپنے استاد میرور سے عقیدت تھی اسی طرح ان کا برتاؤ
 میرے ساتھ ہے۔ اور مجھے جو اپنی اولاد معنوں سے میر محبوب ہے اس سے کم الفت
 ان سے نہیں ہے۔ ان کی مادری زبان سرحدی پشتو ہے مگر ذوق عظیم نے انھیں
 فارسی زبان سے بھی باز نہیں رکھا۔ حسیۃ حسۃ ان کا فارسی کا کلام بھی میری نظر سے
 ان کے مطالعہ نے مجھے یہ حد مخطوط کیا اور مجھے کہنا پڑا کہ ان کا فارسی کلام بھی
 کا طرح اہل زبان سے کم نہیں۔ آخر میں میری یہ دعا ہے کہ ہم دونوں میں تائید و حمایت
 و تقاضا ایسی ہی محبت و یگانگت رکھے جو ہے اور جو ہمیں زیبا ہے۔ نیز ان کی کلام فصاحت

نظام کو مقبول طبع اہل زمین فرمائے آمین ثم آمین۔
قطہ تالیخ

دلاور نام بیدل شاعری کا عرف ہے سائل	اسے میں جانتا ہوں پر شہر محل جہن وہ ہے
سہارنپور آج پشاور اس کا مولد ہے	مقد جس جگہ ہے آب و دانہ اب وطن وہ ہے
غریب نواز نے یہ محل میں نام رکھا تھا	علم ہے سوز بیدل جیسا کہ آت سخن وہ ہے

۱۲۵۱ھ

شاعرانہ خیال ناشر عظیم المآثر جناب میرزا سلطان محمد خان صاحب سلطان دہلوی
حال نشین انیسٹر لولیس پشاور

منشی شیخ محمد دلاور خان صاحب قریشی تخلص بیدل میرے قدیمی کر مفرما ہیں۔
اور اہل زبان ہونیکے باعث انھیں اس خاکسار کے ساتھ ایک گہرا شغف ہے میرا
بھی اصلی وطن دہلی ہے۔ غدر ۱۸۵۷ء میں میرے بزرگ گروش زمانہ کے ہاتھوں دہلی سے
نواح پشاور میں پہنچے شیخ صاحب بھی سہارنپور کے رہنے والے ہیں۔ ایسے دور دراز
ملک میں دو اہل وطن کامل بیٹھنا غنیمت۔ اور ان میں خاص محبت کا پیدا ہونا
فطرتی امر ہے۔ شیخ صاحب کے والد بزرگوار شیخ عبدالقادر خان صاحب سہارنپور
کے رہنے والے اور اپنے خاندانی وجاہت اور صاحب علم و فضل ہونیکے باعث
شاہان مغلیہ کے دربار میں ایک خاص وقت رکھتے تھے۔ اور آفران کا مکمل علم میاں
کے مسافر بننے کا باعث ہوا۔ غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے گورنمنٹ برطانیہ نے شیخ صاحب

کی علمی تفصیلت کی وجہ سے اس بارہ میں نظارت کا عہدہ انھیں سپرد فرمایا۔ ان دنوں میں لکھے پڑھے آدمیوں کی کساد بازاری تھی اور شیخ صاحب جیسے شریف النفس اور صاحب علم کا ملنا مقدمات میں سے سمجھا گیا۔ شیخ صاحب وہاں سے ترقی کرتے ہوئے اسی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں پشاور آ پہنچے۔ اس وقت اس مغرب الوطنی میں فقط انکی رفیق حیات اہلیہ محترمہ تھیں۔ اور جی بہلانے کے لئے خدا نے ایک کچھ بھی عنایت فرمایا ہوا تھا مگر گردش زمانہ نے انھیں آرام کا سانس لینے نہ دیا۔ اور بہت جلد ان کی رفیق حیات یعنی اہلیہ محترمہ ان سے جدا کر دی گئیں۔ مجبوراً شیخ صاحب نے پشاور میں دوسری شادی اتقان قوم میں کر لی جن کے بطن سے شیخ محمد ولاد صاحب پیدا ہوئے۔ مگر ابھی ان کے ہونے کے دانت ہی تھے کہ قریباً سات سال کی عمر میں والد بزرگوار کا سایہ ان کے سر سے اٹھ گیا۔ اور کچھ دنوں بعد ان کے بڑے بھائی صاحب کا بھی انتقال ہو گیا۔ گویا شیخ صاحب کو یتیمی کا وہ فخر نصیب ہوا جو دنیا کے ایک بڑے سے بڑے مصلح کے حصہ میں آیا تھا۔ اور لطف یہ ہے کہ اب ان کے خاندان میں اردو بولنے والا کوئی بھی نہ رہا ہاں رگوں میں اردو زبان کا لہو جوش مار رہا تھا موش آتے ہی انھیں شعر و اشعار کی چاشنی کا مزہ پڑا شیخ صاحب کو علمی تفصیلت کے لحاظ اردو فارسی اور کچھ عربی میں خاصہ کمال حاصل تھا۔ شاعری کی طرف رغبت کا بڑھنا غالباً ان کے آبائی زبان کی محبت کی وجہ تھی۔ پشاور کے شعراء سے وقتاً فوقتاً ان کا تبادلہ خیالات ہوا کرتا مگر ان کی پیاس نہ بجھتی۔ کیونکہ طبیعت کی بلند پروازی انھیں کسی دوسری طرف اڑانے لے جاتی تھی۔

رفتہ رفتہ سال ۷۵۰ء میں انھیں دوبارہ سہارنپور جانے کا اتفاق ہوا۔ اس دفعہ انھیں ایک ایسے خضر راہ - غریب نواز امیر الکلام حسان الہند حضرت محمد خان غریب سہارنپوری کی زیارت نصیب ہوئی۔ جن کی علمی فضیلت اور اعلیٰ اخلاق نے شیخ صاحب کو گرویدہ بنالیا۔ یعنی شیخ صاحب کو ایک اعلیٰ انسان کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔

حیرت ہے کہ شیخ صاحب پشاور میں پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، عربی کا علم ہمیں بے افتان اساتذہ سے حاصل کیا۔ گھر میں اردو بولنے والا کوئی نہیں۔ ہم جلسیں ان کے افتائی اور پشوری میں گفتگو کرنے والے مضمینک بظاہر اردو میں کمال حاصل کر نیکا کوئی ذریعہ نہیں مگر کلام کو دیکھو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ معلیٰ کے محاورات گویا رات دن ورد زبان تھے۔ روزمرہ اور اصلاحات کی طرف دیکھیں۔ تو دلی کی بیٹھٹھ ٹکسالی زبان ہاتھ باندھے حاضر ہے۔ فصاحت اور بلاغت کی داد تو ہندوستان کے بلند پایہ شاعر ہی دینگے مجھ سے بے بلاغت انسان کا یہ کام نہیں۔ اسی طرح فارسی میں جو موتی پروئے ہیں ان کے آب و تاب کا کیا کہنا۔ شمس العلماء حضرت رفو فی صاحب اور دیگر مشاہیر کو قند پارسی کا لطف حاصل ہوا ہوگا۔ اور چونکہ وہ اس فن میں کمال رکھتے ہیں اس لئے اسکی داد بھی وہی دینگے۔ ابتدا میں ان کی طبیعت کی تیزی اور رنگینی اس قدر تھی کہ کثرت سے آپ نے غزلیات لکھیں مگر ساتھ ہی لاپرواہی کا یہ عالم کہ انھیں محفوظ کرنے کا خیال تک نہ دار۔ وہ یہ کہ انھیں دل و دماغ میں اس قدر ذخیرہ دکھائی دیتا تھا کہ اس قدر بیش قیمت خیالات کے تلف ہو جانیکا انھیں کبھی فکر نہیں ہوا۔ شاید اگر سارے کا سارا کلام باقاعدہ کتابت میں

آجاتا تو حجم دیوان کا گونا گونا ہوتا۔

ان سب باتوں پر طرہ یہ کہ طبیعت میں حد درجہ کی سادگی اور فروتنی ہے۔ ایک صاحب متشرع۔ سادہ لباس افغانی۔ صوم و صلوٰۃ کے حد درجہ پابند۔ گویا فقل الہی سے سہ صفت موصوف ہیں باوجودیکہ چند جدید تہذیب کے دلدادہ دوستوں نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی تصویر بھی ضرور شائع فرماویں۔ مگر مذہب کے فدائی نے یہ نمائش پسند نہ کی۔

شیخ صاحب کی خواہش تھی کہ میر نام بھی سوز بیدل کے کسی گوشے میں درج ہو کر تاقیامت زندہ رہے۔ گویا یہ ان کا نجم پر احسان ہے کہ طباعت دیوان کی تاریخ کا جو ش ایٹھوں نے نجم میں پیدا کر دیا۔ اور اپنی استقامت کے موافق میں نے بھی چند شعر عرض کر دیے۔

قطعات

کہہ اٹھے سلم چراک اللہ اور سہدو ہری
لاج رکھ لی آرم تو نے کہتے ہیں پیشاوری
حب کے سنتے ہی اتر آتی ہے خیشہ میں پری
خلیوہ افکن ہے ترے شعروں میں راج انوری
داور بی سہ ہے جسے چاہے وہ خیشہ برتری
شوق سے برکھیں اسے فتن ستن کے چہرہ ہری

سوز بیدل نے مجازی وہ سخن و لعل میں صوم
صبی اللہ اے دلاور مرد میدان سخن
باشا اللہ تو نے ہر مصرع میں وہ جادو بھرا
مرش اعلیٰ کی خبر لائے ترا پیک خیال
آزم ہرم شاعری میں بول بالا ہے ترا
نظم سوتی کی لڑائی ہر لفظ ہے قد عدن

مصرع تاریخ ہاتف نے کہا سلطان سے سوز بیدل سے ہے پھر کیا گرم ساز شاعری ۱۳۵۱ھ	
--	--

جناب منشی ظہیر احمد صاحب نظمیں سنسار پوری ضلع سہارنپور	
سوز بیدل حضرت بیدل نے لکھا کیا ہی خوب اے یسوع اللہ کے لیکر عدد لکھدے ظہیر	کیوں نہ لکھے شاعروں میں آج وہ سبحان ہے اللہ اللہ خوب ہے مرغوب یہ دیوان ہے ۲۹ ۱۳ + ۲۰ = ۱۳۵۱ھ

دیگر	
لکھا وہ بیدل نے سوز بیدل کہ جسکے نام میں مضامین چوسکرو بہرام کو طایا تو یک نیک یہ خیال آیا	کہاں سے لکھا یہ لہ لاؤں کہ سوز بیدل کی کچھ تحسین برائے تیغ بے محابا ظہیر لکھ۔ یہ ہے نظم رنگیں ۱۳۵۰ + ۱ = ۱۳۵۱ھ

دیگر	
ایسی لکھی ہے نظم بیدل نے جیکہ ایسی یہ نظم ہے تو ظہیر	جسے لکھتے تھے ذوق و آتش و سوز لکھدے۔ اب نظم ہے یہ دل افروز ۱۳۵۱ھ

جناب مولانا مولوی علی اکرم صاحب مفتی و خطیب مہتمم اعلیٰ الفنا شہر شہید اور صوبہ ہندوستان
الحمد لله الذی انطق الانسان وعلّمه اللّٰمیان۔ و جعل بعض الافراد
مزیّنا من الشعراء برطب اللسان۔ و صلوة الله تعالیٰ وسلامہ علی خلقہ
و علیٰ کلّ من اتبع علی الفضل الانبیاء و خاتم الرسل نبی الخیر الزمان۔ و علیٰ

اللہ واصحابہ واحبابہ ماتد رت القبران - (ما بعد فقد طاعت بعض
قصائد المصنفة الموسومة بديوان سوز بیدل التي صنفها اغويجة
الشعراء المسمى بدلا ورخان فتخلص الخالص المعروف بديوان بیدل
خان فوجدتها منظومة المحررة القصائد كانها منسككة من الدسار
واليوافقت والمرجان ونظمها الاكثرية مشحونة بحسن الفصاحة وكمال
البلادة بافصح البيان - فحجبت من طرودة لسان المصنف وحلاوة البيان
فقلت هذا افضل الله العظيم المنان فيا عجباً للفتى من حسن تصنيفه
فجزا لا اله خيرا توفيقه - قيل تاريخ عين تاريخه بزائد الحمد على
توصيفه - جاء تاريخه بدون ثلث المطابق لوقت تصنيفه ^{١٣٥٠} ١٣٠٠
ولما جاءت تنظيم القصائد الاكثرية بلسا الفارسيه فقل بالفارسية

تنظيم کرد دریا از جمله فرای
العجوبة القصائد بل واما مقاصد
ایاد آفرین و حسین از حدیث زائد
عمره ایم - محمد الخیر خطیب جامع مسجد جامعین

چه طاورست بیدل که ز سوز دل قمارید
دیوان سوز دل شد مشحون از فصاحت
از هر طرف نثار شد احسن یا حریا

جناب مولانا خواجہ محمد عبدالرؤف صاحب عشرت سیکری برام اصلاح سخن کائنو
یادگار حضرت میر صاحب

اردو زبان اور اس کی شاعری آجکل دونوں زوال پذیر ہیں اس کا خاص سبب یہ ہے
کہ ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا ہے جو بغیر تفصیل زبان مغربی تقلید کے ہماری زبان کو خراب

کر رہا ہے۔ اور چونکہ ایسے ناواقفانِ جن کی تہذیب و مقابلہ واقفانِ فن کے زیادہ سے زیادہ
 ان کی آواز بلند رہتی ہے اور وہ دن رات خراب ہوتی جاتی ہے ہمارے اسلاف نے جس پر
 یہاں کھاپی اور احتیاط سے تمام ہندوستان میں صحت کے ساتھ اردو کو پہنچایا اور آجکل کے
 نو قیام یافتہ اپنے علم معلومات سے مسدود اسے نقصان پہنچا رہے ہیں اسے دیکھ کر
 بے اختیار روئے کو جی چاہتا ہے۔ نشر کو جانے دیجئے نظم کو دیکھئے تو اس کی خرابی اور بھی
 زیادہ پوری ہے۔ ہر سالہ میں ایسی نہیں آپ کو انگریزی ترجمہ کی ملینگی جس کے مصنف
 مذاق سخن سے بیگانہ ہیں۔ مگر الحمد للہ اس زمانے میں بھی کچھ لوگ ہیں جو شعرائے سلف
 کے قیام بقوم پہنچتے ہیں۔ اور مثالی قدیم کو قائم رکھتے ہوئے اور میر سے امیر تک بنا سکتے
 ہوئے رائے کو قبول کرتے ہیں اور شعرائے متقدمین کی توہین نہیں کرتے یہ وہی لوگ ہیں
 جنہوں نے زبان اور شاعری کو باقاعدہ حاصل کیا ہے اور اب تک شاعری کے صحیح مادہ
 پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بر شکوہ نامانوس عربی فارسی کے الفاظ جمع کر کے بے معنی
 کلام کو رنگ غالب قرار دیکر علمِ جہالت بلند نہیں کرتے۔ وہ شاعرے میں گاتے نہیں
 اچھے نہیں اور علم موسیقی حاصل کر کے شاعری کے دعویدار نہیں بنتے وہ اس کا دعویٰ
 نہیں کرتے کہ شاعری بغیر سیکھے آسکتی ہے۔ ان کی شاعری سلسلہ بلسلہ شعرائے سلف
 کے دامن سے وابستہ ہے۔ اس گروہ میں سے ہمارے کرمفرما جناب شیخ محمد ولاد رضا
 پشاور کی تلمیذ امیر اکرام مولانا غریب مرحوم سہارنپوری بھی ہیں جن کی شاعری
 باطنی اور نہایت سلیبی ہوئی ہے۔ اردو فارسی دونوں زبانوں کے شاعر ہیں اور دونوں

میں اچھا کہتے ہیں۔ جتنا کلام میں نے سنا ہے اس سے مجھے اطمینان ہے کہ کوئی شعر چھپا
 نہیں۔ لہذا علم عروض غلط نہیں۔ اس لحاظ سے مولانا غریب مرحوم کے صحیح جانشین جیسا
 بتیل ہو سکتے ہیں۔ اور مولانا غریب کے تمام شاگردان سے فیض اٹھا سکتے ہیں۔
 عشرت

قطرہ تارِ سخن

مشتاق سخن تھے سارے احباب ہے نظم کی خوبیوں سے مملو جو طرزِ امیر و داغ تک بھتا ہر لفظ میں لطف ہے زباں کا	لو چھپ گیا اب کلامِ سبیدل تخیلِ قدیم کے ہیں قائل یہ بھی ہیں اسی روش میں شامل ہر بیت میں ایک بات داخل
---	---

تاریخ رقم کرو یہ عشرت
 بے عیب بہارِ باغِ بیدل
 ۵۱

جناب منشی محمد سعید صاحب۔ نارنگ پشاور سیاحی تلمیذ میر اکرام احسان صاحب
 مولانا غریب صاحب بہار پوری رح !

کون آخر نہیں سالوں میں آج ہوتے جو یاں داغ و امیر بیخود و سائل و نفع و عشرت اس پہ نازش ہے زباں دانی کو	سوزِ بیدل کے تناخو انوں میں داد دیتے نئے عنوانوں میں ہو گئے اس کے شاخو انوں میں اس کے چہرے میں زباں دانی میں
--	---

<p>ہے تنوع نئے سامانوں میں مئے گل رنگ ہے پیمانوں میں نئے انداز نئی شانوں میں خوب دیوان ہے دیوانوں میں آئی ہاتھ کی ندا کانوں میں انکی شہرت ہے سخنوں میں ۱۹۳۲ء</p>	<p>کہیں توحید تصوف ہے کہیں کیف آگیا ہے ہر اک شعر اس کا کیوں نہ ہو یہ کلام بیدل مختصر یہ ہے ستائش اس کی پتے تابیخ ہوئی جب مجھے فکر منہ سے بساختہ لکھا فارغ</p>
<p>ہے ہر شعر پیوستہ برجستہ خوب چھپا طبع عالی کا گلستہ خوب ۱۹۳۵ء</p>	<p>زہے سوز بیدل بہت لاجواب کہا طبع کا سال فارغ نے بھی</p>
<p>جناب احتشام الدین خان صاحب - فروغ لکھنوی تلمیذ حضرت مائلی صاحب سندیلوی مدظلہ</p>	
<p>جو ہے فن شاعری میں کامل ہے باغ فنون کلام بیدل ۱۹۳۵ء</p>	<p>لو چھپ گیا آج اس کا دیوان ہے خوب فروغ مصرع سال</p>
<p>پروفیسر الروجی الفشاوری جناب قاضی محمد عمر خان صاحب المدعو بابی الیقاع</p>	

<p>سوز بیدل کے لئے کیا لکھوں ہر نفس سینہ میں اللہ اللہ ہاں دہداد یوسے "داد بویہ" ترسم از دوست کہ این خاموشی باید ایک بکشم خار قلم سوز بیدل سے جناب بیدل سال ہجری میں تھا ہے تاریخ</p> <p>۱۳۵۲ھ</p>	<p>ہے قلم صورت نہیں بیمار لاڑکاری سے ہے طاؤس شکار "سوز" چوں بہ "زیر مشت اشعار" تا نداند زرو استکبار زائے پاشند آبلہ دار آج ہیں نیشکرستان بکنار بیزل طوطی شیریں گفتار</p>
<p>نوٹ: آپ کا مصرع تاریخ حضرت نور کے مصرع تاریخ سے توار ہو گیا ہے۔</p>	
<p>جناب حکیم قمیش احمد صاحب کیفیت قدوسی گنگوہی متیم دہرہ دون تلمبند امیر الکلام حسان الہند حضرت مولانا غریب صاحب سہارنپوری تاریخ دیوان - ادیب - نامی - شاعر - غریب صاحب بیدل قریشی</p>	<p>کلام حضرت بیدل میں وہ حسن لطافت ہے پہنہ تاریخ دیوان کیفیت یہ مجھے کہ اول نے</p>
<p>کہ ہر اک شعر کو آئینہ دار شاعری کہئے کہ تصویرِ حُسنِ جوش بہار شاعری کہئے</p> <p>۱۹۳۲ء</p>	<p>دیگر</p>

بیدل کی سختگوئی ہے حاصل صاف خوبی تاریخ کے پردہ میں ہے کیفیت و عادل سے	بہر کیوں نہ کلام اس کا محبوب طابع ہو بیدل کا جو دیواں ہے مرغوب دلایل ہو سلا ۲۵
--	--

جناب مفتی محمد عبد القیوم صاحب کمال تلمیذ حضرت مائیل صاحب سندیلوی مدظلہ العالی

بیدل و یقین دور ملک سبیاں کامل از ہفت سبب تم سال طبع	خوب و زیبا گوہر معنی لبنت دفعہ عشق جنوں انگیز گفت سلا ۳۵
---	--

جناب مفتی امام الدین صاحب لڑکان سندیلوی ضلع سہارنپور تلمیذ امیر الکلام
حسان الہند حضرت مولانا غریب صاحب سہارنپوری مدظلہ العالی
الحمد للہ الذی کفی وسلا علی عبادہ الذین انصطفی دیوان سوز بیدل مصنف
علامہ زمان جناب مولانا شیخ محمد دلاور خان بیدل کا اکثر حصہ میں نے دیکھا اور کچھ حصہ
خود مولانا نے مجھ کو سنایا۔ مولانا نے مجھ سے فرمائش کی کہ چند سطروں اس کی تقریر لیاں
قلیبند کروں۔ میری علمی ادبی بے انہانتی مجھ کو ہرگز اجازت نہیں دیتی کہ میں اس میں
خامہ فرمائی کروں۔ مگر یہ تعمیل ارشاد دو چار سطریہ قلمبند کرتا ہوں۔ آفتاب عالمیاب
کے سامنے ٹٹھاتی ہوئی شمع کا لاتا محبت اور بے فائدہ ہے۔ آفتاب آمد و دلیل
آفتاب مولانا نے اپنے دیوان کے دو حصے فرماتے ہیں ایسا حصہ اردو میں ہے اور دوسرا
فارسی میں قریب قریب گہری نظر سے میں نے دونوں دیکھے۔ مولانا نے اپنے

کمالی ادب علم ہے تمام انواع شاعری پر روشنی ڈالی ہے۔ تصوف، عشق، اخلاق۔
 تمدن غرضیکہ تمام اقسام کو مولانا نے اس دلکش انداز سے بیان فرمایا ہے کہ حسن
 تخیل سلاست زبان متانت بیان خوبی ترکیب کو دیکھ کر قند مکر کا ذائقہ آتا ہے۔
 اور پھر صنائع لفظیہ اور بدائع معنویہ سے تو گویا چار چاند لگا دے ہیں۔ الفاظ
 کی وضاحت مضامین کی بلاغت اور آپس میں ان کی بندش اور باہمی ترتیب
 اتنی دلربا معلوم ہوتی ہے گویا وہ نظم نہیں بلکہ ایک سچے موقیوں کا بار ہے جس کو قصا
 و قدر نے مولانا کے دست مبارک سے گن رہا ہے۔ تغزل کا اصل جوہر اور عشر سوز
 ہے۔ اس صنف میں دیوان سوز بیدل اسم باسمی ہے غزل کا ہر شعر محبہ سوز
 و گداز ہے۔ خدائے قدوس مولانا کو جزائے خیر دے اور ان کے دیوان کو تشنگان سخن کیلئے
 مایہ جیات اور سر پایہ زندگی بنائے۔ آمین یا رب العالمین چند حذف ریزے اس کی
 تاریخ میں عرض کئے ہیں جو ہدیہ ناظرین ہیں۔

قطعہ تاریخ

بھائی بیدل نے کرویا بخود	محبکو لڑاں سنلے سوز دل
بال تاریخ سن کے ہاتھ سے	کہدیا نظم دل فروز دل
	۱۳۵۱ھ

دیگر

چپ گیا سوز حضرت بیدل اس کے اسدا ویر لکھتا ہوں	اس زبان پر بڑا کیا احساں جانشین غریب کا دیواں ۱۹۲۲ء
--	---

جناب مولانا اولینا مولوی لطف اللہ صاحب جہانگیر وی ضلع پشاور۔ او۔ ٹی۔
اسلامیہ ہائی سکول پشاور و فاضل دیوبند

اردو زبان ہمارے زمانہ میں جس طرح عالمگیر ہو رہی ہے اور جدید و قدیم علوم اور اصلاحات کو انسانوں اور فرخ و صیقلی سے اپنے اندر جذب کر رہی ہے اس سے امید و آتی ہے کہ یہ زبان ایک دن ہندوستان کی مسلم زبان قرار پائے گی۔ ہمارے صوبہ نے تو بالخصوص مدت سے اس زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیا اور صوبہ کی متحدہ زبان کو اردو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر ابھی اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اس زبان کی خوبیاں اہل ملک کے ہر چھوٹے بڑے اشخاص کے دلوں میں گھر کر لیں۔ تاکہ ہندوستان کے اہل زبان صوبہ سرحد کے باشندوں کو اپنے شریک و مساهم ہونے کا اقرار کرتے ہوئے ان کی قدروانی فرمائیں۔ جیسے کہ اہل پنجاب کے تعلیم یافتہ۔ ادبی ماسر اور شعرا نے اہل ہند کو اس بات کے تسلیم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ زبان کی ترویج اور فصاحت و بلاغت اور کسی زبان میں اپنی قادر الکلامی دکھانے کا بہترین ذریعہ شعر و شاعری ہے اس لئے اہل سرحد کے لئے یہ خیال نیک سمجھتا ہوں کہ ہمارے صوبہ کے نازک خیال حضرت بیدل نے جن کا سولہ و سکس پشاور ہے اور یہیں انھوں نے نشو و نما پائی دبا و جو یک روز مرہ ان کا پشاور ہی یا افغانی زبان تھا اپنی موزونی طبع اور شوق شاعری کے باعث وہ بڑے عمدہ اشعار کہنے شروع کئے کہ ہندوستان کے

شعراے بلند پایہ بھی ان کا لوہا مان گئے اور کہ سرحد کے شعر و سخن کا یہ شہسوار کسی بات میں اہل زبان سے پیچھے نہیں۔ آپ نے حال ہی میں اپنے اشعار کے منتشر اوراق دیوان سوز پیدل کی صورت میں جمع کر کے ملک اور قوم بلکہ اردو زبان پر ایک عظیم الشان احسان کیا ہے۔ میں اہل سرحد سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے ایک مہوطن کے خیال کی قدر فرمائیں۔ اور نہ صرف وہ پر ہی اکتفا فرمائیں بلکہ علمی و ادبی دیں۔ تاکہ آئندہ اس قسم کے باکمال حضرات کی حوصلہ افزائی ہو۔ افسران محکمہ تعلیم سرحد سے بھی توقع ہے کہ وہ اس دیوان کو اچھی چھان بین کی نگاہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ اور اگر اس میں وہ سب کمال موجود ہوں جو موجودہ تعلیم کے لئے ضروری ہیں تو پھر ازراہ کرم گنتری ہمارے حوصلہ افزائی فرمائیں کہ ہمارا محکمہ تعلیم ہمارے اپنے صوبہ سرحد کی خوبی کے تسلیم کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔

(مولوی لطف اللہ جہانگیر وی۔ او۔ ٹی۔ اسلامیہ ہائی سکول پشاور)

فاضل دارالعلوم دیوبند

عظیمہ فخر العصر عالجنا ب سید عبد الجلیل صاحب مائل سندیلوی مدظلہ العالی صدر انجمن اردو قلم ادب
بھوپال

کہ مشتاق تھا جس کا ہر خاص و عام
نہ اہل نظر کا ہو کیوں از دحام
وضاحت بلاغت کا یہ اہتمام
ولاویر دلچسپ مضمون تمام

ہوا چھپ کے تیار دیوان وہ آج
یہ فونی الفاظ یہ حسن فکر
یہ اسلوب پرندش یہ اوج خیال
پرکھ گنگوٹیا لاکھ منیر گنگوٹیا

<p>کہیں سستی چشم صبا فروش کہیں جلوہ خندہ دلتواز کہیں آرزو ہائے شام وصال کہیں اضطرابِ شب انتظار کہیں بزمِ ساقی میں پینا حلال یہ دیواں ہے فحانہ اہل ذوق زلفِ میں ہے آج کس کو نصیب ملا مجھ کو بھی حکم تاریخ کا لکھی مینے مائل یہ تاریخ طبع</p>	<p>کہیں جوشش بادہ لالہ فام کہیں نالہ عاشق تلخ کام کہیں صبحِ عشرتِ تمنا بدام کہیں منظرِ عیشِ بردوشِ شام کہیں دردِ فرقت میں پانی حرام مضامینِ بادہ ہیں الفاظ جام یہ حسنِ بیاں اور طرزِ کلام طباعت کا جدم ہوا انتظام کلامِ گرامی فصاحتِ نظام ۹۳۲</p>
---	--

دیگر

<p>چھپ گیا دیوان اس استاد کا اے زہے طبعِ گرامی و بلیغ ہو گیا ہر قلب وقفِ سوز و ساز ہر ورقِ آئینہ رنگِ بہار ہر سخن تاثیر میں ڈوبا ہوا قدر کر لیں دل سے آج اہل جہاں</p>	<p>حب کی ہر اک بات جانِ حسن و عشق راز دار و نکتہ دانِ حسن و عشق اللہ اللہ یہ بیانِ حسن و عشق ہر غزلِ روحِ روانِ حسن و عشق ہر بیاں ہر طرزِ شانِ حسن و عشق پھر کہاں یہ ترجمانِ حسن و عشق</p>
--	---

سجیہ دیواں داستان حسن و عشق
۱۵۹

سجیہ مائل سے ہوئی تایخ خوب

ناثر بالکمال شاعر ناز کنیاں جناب منشی محمد تقسیم صاحب دفتر قانون کو تفصیل چار ستر سالہ
غور سے کھول کے تم دیدہ بینا دیکھو بندہ ذرہ ذرہ میں سیر کا جلوہ دیکھو
یہ نظر غور و انصاف اگر دیکھا جائے۔ تو ہم اہل سرحد کو جو بالعموم ذاتیات اور
انقسیات کے بندے ہیں۔ اس مبارک اور قابل فخر موقع پر اپنی خود غرضی کے موسمِ زوہ
گلِ رستہ کو زینت طاق لہاں بنا کر متحدہ اور مجتمع طور پر ناز کرنا چاہئے۔ کہ آج اس دور
خود فراموشی کے باوجود ہم اس سنگلاخی قطعہ زمین میں جو ہندوستان کے لئے باعث تنگ و
نار سمجھا جاتا رہا ہے۔ بار اول ایک ایسے شگفتہ و شاداب باغ کی سیر کر رہے ہیں جس
کے پھولوں اور غنچوں کی مہک دور و دور تک شائقین اور قدردانوں کے دماغ کو معطر کر رہی ہے۔
زمین کی نامہواری اور موسم کی ناخوشگوار کی باوجود جس مستقل مزاجی اور سہ سہری
سے حضرت بیدل نے ان نازک پودوں کی آبیاری اپنا خون پسینہ کر کے کیا کہ جن کی
نظر فریبی ایک غنچ کی شکل میں اپنے تماشا میوں کے لئے جاذب نگاہ ثابت ہو رہی ہے۔
قابلِ واو ہے۔

ایک مالی اپنے وسیع باغ کی سرسبزی کے لئے اس قدر قابل ستائش نہیں جتنا کہ ایک
ناچر بہ کار کچھ اپنے صحن کے پھولوں کو تروتازگی اور باقاعدگی سے رکھنے پر بزگوں کی
تحسین کا مستحق اور

مصنف کی اردو تصنیف کو دیکھ کر دیگر احباب کی طرح آنکھیں کھل گئیں کہ بالآخر موروٹی جو ہر جہلک کر رہی رہا۔ مگر جب قنہ پاری کی چاشنی سے لب شناسا ہوئے تو بیسیا ختہ پی کہنا پڑا۔ کہ یہ حلاوت و شیرینی وطنی اور موروٹی نہیں بلکہ خدا واد ہے۔

ایں سعادت بزور بازو نیست مہ تانہ بخشہ خدائے بخشندہ

یقین ہے کہ ناظرین کرام اس ذرۂ ناچیز کی رائے کو دینیوی رشتہ و تعلق سے وابستہ نہ سمجھیں گے۔ بلکہ بے ریا۔ جس کا ثبوت ان کو اپنے سینوں کے آئینوں میں بشرطیکہ تیار آلودہ ہوں، نمایاں اشکال میں ملیگا۔

دعا ہے کہ ہر خدمتگذار علم و ادب کی دلی مرادیں برائیں اور وہ بھی آسمان شہرت پر درخشندہ ستاروں کی طرح چمکے۔ آمین۔

جناب مولانا اولیاسید محمد یوسف صاحب فاضل دیوبند قاسمقا ناظم جمعیتہ العلماء صوبہ سرحد شمال مغرب

الحمد للہ الذی خلق الانسان و علمہ البیان والصلوة والسلام علی ائمہ نبی دنیا و قحطان و علی الہ وصحبہ العالمین بالقدان دھدا اے الخلق با نصح بیان و تبیان

اما بعد خدائے قدوس کی غیر محدود نعمتیں ہمیشہ انسان پر رہی ہیں۔ انسان ہمیشہ خدا کے لامتناہی احسانات کا مورد بتا رہا ہے حق تعالیٰ نے انسان کو جس بڑی سے بڑی نعمت سے نوازا اور بہائم و حیوانات کی مصنفوں سے نکال کر اسے امتیاز بخشا اور مسند عزت و تکریم

پر اسے بچھا کر جلوا دیا اور فرمایا وہ صرف قوت بیان ہے اور یہی چیز انسانی کمالات اور اکثر
 فضائل کا محور رہی ہے۔ گراں بہا خیالات و جذبات کا اظہار اسی بیان سے ہوتا ہے علوم
 و فنون کا اظہار اسی بیان سے ہوتا ہے۔ دنیا کے مختلف زمانوں میں ہمیشہ انسان نے
 عالم انسان کو اس سحر بیانی سے مسح کر کے اپنا گرویدہ بنایا۔ دنیا میں ہمیشہ انشا پر داری اور
 شعر پر رمی نے اعجازی کرشمے دکھائے غرضیکہ مختلف محاسن و فضائل کا مدار اس گویائی
 اور بیان پر رہا ہے اس زور بیان نے اقوام عرب کو ممتاز کر کے ساری دنیا کو عجم کا لقب
 دیا تھا۔ پھر اقسام بیان میں سب سے موثر سب سے مستحضر فطرت بشری اور طبیعت
 انسانی کو متاثر بنانے والی چیز اور فطری جذبات کے اظہار نیوالی چیز وہ صرف شعر و شاعری
 سے جو کسی زمانہ میں سلطنتوں کے فتح و شکست مقاصد و حاجات کی تکمیل کا زیادہ قدرتی پر
 مصر تھا اور سچ تو یہ ہے کہ اس میدان کی شہسواری کا تاج شعراء عرب ہی کے سروں پر رکھنا
 چاہئے جو اس فن کے استاد اول رہے ہیں۔ اور شعراء فارس ان کے خوشہ چین ہیں اور شعراء
 ہندو لوگوں کے زور رہا ہیں۔ سرزمین ہند نے بھی ہر عہد میں قریب قریب عہد سے عمدہ شاعر
 پیدا کئے جنکے انبیزی عہد میں زیادہ قابل ذکر ہیں۔ اور سرزمین سرحد نے بھی فارسی، اردو و پشتو
 میں نہایت قابل فخر شعراء پیدا کئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ ماحول کے ناقد و شناسا
 کی وجہ سے مہول اور گمنامی میں رہے۔ سرحد کے موجودہ دور کے قابل قدر شعراء میں ہمارے
 کرم و فخر میر زاد اور زمان بتیل کا نام صریحاً اول میں آنا چاہئے۔ آپ نے اپنا ایک دیوان
 موسوم بسوز بتیل مرتب فرمایا ہے۔ جو فارسی و اردو شعریات اور متعاقب و متروک شعراء

کاغذینہ ہے بیٹہ خود جناب مرزا صاحب موصوف کی زبان سے مختلف مقامات سے مختلف
 قسم کا کلام سنا جس سے نہایت محفوظ ہوا جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں زبان نہایت
 شستہ نہایت سلیس بے تکلف ہے۔ جرتہ بر محل عمدہ عمدہ محاورات پر مشتمل ہے۔ الفاظ
 تو بالکل گھڑے ہوئے روان نہیں تخیل دقیق اور پاکیزہ ہے گویا کہ بیدل اول کا عکس
 بیدل ثانی پر پڑا ہے۔ جتنے ان کے اشعار مشکل و متعلق ہیں اتنے ہی ان کے اشعار سہل و
 آسان ہیں۔ مجھ سے جناب مرزا صاحب نے فرمایا کہ اس پر کچھ لکھوں ہر چند کہ معذرت کی
 کہ میں اس میدان کے شہسواروں میں سے نہیں ہوں اور اس محفل کی لطیف اندوزی سے
 کما حقہ محروم ہوں لیکن ہمدردی کوئی شنوائی نہیں ہوتی اور ان سطور کے لکھنے پر مجھے مجبور کیا
 گیا میں امید کرتا ہوں کہ اس محفل سے نشاط اندوز حضرات اس متاع گران کی قدر کر کے
 مرزا صاحب کو داد و دینے سے ریگش و زلفہ احسن نظیر پرسی اگر زمرہ صد سالہ سخن
 الرقم خضر محمد یوسف بزدی عفا اللہ عنہ و لوی فاضل دارالعلوم دیوبند قائم مقام ناظم

جمعیت العلماء و صوفیہ سید محمد رفیع الدین صاحب مدظلہ العالی

عبد الشکور ناظر الملک پروفیسر نائن پریشاد و دہما مہتر بالیشن فیض الملک حضرت داغ دیوئی
 علی الدین قاسم و محمد خصوصی دہقندی انجمن خامان اور لکھنؤ (از کو الدار)

حضرت بیدل ہیں اک خوش کلام
 ہیں تو بیدل ہے فلا وہاں کلام
 اور رکھتے ہیں پشاور میں قیام
 شاہی جو ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
 تھے ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

شاعران لغزگو میں آج کل
 یہ دلیری ہے مگر کس لطیف کی
 پہنچنے والے ہیں سہارنپور کے
 ہیں یہ تلمیذ غریب نمنہ دان
 لکھتے ہیں یہ فیض الملک کو

اور جو ان سے ہوئے ہیں فیمنیاب
دل سے ہیں دلی کی یولی پر فدا
ہیں یہ قادر نظم کی ہر صفت پر
واقف ہیں رموز شہر ہیں
ہیں غرض بیدل نہایت پختہ کار
سور بیدل ان کا دیوان ہے بیدل
فارسی، اردو و جو لہجہ اس میں ہے
خوب پڑھنا ہے انہیں صراف نے
بیشک پردہ نشین کے دھیان میں

چال سے طائیں کی دیکر مثال
ان سے جذب عشق کی پکرنگیاں
گوچر حسن و عشق کا مینا نہ ہے
یہ دوری اس کی کرتی ہے عیاں

کرتے ہیں ان کا بھی دل سے استہرام
اور ہیں پے پر اس کے صبح و شام
ہو غزل یا ہو رباعی یا سلام
جانتے ہیں خوبیاں اس کی تمام
ہاتھ ہیں اس کو سارے خاص و عام
چھپ رہا ہے اب بہ حسن انتہام
مغل جوڑا ہے دو پیکر یہ کلام
ہو نہیں سکتے ہیں کھونٹے اسکے دام
دل سے آنکھوں کا لیا ہے خوب کام

حسن والوں کا دکھایا ہے خرام
کفر و پی رکھتے ہیں اس میں ایک نام
ہیں مئے عرفاں کے بھی کچھ سہیلام
ہو گایہ دیوان مقبول انام

اس کے چھپنے کا کہو یہ سال محرم

حضرت بیدل کا ارفع ہے کلام

۱۹۳۲ء

جناب باقو روپ کشور صاحب نامی سہانہ ہوی سکریٹری اور پو پو و ہون تلمینڈ
امیر الکلام حسان الہند حضرت مولانا غریب صاحب سہانہ ہوی

یہ نسخہ مقبول کیوں دیوان بیدل کہ ہے مشہور اس کی خوش کلامی

<p>اگر یہ فکر تاریخ اشاعت عمل پر سوز بیدل لکھو نامی ۱۴۳۵ھ</p>	
	دیگر
<p>معانی بلند اور الفاظ شیریں وہ ندرت بیان میں کہ دل معترف ہے سر دل سے کہہ دے یہ تاریخ نامی ۱۴۳۵ھ</p>	<p>بہت کیف زاہد ہیں مقالات بیدل ہے دیوان بیدل کرامات بیدل ہوں مقبول بالا خیالات بیدل ۱۴۳۵ھ</p>
<p>سماج الشعراء فصیح العصر اخذائے سخن جناب منشی محمد قوج ناروی مصلح الہ آباد جانشین فصیح الملک حضرت حاجی صاحب دہلوی</p>	
<p>آج بیدل کا چھپا وہ دیواں مصرع سال یہ لکھو اے قوج ۱۴۳۵ھ</p>	<p>اجس بیت بیدل میں سارے اشعار بے دل طوطی بیدل میں گفتار ۱۴۳۵ھ</p>

نیاز مندوں کو از نادمہ مصلح الہ آباد - ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۲ء

جناب مولانا اولینا قاضی نور حسین صاحب امام وقاضی جامع مسجد فتح جنگ
مصلح کامل پورہ مدظلہ

الحمد لله الذي ما اعظم شأنه واجلى بوهائه - والصلوة على
سيدنا محمد وآله وسلم على اولاده واجبايه - أما بعد فاني قد سأيت

الدیوان السعید سول بیدل توجیدت فی استعارات ما بین الازان
بحین سباع غیر ما بینا تبصر البیرون و تنکس نوسا و تفرح القلب
و تزداد خبرش افاروع نیا من حیالات لطیفه شریفه و استغرت
اللیقه منیفه مثلها تشاق قلوب اشعره و تمیل الیها اصابع الازان
و انی هنت الدیوان المذکور فی مرقه الله الظهور لیس بوم
النشور هذا نهایه الاموال و نهایه المشول و حبی الله و نعم
الکلیل نعم المولی و نعم النصیر مرره و مرین فیه

جناب محمد و کعب صاحب الیوم سی بی مہجہ شہ متعین بالی مہجہ
تلمیذ حضرت اعلیٰ صاحب بن نبوی غفرلہ

چو مطبوع شدائیں کلام گرای	نیت ترویج مہجہ
و کعب از پئے سال چوں فکر کردم	شعیرہ مہجہ صاحب بن نبوی

جناب نشی بوعلی خدا اثر سنا پوری ضلع سہارنپور کے تاریخی اشعار جو کتابت سے ہوا
رہ گئے تھے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

از ہر شعر تاریخ است !

وہ تخیل کا ہے اب آگے مرے جہم غفیر
لکھ رہا ہوں آج میں - تازہ تواریخ میر
ہیں کا ہے مطلع بھی رشک مطلع باد صغیر
لیکن اے - دل دہشتی کا ہے یہ گنج خیر
ہے مرے نزدیک پس دیوان تہیل بے نظیر
یہ ہے اب زیبائے داوید صغیر و مر کبیر
صنعت منقوط میں لکھ - ہے یہ نظم بے نظیر

حضرت تہیل دلاور خاں کا دیوان دیکھ کر
ساتھ لیکر اپنے لہجہ اللہ کے سر کے عدد
اے دیر آسمان لے دیکھ یہ دیوان ہے وہ
دیکھنے میں تو یہ چند اوراق کا مجموعہ ہے
کیا قلم میں تاب جو اوصاف اسکے لکھ سکے
دیکھتے تھے لوگ پہلے میر کے دیوان کو
عیسوی سن کا اثر تھا فکر باقی نے کہا

تہیل دلاور خاں

زیر سر پستی

عالم جناب اخوان محمد افضل خان صاحب پور پرائیٹر افضل الیگر پک پش پش

چھپا

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
مسئله فرست کتب عربی	مائل توفیدی	کتاب الاکبر
قرآن شریف	بفت سوره مترجم	اقتصرائی
قرآن شریف ۵ اسطری	حدیث اهل سنت	رساله نقد
مجلد پارچه	تیسر القادی شرح معجم بخاری	زهرادی
قرآن شریف ۵ اسطری	مجلد پنجم پنج پاره	سدیدی مقام درس
مجلد پارچه	نبهات حجر استغاثی مترجم	سدیدی کامل
قرآن شریف ۵ مجلد پارچه	جامع الرموز	در نفیس علم طب
قرآن شریف ۵ مجلد پارچه	قطبانی شرح معجم بخاری	صفت
قرآن شریف نقل نظامی	مشکوٰۃ شریف	رساله تحقیق هجره و
مجلد پارچه	قدیم الرسول	اعمال
قرآن شریف نقل نظامی	طب	شافیه
قیومی مجلد چرمی	شرح اسباب هر دو مجلد	لوا و الاصول
قرآن شریف ۵ مجلد چرمی	نفیسی کلیات	زنجانی
قرآن شریف مترجم چرمی	مساحبات نفیسی	مراج الارواح
قرآن شریف علی تلم ترجم	حیاتیات قانون	میزان شعب
مجلد چرمی	کنز الحکما	پنج پنج
قرآن شریف علی تلم طبع لاسور	فروق الامراض	شرح پنج
مائل شریف مجلد چرمی	قانون پنج	تبیان شرح میزان
مائل شریف ترجمه مولانا	موجز	دستور الحیات
اشرف علی نعمت حساب	کاملی الصناعات	تذکره اکبری
مائل شریف مترجم	مقاله تاسعه	الاموال مترجمه
مائل شریف مترجم	مقاله تاسعه	
مائل شریف مترجم	مقاله تاسعه	

سر اخصایف مولانا خواجہ محمد عبد الرؤف صاحب عشرت لکھنوی

ہندو شعراء۔ یہ کتاب انجی صبی ہے۔ تین سو پچاس ہندو شاعروں کا اردو کلام اور حالات شاعر کی قوم پیشہ تعلیم اور پرانے بتایا ہے۔ کلام کا انتخاب اس قدر سخت کیا ہے کہ ہر شاعر کے مایہ ناز اشعار صرف اس تذکرے میں مل سکتے ہیں۔ دوسرے تذکرہ نویسوں کی طرح جوگیر کی کجرتی نہیں ہے۔ ہر شعر تیز و شستہ ہے۔ کسی شاعر کا کوئی شعر آپ کو کمزور نہیں ملیگا۔ مبتدی شاعر اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کوئی تذکرہ آج تک اتنا جامع اور مانع نہیں ہوا۔ دریا کو کوتھے میں پھر دیا ہے۔ ہندوستان کے اردو زبان جاننے والے ہندو شاعروں کی بہترین تاریخ ہے۔

قیمت فی جلد ایک روپیہ

مجموعی۔ شریف بی بیوں کی تعلیم کی ضروری کتاب بہ ترمیم و اضافہ جدید

مجموعی۔ جلد دوم خوشی اور آرام سے زندگی بسر کرنے کا قاعدہ۔ زن و شوہر کی محبت شادی کے صرف بیجا کے نقصانات۔ تعلیم نسواں کا فائدہ۔ خانہ داری کے اصول۔

مضمون نویسی۔ اردو عبارت لکھنے کا قاعدہ

ترجمان پارس۔ اردو سے فارسی بنانے کا قاعدہ

آپ ایضاً تذکرہ شاعرے ماضی و حال لکھنا
مزار منتخب کلام مسلمانہ عشرت
قواعد و معیار۔ ملک الشیخ ابوالحسن علی مرحوم کے سینہ
لبیبہ اردو زبان کے سرکاری لغوی قاعدہ۔ ۴
اصطلاح زبان اردو۔ ایک الفاظ اور معانی
کی تحقیق و تفسیر اور ان کے معانی
شاعری کی کتاب۔ ہم جلدوں میں فن عروض
کی تمام اہم قواعد و تقطیع کا اصول ہر مبتدی و بغیر
استاد شاعر کامل پر سکنا ہے۔ مکمل شیٹ
انکسارت اردو۔ مکمل ہمارے اردو میں
زبان وانی۔ اردو یعنی تحقیق مستند فصیح اور
یہ فصیح الفاظ کی تحقیق
جان اردو۔ اردو ہندی کی حقیقت۔
الفاظ کا فرق۔ مجاورت کی تحقیق

چتر عشرت بکٹ پو۔ احاطہ خاندان لکھنؤ

شہزادہ فرح افشا

قدردانانِ علم و فن و شائقانِ شعور و سخن پر واضح رہے کہ یہ دیوان
سوز بیدل اردو فارسی۔ اپنی نوعیت و خصوصیت کے لحاظ سے صوبہ حیدر
میں پہلا دیوان ہے جو چھپ کر تیار ہو چکا ہے۔ اگر اسے علم و ادب کی کان اور زبانِ دینی
کی جان کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا جس پر شاہِ عصر و اساتذہ و ہر کی مواہیر
تسلیم ثبت ہیں۔ اور ان کی قیمتی رائیں اور تقریباتیں دیکھیں دیوان
کے آخری حصہ میں قابلِ دید ہیں۔ امید ہے کہ علم و ادب کے دلدادہ اسے خرید کر
مصنف کی جو ہر سالہ افرائی فرمائیں گے صلے کا پتہ :-
ولیہ انخانہ بیدل پشادری و اقوامہ ملال فضل گزرنج
المستمسقہ قسیم شیدا پشادری

کتابتہ بشیر احمد خان

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1.00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over-due.

